ڈاکٹر سہیل عباس بلوچ

داغ اور مرادِ بیانی

Dagh Delhvi is essentially a prolific Ghazal-writer. His poetry is distinguished by its purity of idiom and simplicity of language. He is one of those few poets who emphisize poetic diction and purity of linguistic structure of Urdu. Moreover he did not use the words in those meanings which are given in the dictionary. Words used by him have a poetic meaning and a creative approach to the society. There is a need of close reading to understand his poetry, so that his poctic language can easily and substancially be compriharded completely by the respected readers.

ضرورت اس امر کی ہے کہ اردو ادب میں الفاظ کے وہ معنی تلاش کیے جائیں جو لغات میں موجود نہیں ہوتے، لیکن تخلیقی اظہارات میں ان کی مرادی تعبیر منکشف ہوتی ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ ادبی متون کی وہ فرہنگیں تیار کی جائیں جو نئی لغت سازی میں معنی کے ان لامحدود امکانات کو ظاہر کریں، جو زبان کی ترقی میں ایک سنگ میل ثابت ہو۔ دیکھا جائے تو فرہنگ سازی میں مراد کو کلیدی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ رشید حسن خاں کا خیال ہے کہ فرہنگ نگاری کا مقصد یہ ہے کہ پرانے اور نئے شاعروں کے دواوین، مثنویات، دوسری منظوم و منثور داستانوں اور تحریروں میں استعمال ہونے والے ایسے الفاظ شامل کیے جائیں، جن کا ہمارے زمانے میں چلن عام نہیں رہا یا تو وہ متروک ہو چکے ہیں یا پھر ان کا تلفظ اور معنی بدل گئے ہیں یا پرانے معانی کے ساتھ نئے معانی بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئے ہیں۔ ان کے معنوی متعلقات اب بیش تر لوگوں کو معلوم نہیں یا اچھی طرح معلوم نہیں۔ اس طرح بہت سے عام پڑھنے والے بھی ایسے الفاظ اور ان کے معنوی متعلقات سے واقف ہو سکیں گے۔ اس طرح یہ اندازہ بھی ہو سکے گا کہ پرانے متنوں میں ایسے لفظوں کی کتنی بڑی تعداد محفوظ ہے جو ہماری علمی اور تہذیبی سرگذشت کے دھندلے نقوش بن کر رہ گئی ہے۔ فرہنگ کی صورت میں ایک ایسا مجموعہ مرتب ہو گا جو نہ صرف کلاسکی متون کے ایسے لفظوں کا اشاریہ ہو گا، بلکہ اپنی مرادی اور اصطلاحی معنویت کے مختلف اور متنوع اظہاریوں کا آئینہ دار بھی ہو گا۔ یوں اس کی معنویت کا دائرہ اثر بڑھ کر کئی زمانوں کو اپنے حصار میں لے لے گا۔

راقم کی نظر سے جتنی فرہنگیں گزری ہیں ان میں متون میں سے الفاظ لے کر کسی لغت میں سے اس کے معنی لکھ دیئے جاتے ہیں۔ اور یہ کوشش نہیں کی جاتی کہ تخلیق کار نے لفظ کو جن نئے معنوی ابعاد میں استعمال کیا ہے، وہ معنی بھی لکھے جائیں اور بتایا جائے کہ اس سے مراد کیا ہے؟

مراد دراصل لفظ کا وہ جال ہے جس میں تخلیق کار نئے معنی شکار کر کے لاتا ہے۔ یا پھر مراد معنی کا وہ چشمہ ہے جو دریا میں مل کر ایک دریا کا روپ دھار لیتا ہے۔

راقم نے اپنے ایک سابقہ مضمون میں [جو ''مراد'' کے عنوان سے ''دریافت'' کے شمارہ ۸ میں چھپا تھا] مراد کا تفصیلی تعارف کروایا تھا۔ وہ قارئین جن کے پیشِ نظر وہ مضمون نہیں ہے، ان کے لیے مراد کا مختصر تعارف دوبارہ پیش کیا جاتا ہے۔

مراد کیا ہے؟ ویسے تو ادب نام ہی مرادی معنی کا ہے، لیکن میرا مقصد مراد کو ایک ادبی اصطلاح کے طور پر متعارف

کروانا ہے۔محاورہ میں فعل کا آنا لازمی امر ہے۔جیسے میٹھی چھری ہونا۔بنارسی ٹھگ ہونا۔اردو میں میٹھی چھری اور بنارسی ٹھگ فعل کے بغیر بھی مستعمل ہیں۔ایسے الفاظ کے لیے کسی ادبی اصطلاح کی ضرورت تھی۔یہ تنقیدی اصطلاح ''مراد'' سید بشیر احمد سعدی سنگرُوری نے اپنی کتاب معلم اردو میں استعمال کی ہے جو ۱۹۵۴ء میں مکتبہ تنویر الادب ملتان (مطبوعہ تعلیمی پریس لاہور) سے چھپی۔

جس طرح رعایت لفظی کسی علمی اصطلاح کا باقاعدہ نام نہیں، بلکہ بدیع کی صنائع معنوی اور لفظی سے ناآشنائی کی وجہ سے دیا جانے والا عوامی نام ہے، بالکل اسی طرح خاکسار کے خیال میں روزمرہ بھی عوامی نام ہے۔اکثر کتابوں میں نسوانی بول چال، معیاری اردو، اچھی اردو یا روزمرہ کے نام سے دیے جانے والے مواد میں محاورہ، کنایہ، ضرب الامثال اور خاص طور پر مراد کی کئی شکلوں کو اکھٹا کر دیا جاتا ہے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ ان مبہم اشکال کو دھند میں سے نکال کر منظرِ عام پر لایا جائے اور ان کے باقاعدہ علمی نام رکھے جائیں۔شمس الرحمٰن فاروقی صاحب کی لغاتِ روزمرہ میرے اس دعوے کی دلیل ہے۔

ایک لحاظ سے دیکھا جائے تو مراد کا دائرہ اتنا وسیع ہے کہ اسے معنی، بیان، بدیع اور عروض کی طرح ایک باقاعدہ علم کا نام دیا جا سکتا ہے۔جس کا نام علمِ مراد ہوگا۔علمِ مراد روزمرہ کی علمی تعبیر کا نام ہے۔مراد کی تعریف کچھ اس طرح ہو سکتی ہے کہ ''وہ الفاظ یا افعال جو مفرد یا مرکب الفاظ یا نا تمام جملے کی صورت میں مجازی معنی دے رہے ہوں اور نا تمام جملے کی صورت میں اس میں فعل کی شکل ''نا'' استعمال نہ ہو، اسے مراد کہیں گے۔'' جملہ وہ مکمل جملہ ہے جو صرف لفظی معنی دے اور اگر جملہ مکمل ہو اور مرادی معنی بھی دے تو اس کا نام ''فقرہ'' ہے جو اردو لغت تاریخی ترتیب میں موجود ہے۔ویسے روزمرے میں کئی ایسے جملے بھی استعمال کیے گئے ہیں جن کے مجازی معنی نہیں ہیں۔مراد کی بنیاد ''نا تمام اور مرادی معنی'' پر استوار ہے۔ایسے مرادی الفاظ جن کے کوئی مرادی نام نہیں ہیں ان کو نئے نام دے کر مراد میں شامل کیا جا سکتا ہے۔

علم مراد سے بیان کی لطافت میں کتنا اضافہ ہو سکتا ہے یا اس علم کے پیچھے کتنے تہذیبی اور معاشرتی عوامل کارفرما ہو سکتے ہیں۔یہ ایک طویل بحث ہے۔مراد کی سب سے بڑی خوبی اس کا مقامی رنگ ہے۔علم مراد کے پیچھے پوری گنگا جمنی تہذیب چھپی ہوئی ہے۔ہندوستان کا مخلوط تمدن، اخلاقی اقدار، جذبات، حواس وغیرہ غرض کئی چیزیں ایسی ہیں جو علم مراد کی تشکیل و ترقی میں ممد و معاون ثابت ہوئیں۔آسان اردو کی تشکیل میں مذہب کا بھی عمل دخل رہا ہے۔مذہب امامیہ شمالی ہند سے دکن گیا اور جب دکن میں مرثیہ اور عزاداری کو فروغ حاصل ہوا تو شمالی ہند اور دکن کے درمیان اس عزاداری کی وجہ سے زبان کا فاصلہ کم کرنے کی کوشش کی گئی، جس کی عمدہ مثال فضلی کی کربل کتھا ہے۔علم مراد کے پس منظر میں بعض مذہبی عناصر بھی کارفرما ہیں جیسے مذہبی شخصیات اور مقدس کتب کے نام نہیں لیے جاتے تھے کہ کہیں بے ادبی کا کوئی پہلو نہ نکل آئے۔دوسرا پہلو یہ کہ! اس دور میں فارسی خواص کی زبان تھی عوام کے ساتھ اس کا براہ راست تعلق نہیں تھا۔عوامی زبان میں عوام کی نفسیات اور ان کی تہذیبی اور تمدنی روایات، رسم و رواج اور عادات و اطوار کو مدنظر رکھنا نہایت ضروری عمل ہے۔اردو ایک عوامی زبان ہے۔زبان کے اس عوامی پہلو کو کسی بھی صورت میں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔مختلف طبقات کی سماجی اور معاشی ضروریات بھی زبان کے کسی خاص پہلو کی تشکیل و ترقی میں مدد دیتی ہیں۔جیسے جاپان میں جو پہلی اردو لغت ملتی ہے اس میں تجارتی اصطلاحات زیادہ ہیں کیونکہ یہ اس طبقے کی ضرورت تھی جو جاپان میں تجارتی غرض سے آیا تھا۔اکبر کے دور میں ہندوؤں سے باہمی اختلاط اور جنگی ضروریات کے پیش نظر ہاتھیوں اور ہتھیاروں کے ہندوی نام رکھے گئے۔جس دور میں اردو کی تشکیل و ترقی ہوئی اس میں مسلم اور ہندو ہر دو طبقات ایک دوسرے سے متاثر ہوئے۔اونچے گھرانوں کے ہندو اسلامی رسوم و رواج سے جب کہ نچلے طبقے کے مسلمان ہندی تہذیب و تمدن سے متاثر تھے کیونکہ ان دونوں طبقات کا تعلق اپنے اپنے مذاہب کے لوگوں کے برعکس محض سماجی اور معاشی اعتبارات کی بدولت ہم مرتبہ طبقات کے ساتھ نہایت گہرا تھا۔دیکھا جائے تو اسی نچلے طبقے نے اردو میں مرادی معنوں کو فروغ

دیا۔اسی طرح علم مراد کے فروغ میں عورتوں کا کردار بھی نمایاں رہا ہے۔ہم نے آج تک عورتوں کی زبان کو کھلے دل سے قبول نہیں کیا۔فرنگی محل کی عورتوں کی زبان ہو تو سند ہے لیکن عوامی عورتوں کی زبان ہو تو وہ قابل قبول نہیں۔اصل میں ہندی مسلمانوں میں خالص عربی ماحول کبھی پنپ نہیں سکا۔مسلمانوں میں بھی اوہام پرستی رواج پذیر ہوگئی۔ہندی اوہام پرستی نے بھی علم مراد کو کئی الفاظ عطا کیے۔جیسے اوپر والیاں۔اس میں خوف کا عنصر بھی شامل تھا کہ کہیں چڑیلیں، پریاں اپنا نام نہ سن لیں۔اسی طرح جادو ٹونے کے الفاظ۔بدشگونی کے الفاظ۔اسلامی شرم وحیا نے بھی کئی مرادی معنوں کو رائج کیا جیسے بچے کو دودھ پلانے کے عمل میں حیا کے عنصر نے آنچل جیسے مرادی الفاظ فراہم کیے۔دیکھا جائے تو یہ مرادی الفاظ متبادل الفاظ نہیں ہیں بلکہ وہ اس مضمون کو لطیف پیرائے میں تشبیہ اور استعارہ کے رنگ میں پیش کرتے ہیں۔اردو کے ریختی گوشعرا کے کلام میں مرادی الفاظ کی بہتات ہے۔اس کو صرف عورتوں کی زبان سمجھ کر نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔بلکہ اس میں لفظ تراشی کا نفیس عمل ہے جس نے کئی عربی فارسی ثقیل الفاظ کو اردو کا نرم اور جامہ زیب پیرہن عطا کیا۔کیفیات کے اظہار اور صوتی اثرات نے بھی کئی مرادی معنوں کو فروغ دیا۔جیسے رونے کی مختلف کیفیات ٹھوں ٹھوں، بلک بلک ،نس نس،ٹھس ٹھس،ٹسوے ، چھکوں پھکوں ،آٹھ آٹھ آنسو رونا وغیرہ۔اسی طرح صوتی اثرات میں بجبجانا کسی چیز کے سڑنے کے عمل میں بلبلوں کی آواز ہے۔خوبصورتی کے لئے بھی کئی الفاظ کو مرادی معنی دیے گئے جن میں الفاظ کے جوڑے قابل ذکر ہیں۔کوسنوں اور دعاؤں نے بھی کئی مرادی الفاظ دیے۔مشترکہ خاندانی نظام کی وجہ سے بھی علم مراد کو فروغ حاصل ہوا کیونکہ کئی باتیں ایسی ہوتی تھیں جو گھر کے تمام افراد کے سامنے نہیں کی جاسکتیں تھیں۔اس طرح کئی اشاروں نے بھی لفظوں کا روپ دھارلیا۔غصے اور نفرت کے اظہار نے بھی کئی مرادی لفظوں کو جنم دیا۔اسی طرح ہمدردی،طنزومزاح، دوسروں کی تحقیر جیسے کئی جذبات نے علم مراد کو وسعت دی۔دیکھا جائے تو مراد ایک اصطلاح نہیں بلکہ ایک جہانِ معنی ہے۔ہم علم مراد کی مدد سے اپنی تہذیبی لغت مرتب کرسکتے ہیں۔

اگر ہم محاورے کے دوٹکڑے کریں فعل اور بیانیہ کو الگ الگ دیکھیں تو بعض اوقات دونوں مرادی معنی دے رہے ہوتے ہیں۔اس کے لیے راقم نے دو نام تجویز کیے ہیں (۱) مرادفعلی (۲) مراد بیانی۔

مراد کا اطلاق اگر کسی فن پارے پر کیا جائے تو کئی نئے معنی آشکار ہوتے ہیں۔ہم یہ تو کہتے ہیں کہ داغ زبان کا شاعر ہے۔اس کی زبان کیا ہے؟اس کے عناصر ترکیبی کیا ہیں؟ داغ نے کون سے نئے محاورے باندھے ہیں۔کن لفظوں کو نئے معنی میں استعمال کیا ہے۔داغ کے کلام میں مراد بیانی کی کئی صورتیں ملتی ہیں۔ذیل میں ان کی اقسام مع امثال درج کی جاتی ہیں۔

مرادِ بیانی: مراد بیانی کی بہت سی اقسام ہیں۔ان سب کے بھی اصطلاحی نام ہونے چاہئیں۔

مرادِ بیانی مفرد اور مرکب صورتوں کے علاوہ نیم جملہ کی صورت میں بھی ملتی ہے۔ان سب کے بھی اصطلاحی نام ہونے چاہئیں۔

ا۔مفرد مرادِ بیانی: جو صرف ایک لفظ پر مشتمل ہو ،لیکن اس میں فعل نہ ہو:اس کی بھی کئی قسمیں بنائی جاسکتی ہیں۔مثلاً مفرد مرادِ بیانی اسمی ،مفرد مرادِ بیانی ضمیری،مفرد مرادِ بیانی صفتی ،مفرد مرادِ بیانی اصطلاحی ،مفرد مرادِ بیانی سابقی ،مفرد مرادِ بیانی لاحقی ،وغیرہ

(الف) (آفاق: اُفق کی جمع ،مراد دنیا) (آفتاب: مراد سورج کی روشنی ،سورج) (خندہ: مراد کوتاہ قد) (رواں: جاری ،مراد روح) (عنقا: عنق بمعنی گردن سے لیا گیا ،مراد ایک فرضی پرندہ) (منشا: پیدا ہونے کی جگہ ،مراد مرضی) (نایاب: وہ چیز کو بآسانی ہاتھ نہ آسکے ،مراد قیمتی)

مفرد مرادِ بیانی اسمی: اس قسم میں اگرچہ ایسے اسماء جو مرادی معنی دیں بیان کیے جاتے ہیں لیکن راقم الحروف نے بعض ایسے اسماء بھی شامل کردیے ہیں جو لفظی معنی ہی دے رہے ہیں اس کا مقصد داغ کی لفظیات کو بھی سامنے لانا ہے۔

آہٹ: آنے والے کے قدموں کی خفیف آواز۔

یادگارِداغ: وہ جودت طبع میں ہے پاؤں کی آہٹ کو پہچانے پسِ پشت اس کے جوآتا ہے گویا وہ مقابل ہے

آن: عادت، خصلت، جبلّت۔قسم،عہد۔پرہیز۔تکبر۔ضد،اڑ،ہٹ۔آرزو۔پاس،لحاظ۔لاج،شرم۔عزت وآبرو۔وضع و ہیئت۔نیز''آنا'' کا مخفف جو فعلوں کے شروع میں آتا ہے۔جیسے آن لگی،آن دھمکا وغیرہ

گلزارداغ: ہر بات میں کافر کی کیا آن نکلتی ہے واں آن نکلتی ہے یاں جان نکلتی ہے

آن عربی اور آن فارسی۔

آن: سج دھج۔رنگ ڈھنگ۔وضع قطع۔

مہتاب داغ: بجا اے حضرت واعظ کہاں دنیا کہاں جنت نرالی آن بانی وضع جب نکلی یہیں نکلی

آن بان: شان وشوکت۔وضع،طریقہ،ڈھنگ۔خود بینی۔خودنمائی۔تمکنت۔(آن: بمعنی وضع وانداز۔بان: بمعنی جبلت و عادت)

یادگارداغ: اس خوبروکو بزمِ حسیناں میں دیکھیے کرتا ہے آن بان بڑی آن تان سے

آئی: مرادموت۔

آفتاب داغ: چوٹ کھائی عشق کی دل نے جگر تر سا کیا دوسرے پر آئے کیونکر ایک کی آئی ہوئی

ابٹن: غازہ ایک مرکب جس کو چہرہ پر ملتے ہیں تاکہ رنگ صاف ہوجائے۔مرادسنگھار۔

یادگارداغ: دامن سے رشک گل کے اڑی باغ میں جو خاک ابٹنا وہ بن گئی ہے عروسِ بہار کا

اپاہج: ہاتھ پاؤں سے معذور جو چل پھر نہ سکے۔مرادلاچار۔

مہتاب داغ: حضرت خضر اپاہج تو نہیں ہیں یارب

اپج: ایجادواختراع،ظہور،نمو،اُبھار،جدّت۔

یادگارداغ: لگاوٹ میں بھی اکھڑی ان سے اک آفت کی لیتا ہے اُپج لیتا ہے جب یہ دل نئی صورت کی لیتا ہے

اُترن: پہنا ہوا۔برتا ہوا۔استعمال کیا ہوا۔

یادگارداغ: صافیِ مے کو کیا پیرِ مغاں نے تقسیم شیخ جی کعبہ کے جامے کی جو اُترن لائے

اٹکل: قیاس،تخمینہ،شناخت،جانچ۔

یادگارداغ: پیمانے کی حاجت نہیں مجھ تشنۂ مے کو اے پیر مغاں تو مجھے اٹکل سے پلادے

اٹیرن: دومتوازی حلقوں میں ایک ہی سلسلہ میں گھوڑے کو ادھر اُدھر چکر دیتے ہوئے دوڑانا۔

یادگارداغ: سمندِ عمرِ رواں جب چلا تو تیز چلا نہ کاوا ہے نہ اٹیرن نہ ہے پھرت اس کی

اجاڑ: اجڑاہوا مکان یا زمین۔ویرانہ جنگل۔

اجڑا: اجڑاہوا کا مخفف۔ویران۔مرادخانہ خراب،بدکردار۔

آفتاب داغ: دل ویراں کو جب دیکھا تو بولے یہ ہے اجڑا ہوا مسکن کسی کا

اُچاٹ: نشانہ پرنہ بیٹھنے والا۔مراد بیزار،متنفر۔

یادگارداغ: دل کچھ اُچاٹ سا ہے ترے طور دیکھ کر وہ بات کر کہ پیار کریں تجھ کو جی سے ہم

اُگال: چبایاہوا پان۔

یادگارداغ: سمجھیں اُسے ہم تو لعل ویاقوت مل جائے اگر اُگال تیرا

اگواڑا۔پچھوڑا: سامنے کا حصہ اور پیچھے کا حصہ۔
یادگارداغ: مکان منحوس بے ڈھنگا ہے دشمن کا نہ تم لینا نہ اگواڑا ہی اچھا ہے نہ پچھواڑا ہی اچھا ہے
اُلٹی: برعکس۔برخلاف۔
یادگارداغ: پڑ گئے لینے کے دینے دل کو واپس مانگ کر اور لیجئے ہم کو الٹی بات دینی آ گئی
اُلش: کھائے ہوئے کھانے میں سے بچا ہوا۔
یادگارداغ: چھوڑا جو ہم نے کھا کے تو کھایا عدو نے غم تھوڑا سا وہ ہمارا اُلش تھا بچا ہوا
آنکھ مچولی: ایک کھیل۔ایک آدمی آنکھیں بند کر لیتا ہے دوسرے جو ایک سے زیادہ ہوں کہیں نہ کہیں چھپ جاتے ہیں۔وہ پہلا آدمی آنکھیں کھول کر ان کو ڈھونڈتا پھرتا ہے جس کسی کو پکڑ لیتا ہے پھر وہ آنکھیں بند کر کے اوروں کو تلاش کرتا ہے۔
مہتاب داغ: غیر کو گھر میں چھپایا مری آنکھیں ڈھانکیں کھیل یہ آنکھ مچولی کا نرالا دیکھا
اناڑی: بیوقوف۔جس نے استاد سے کچھ نہ سیکھا ہو۔
یادگارداغ: سلیقہ چاہیے عادت ہے شرط اس کے لیے اناڑیوں سے نہ جنت میں مے کشی ہوگی
انوٹ: انداز۔ادا۔غمزہ۔
یادگارداغ: وہ حسن وہ انداز پھر وہ بانکپن اس کا چھل بل ہے قیامت کی تو انوٹ ہے غضب کی
اوچھا: کم ظرف۔کم حوصلہ۔تنگ دل۔
گلزارداغ: کیا غیر چھپائے گا ترا رازِ محبت اوچھے کو خدا اتنی سمائی نہیں دیتا
اوپچی: وہ سپاہی جو تمام ہتھیار لگائے ہو۔سلحشور۔
یادگارداغ: اوپچی بن کر وہ قاتل آج نکلا سیر کو خود تھا سر پر زرہ بھی تن پہ تھی بکتر بھی تھا
اودھم: شوروشغب، ہنگامہ، دنگہ، فساد۔
مہتاب داغ: شور ہے قلقل مینا کا چلو آؤ پیو مغبچوں نے بھی مچا رکھی ہے کیا کیا اودھم
ایلچی: قاصد۔سفیر۔
یادگارداغ: اے صبا تو پیغام پہنچادے ایلچی کو کوئی زوال نہیں
بارے: آخر کار۔
مہتاب داغ: داغ صاحب بھی ہوئے عاشق مزاج ہو گیا ان کو بھی بارے ذوق شوق
باس: بو۔رائحہ، گندھ، مہک، سگند۔
یادگارداغ: پہنا تھا کیا رقیب کے ہاتھوں سے رات کو بو باس غیر ہے ترے پھولوں کے ہار میں
بانٹ: تقسیم۔حصہ۔
یادگارداغ: غیر کی قسمت سے ہوں میں کم نصیب بانٹ کیسی تھی یہ تھی تقسیم کیا
باتونی: باتیں زیادہ کرنے والا۔تقریری۔آبرو رہنا۔کلام باقی رہنا۔
یادگارداغ: سن کے افسانہ مرا یہ داد دی واہ باتونی تری کیا بات ہے
بانبی: سانپ کا بل۔
یادگارداغ: کہتے ہیں دشمن کو مار آستین آستین ہے یا کہ بانبی سانپ کی
باہر: بیرون مکان۔مکان سے نکل کر۔

آفتاب داغ: تم گھر سے تو نکلو کوئی آیا ہے مسافر تم بات تو کرلو کسی رہ گیر سے باہر

باہر: علاوہ۔ اس میں شامل یا داخل نہیں۔

آفتاب داغ: در پردہ جو مضمون اسے میں نے لکھا ہے ہے کاتب اعمال کی تحریر سے باہر

بٹہ/بٹّا: (بَ ٹُ ٹَ ہ) (مذکر) تولنے کا وزن۔ باٹ۔ کٹوتی۔ گھاٹا۔ تفاوت و فرق۔ کھوٹ۔ داغ دھبہ۔ عیب و نقص۔ مسالا پیسنے کا پتھر یا کھرل کی موسلی وغیرہ۔

یادگار داغ: لگایا تم نے بٹہ نقدِ دل کو پرکھ سیکھو کھری کھوٹی رقم کی

بجلی: کان کا ایک زیور ہے جو بندے سے بڑا ہوتا ہے۔

یادگار داغ: آم کی بجلی جس سے نہ پہنچے کچھ گزند جان پر بجلی گرائے گی یہ بجلی کان کی

بڑھتی: فاضل، فالتو، زائد۔

گلزار داغ: کوئے سفاک میں بے خوف چلا ہے دیکھو گھر سے یہ داغؔ بھی کم بخت مگر بڑھتی ہے

بکھیڑیا: جھگڑالو۔ فسادی۔

یادگار داغ: جچتی بھی ہے یہ فسادی بھی دل بڑا ہی بکھیڑیا نکلا

بکواس: فضول باتیں کرنا۔ ضرورت سے زیادہ گفتگو کرنا۔

یادگار داغ: سن چکے ڑواس تیری اٹھ ہمارے پاس سے دردسر ہونے لگا ناصح تری بکواس سے

بگاڑ: فساد، خرابی، بربادی، رنجش، اَن بَن، دشمنی، نقصان، عیب، کھوٹ، خطا، عدم اعتدال، سرکشی۔

آفتاب داغ: تونے ایسے بگاڑ ڈالے ہیں ایک کی ایک سے نہیں بنتی

شاید اس کی اصل وِکار ہے جس کے معنی ناکارہ ہونے کے ہیں۔

بگٹٹ: تیز دوڑتا ہوا۔

یادگار داغ: بگٹٹ مرے مزار پہ آیا وہ شہ سوار توسن کو اتنی دیر میں سو بار ایڑ کی

بل: زور ،طاقت (بل اکتسابی قوت جسمانی کو اور کس طبعی قوت جسمانی کو کہتے ہیں) پیچ، تاب، مروڑ، اینٹھ، اکڑ، کجی، ٹیڑھ، رخ، طرف جیسے سر کے بل چلنا۔ فرق، تفاوت، نخوت، چین، سلوٹ، شکن جیسے تیوری پر بل آ گئے۔ ہنستے ہنستے پیٹ میں بل پڑ گئے۔ کپٹ، برتا، پشتی، حمایت۔

مہتاب داغ: شیوۂ راستی ایسا ہے دکن میں اے داغؔ بل نہیں رکھتے مسلمان سے ہندو دل میں

بناؤ: بگاڑ کا نقیض، صنعت۔ سنوار۔ موافقت۔ دوستی۔ سنگار۔ آرائش۔ آراستگی۔ ٹیپ ٹاپ۔ مندرجہ ذیل شعروں سے بناؤ کے واؤ کا صحیح تلفظ اور وزن بھی معلوم کرو۔

مہتاب داغ: تیرے بگاڑ نے تو بگاڑا ہے دل مرا تیرے بناؤ بھی مرے دم پر بنائیں گے

بولی: زبان، گفتگو، بھاکا۔ پرندوں کی آواز۔ نیلام میں قیمت کی آواز۔

مہتاب داغ: وہ سن کر داغ کے اشعار بولے خدا جانے یہ بولی ہے کہاں کی

بھبوکا: شعلہ، شرارہ، تیز گرم، جیسے سرخ کیا ہوا لوہا۔ استعارے کے طور پر محض سرخ کے معنی میں بھی بولتے ہیں۔ نہایت حسین و جمیل۔ سرخ و سفید۔ غضب ناک۔

آفتاب داغ: یہ اوٹھنا بیٹھنا محفل میں اونکا رنگ لائے گا قیامت بن کے اوٹھیں گے بھبوکا بن کے بیٹھے ہیں

بھرمار: اصل معنی بھر بھر کر مسلسل و متواتر مارنا مٹھی میں کنکر پتھر لے کر یا بندوق۔ مراد کسی چیز کی کثرت اور بہتات۔

یادگارداغ: مجھے تم دیکھتے ہی گالیوں پر کیوں اتر آئے بھرے بیٹھے تھے کیا محفل میں یہ بھرمار کیسی ہے

بھرن: زور کا مینہ۔ جل تھل کرنے والی بارش۔

مہتاب داغ: وہ گہر بار ترا دستِ کرم ہے شاہا آگے اس فیض کے پانی بھرے بھادوں کی بھرن

بھگوڑا: بھاگ جانے والا۔

یادگارداغ: غیر کو قتل گہ عام میں لے جاتے ہو امتحاں گاہ میں ٹھہرے گا بھگوڑا کیوں کر

بھلاوا: جھٹلاوا، بہکاوا، پھُسلاوا، چھل، فریب، دغا، بھروسا، پھلاسرا۔

اُٹھانا ظلم عادت ہے مری الفت نہیں تیری کبھی تو اس بھلاوے میں نہ اے بیداد گر رہنا

گلزارداغ: بھلاوا تجھے دے دیا اے اجل بلا لیں گے ہم تجھ کو فرقت کے دن

بھنک: ہلکی سی آواز۔

یادگارداغ: صور محشر کو بھی تو اس کے مست بانسری کی بھنک سمجھتے ہیں

بیگار: مفت میں زبردستی کام لینا۔

ضمیمۂ یادگارِداغ: یہ بارِ ناز ہم سے اٹھایا نہ جائے گا بیگاری کوئی ڈھونڈیئے بیگار کے لیے

بیعانہ: قیمت کا وہ حصہ جو معاملہ طے ہونے پر پہلے دیا جائے۔ خریداری پکی کرنے کے لئے کچھ پیشگی دے دینا۔

یادگارداغ: بوسہ نہ دیا اس نے مجھے قیمتِ دل میں دشنام دیا کہہ کے یہ بیعانہ ہے اس کا

پاٹ:

یادگارداغ: (۱) وسعت۔ پھیلاؤ۔ چوڑائی۔ کیا جانے دوسرا ہے کنارہ کدھر کہاں دریائے عشق کا بھی سمندر کا پاٹ ہے

داغ: (۲) رسیلی اور بلند آواز۔ اے ہم صفیر میری فغاں کا ہے اور رنگ آواز پاٹ دار کہاں عندلیب کی

پاسنگ: بہت کم چیز کو پاسنگ کہتے ہیں۔ ترازو کے دونوں پلوں کو برابر کرنے کے لیے جو چیز رکھتے ہیں اس کو پاسنگ کہتے ہیں۔

یادگارداغ: بارہا اس پہ گری برقِ تجلی اس کی طورِ سینا نہیں پاسنگ بھی مرے دل کے

پالنا: بچوں کو سلانے کا اک قسم کا جھولا۔

یادگارداغ: سینکڑوں پلتے ہیں اس پالنے کے باعث سے اہل خدمت کا یہ ہے پالنے والا جھولا

پتنگا رپتنگ: مشرور۔ آتش۔ چنگاری۔ اور ایک کیڑا جو چراغ پر جلتا ہو۔ پروانہ پتنگ۔

یادگارداغ: جلی جوشی تو دم بھر نہ اس کو تاب آئی پتنگ تھا کہ پتنگا تھا اڑ کے جل ہی گیا

پٹّا: طوق۔

یادگارداغ: قیمتی ہو حسن قمری کا جب اے سروِ چمن طوق کے بدلے اسے پٹّا طلائی چاہیے

پچکار: چمکار۔ تھپکی۔

داغ: ہے سمندِ ناز کی شوخی بہت کب یہ ٹھہرا آپ کی پچکار سے

پر: مگر۔ لیکن۔

آفتاب داغ: جینے دیتا کس کو داغ روسیاہ پر خدا نے دیکھ کر پیدا کیا

پرکھ: جانچ، آزمائش، تجربہ، امتیاز۔

یادگارداغ: لگایا تم نے بٹا نقد دل کو پرکھ سیکھو کھری کھوٹی رقم کی

پکھال: سقوں کے پاس چمڑے کی پکھال ہوتی ہے جو بیل یا اونٹ پر لادتے ہیں۔ اور اس میں دونوں طرف آٹھ دس مشک پانی

بھر دیتے ہیں۔

یادگار داغ: خم کے خم پی گئے ہیں اک حضرت   پیٹ ہے یا پکھال چمڑے کی

پکوان: وہ کھانے کی چیزیں جو کڑاہی میں گھی یا تیل میں ڈال کر پکائی جاتی ہیں۔ جیسے پوری کچوری، گلگلہ وغیرہ۔

یادگار داغ: ہمراہ ان کے باغ میں کیا کیا مزے رہے   پکوان بھی تھا آج شراب و کباب بھی

پگلا: پاگل۔ دیوانہ۔

یادگار داغ: دیئے میرے ناصح کو اس نے خطاب   وہ پگلا وہ پاگل وہ دیوانہ ہے

پنگھٹ: وہ کنواں یا گھاٹ جہاں عورتیں پانی بھرتی ہیں۔

مہتاب داغ: حوریں پانی بھریں پنگھٹ کا دیکھیں جمگھٹ   ہے اس انداز کا ہر ایک بت سیمیں تن

پلٹا: بدلہ، ردعمل، گردش، انقلاب، تبدیلی، مؤنث پلٹی۔ دونوں مترادف۔

مہتاب داغ: وہ جب اوپری دل سے کرتے ہیں وعدے   تو کھاتی ہے پلٹے زباں کیسے کیسے

پنڈول: ایک قسم کی سفید اور سوندھی مٹی۔

یادگار داغ: کیوں منگائے ہیں یہ پنڈول تم نے   لیپنا پوتنا بھی آتا ہے

پوٹ: بوجھل یا بڑی گٹھری۔

یادگار داغ: عدم کو لے کے یہ بارگراں چلا ہوں میں   کہ میرے سر پہ گناہوں کی پوٹ بھاری ہے

پوچھن: صافی۔ صاف کرنے کا کپڑا جس سے کسی چیز کو صاف کریں۔

یادگار داغ: ہم اسی سے پوچھتے ہیں دُردمے   صافی سے اب تو یہ پوچھن ہوگئی

پونجی: سرمایہ۔ پس انداز رقم۔

یادگار داغ: دے چکا مال تو سب دل ہی رہا ہے باقی   مہربان اس کے علاوہ مری پونجی کیا ہے

پھبن: زیبائش، تناسب، خوشنمائی، رونق۔

مہتاب داغ: شاخِ آہو پہ گماں پیچ و خم کاکل کا   سبزۂ دشت میں ہے سبزہ نوخط کی پھبن

پھٹیل: الگ۔ پھٹے پھٹے۔ سب سے جدا۔

یادگار داغ: ہوئے لڑ کے تو مے خانے میں داخل   میاں ملّا رہے پھٹیل تنہا

پھپّس: اندر سے خالی۔

یادگار داغ: چھاتیاں اس کی سخت پتھر ہیں   ان میں پھپس نہیں ہے کوئی سیب

پھپولا: آبلہ۔

یادگار داغ: رکھ دے مرے سینہ پہ کوئی دست حنائی   مرہم سے تو اس دل کا پھپولا نہیں جاتا

پھرت: گھوڑے کو سدھانے کے لئے ادھر ادھر دوڑانا۔ گھمانا۔

یادگار داغ: سمند عمر رواں جب چلا تو تیز چلا   نہ کاوا ہے نہ ٹیرن نہ ہے پھرت اس کی

پُھننگ: پھنگی۔ درخت کی سب سے اونچی شاخ کا آخیر حصہ۔

یادگار داغ: طوبیٰ کے بھی پھننگ پہ باندھے جو آشیاں   پھر بھی تو عندلیب نہ صیاد سے بچے

پھوٹ: نااتفاقی، باہمی عداوت، اختلاف، نفاق، انتشار۔ ایک قسم کی ترکاری اور قسم خربوزہ۔ (ٹوٹ پھوٹ مرکب محاورہ بمعنی شکست وریخت)

گلزارداغ: باہم تمھارے عشق میں یہ پھوٹ پڑ گئی آنکھوں سے دل خلاف ہے دل سے جگر خلاف

پھوٹ: باہمی جھگڑا۔

یادگارداغ: علامت پھوٹ کی ہے یہ بھی قاصد کہ پھوٹی ہے سیاہی ان کے خط کی

پھیر: چکر، گھماؤ، موڑ، تغیر، انقلاب۔ راستے کا موڑ۔ پیچ۔ مکر وفریب۔ معاملہ کی پیچیدگی۔ دقت۔ دشواری۔ تفاوت۔ فرق۔ بل۔ تردد وتشویش۔

ہیں اس صنم کے ملنے کے رستے تو سیکڑوں پر کوئی راست ہے کوئی رستہ ہے پھیر کا

پھیرا: برائے مرّۃ یعنی ایک بار کا گشت۔ دورہ، طواف۔ جا کر واپسی۔

یادگارداغ: ان کو اندیشہ ہے پھر جی نہ اٹھیں میرے شہید پھیرے کر لیتے ہیں تا گورِ غریباں دو چار

پھکیت: فن پٹہ بازی کا ماہر۔ پٹے باز۔ پھری گدکے سے واقف۔ مجازاً چالاک، ہوشیار، تجربہ کار۔

گلزارداغ: گاہے فلک پہ پھینکا گاہے زمیں پہ پٹکا مشتِ غبار اپنا بازیچہ ہے صبا کا

پیچک: دھاگہ کی گٹی۔

یادگارداغ: پیرہن کے ٹکڑے مجھ وحشی کے جب بھی بچ رہیں صرف ہوں گر ایک درجن پیچکیں خیاط کی

تاب: برداشت۔ طاقت۔

یادگارداغ: بغل گرم کرتا وہ کیا شمع سے کہ اتنی کہاں تاب پروانے کو

تاک:

مہتاب داغ: موت سے غافل نہ ہونا چاہیے دیکھو اس صیاد کی ہے تاک کیا

تانتا: (تانْتا) (مذکر) قطار، سلسلہ، تواتر۔

مہتاب داغ: آباد کس قدر ہے الٰہی عدم کی راہ ہر دم مسافروں کا ہے تانتا لگا ہوا

توا: روٹی پکانے کا لوہے کا ظرف۔۔ مراد کالا سیاہ۔

مہتاب داغ: رخ پر نور وہ روشن ہے کہ جس کے آگے مہرِ تاباں ہو تو اماہِ مبیں خالِ سیاہ

تپک: چھالے یا زخم میں سوزش اور کھولن، سوزش، ٹیس، ہول۔ اس معنی میں صحیح اور فصیح لفظ یہی ہے۔ اسی کو بگاڑ کر بعض لوگ ٹپک، چپک، چبک، چسک کہہ دیتے ہیں۔ حالانکہ چسک اس معنی کے لحاظ سے بالکل غلط ہے۔ چسک میں لذت کا مفہوم ہے اور تپک میں سخت اذیت واضطراب۔

گلزارداغ: اٹھی ہے رات بھر تھم تھم کے رہ رہ کر تپک دل میں جگا یا لے کے چٹکی درد نے جب بے خبر پایا

تڑپ: پھڑک، اضطراب، بے چینی، جست۔ بجلی کی کوند۔

مہتاب داغ: نعرۂ مست کا بادل کی گرج میں انداز نگہ شوخ کا بجلی کی تڑپ میں عالم

تڑاقا: کسی سخت چیز کے ٹوٹنے کی آواز۔ سینگیاں۔ کھینچنے کی آواز۔ چٹخارا، ذائقہ کی آواز۔ زور اور شدت، جیسے تڑاقے کا مینہ۔

گلزارداغ: در پردہ جوشِ حسن نے بے پردہ کر دیا ٹوٹی گرہ تڑاق سے بندِ نقاب کی

تیراک: تیراکی اور پیراکی کے فن سے واقف انسان۔ یہ صفت چونکہ ذوی العقول کے ساتھ مرکب ہے اس لیے تیراک اور پیراک دونوں لفظ انسان کے لیے بولے جاتے ہیں۔

مہتاب داغ: موج طوفاں خیز وصرصر تند وتیز کر سکے اس جوش میں تیراک کیا

تیوری: ماتھے کی سلوٹیں۔ چینِ جبیں بحالتِ غصّہ۔ نظر۔ چتون۔ نگاہ۔

داغ: چڑھاؤ پھول مری قبر پر جو آئے ہو کہ اب زمانہ گیا تیوری چڑھانے کا

ٹرواس: ٹرٹر کرنا۔فضول بکنا۔

یادگار داغ: سن چکے ٹرواس تیری اٹھ ہمارے پاس سے درد سر ہونے لگا ناصح تیری بکواس سے

ٹوہ: ٹٹول۔تجسّس،تفحّص،کھوج۔

مہتاب داغ: لطف تھا میں بھی شب وصل کہیں چھپ جاتا آدمی ان کا مری ٹوہ میں گھر گھر پھرتا

ٹھوکر: پاؤں کی ضرب جو آدمی اپنے ارادہ اور قصد سے کسی چیز کے یا آدمی کے لگائے۔وہ ضرب جو پاؤں میں سنگ راہ وغیرہ سے لگے۔لات۔چوٹ۔صدمہ۔ضرر۔

یادگار داغ: ٹھوکر بھی راہ عشق میں کھانی ضرور ہے چلتا نہیں ہوں راہ کو ہموار دیکھ کر

ٹھیکی: راہ میں وقفہ برائے استراحت۔محاورہ ہے ٹھیکی لینا۔یعنی راہ چلتے چلتے بوجھ اتار کر تھوڑی دیر آرام کرنا۔(شاید یہ لفظ ٹیک سے بنا ہے)

مہتاب داغ: منزل شوق طے نہیں ہوتی ٹھیکیاں ناتواں لیتے ہیں

جٹّی: بنڈل۔روٹیوں کی گڈی۔تھئی۔روپیوں یا پیسوں کی گڈی۔پیوستہ وگنجان۔

فریاد داغ: جٹی جٹی بھوؤں کی وہ تحریر کیوں نہ دل اس لکیر پر ہو فقیر

جز: سوائے۔

گلزار داغ: پاس خدام قیامت کے نہیں جز انصاف دیں گے کیا کوئی بیداد کا خواہاں نکلا

جوڑ: دو چیزوں کا میل،وصل،ملنے کی جگہ۔مفصل،بند،پیوند،سیون،ٹانکا۔جھال۔میزان،ٹوٹل۔ہمسر ومماثل ونظیر۔

گلزار داغ: خالی ہے شیشہ تو مجھے دے ڈال محتسب مل جائے کوئی جوڑ دل ناامید کا

جلن: سوزش،تپش۔سوختگی۔حَسَد۔کینہ۔غصّہ۔

آفتاب داغ: مٹ گئی اب داغ فرقت کی جلن اس نشانی کا مزا جاتا رہا

جم گھٹ رجم گھٹا: ایسی بھیڑ جہاں سے آدمی کا نکلنا مشکل ہو۔انبوہ کثیر۔ٹھٹ۔

آفتاب داغ: وہ پھول والوں کا میلہ وہ سیر یاد ہے داغ وہ روز جھرنے پہ جمگھٹ پری جمالوں کا

جمگھٹ: مجمع۔جھرمٹ۔

مہتاب داغ: حوریں پانی بھریں پنگھٹ کا جو دیکھیں جمگھٹ ہے اس انداز کا ہر ایک بتِ سیمیں تن

جوکھوں: ہر دو واؤ مجہول ونون غنہ۔آزمائش۔ابتلا۔خطرہ۔مصیبت۔

داغ: امانت رکھ تو لوں داغِ محبت مگر ڈرتا ہوں یہ جوکھوں بڑی ہے

جھٹ: جلدی سے۔فوراً۔

گلزار داغ: تنہا وہ جب ہوئے تو رہے محو آئینہ ناگاہ کوئی جو آ گیا جھٹ سنبھل گئے

جھٹکا: مصیبت۔آفت۔ضرر۔خسارہ۔رنج وغم۔(لازم کی صورت میں کھانا اور اٹھانا کے ساتھ مرکب ہوتا ہے)

گلزار داغ: دام بلائے زلف سے باندھا ہے سلسلہ دل چاہتا ہے پھر کوئی جھٹکا اُٹھایئے

جھرمٹ: ہجوم۔جمگھٹ۔

مہتاب داغ: ایسے جھرمٹ کے باہم ہیں ثریا تمثال کہ زمیں پر نظر آنے لگے پروین وپرن

جھروکہ: کھڑکی،روشن دان۔

آفتاب داغ: تجلی روزن دل سے عیاں ہے جھروکے سے ہوا درشن کسی کا

جھرنا: آبشار۔

آفتاب داغ: وہ پھول والوں کا میلہ وہ سیر یاد ہے داغؔ وہ روز جھرنے پہ جمگھٹ پری جمالوں کا

جھرمٹ: دوپٹے یا دوشالے یا چادر میں سے سر سے پاؤں تک بدن چھپانا۔ بھیڑ، انبوہ۔ عورتوں کا گروہ یا حلقہ۔

مہتاب داغ: ایسے جھرمٹ کیے باہم ہیں ثریا تمثال کہ زمین پر نظر آنے لگے پروین و پرن

جھلک: جلوۂ ناتمام۔ تھوڑا سا ظہور۔ پرتو۔

مہتاب داغ: جلوہ بے پردہ تو ہوتا ہے فقط ہوش رُبا وہ قیامت ہے جو چلمن کی جھلک ہوتی ہے

جھونکا: ہوا کا ریلا۔ ہوا کی لہر۔ نیند کی وجہ سے گرنے کے قریب ہو جانا۔

گلزار داغ: اب خاک میں ملا کر آتا ہے کون ہم تک آئے نہ آئے کوئی جھونکا کبھی صبا کا

جھیپ: شرمندگی۔ لحاظ۔ شرم۔

مہتاب داغ: نہ کی شکایتِ معشوق شرمِ عصیاں سے کہ اور جھیپ چڑھی سامنے خدا کے مجھے

چاٹ: ایک قسم کی کھانے کی چیز جو چند مسالوں اور کھٹی میٹھی چیزوں سے مرکب کر کے بنائی جاتی ہے اور منہ کا مزہ بدلنے کے لیے تفریحاً کھائی جاتی ہے جیسے چھوہارے کی چاٹ (وغیرہ) مجاز اً چسکا، عادت، لپکا۔

گلزار داغ: داغ اس چاٹ پہ ہے تشنہ لب و تشنہ دہن کہ ملیں ساقیِ کوثر مئے کوثر کے مزے

چاٹیک: لگن، دھن، شوق، لٹک۔ (چاٹ کے الف کا امالہ کر کے کاف بڑھا دیا گیا ہے)

گلزار داغ: میرا ہی سا ہو حال تمھارا بھی ناصحو! چاٹیک تمھیں بھی عشق کی ہو گر لگی ہوئی

چاہ/چاہت: طلب، خواہش، محبت، میلان، شوق۔

آفتاب داغ: تڑپتے ہیں اُنھیں غیروں کی چاہت ایسی ہوتی ہے خدا کی شان ہے ایسوں کی حالت ایسی ہوتی ہے

آفتاب داغ: چاہ کا نام جب آتا ہے بگڑ جاتے ہو وہ طریقہ تو بتا دو تمھیں چاہیں کیونکر

چاہیے: باید، شاید، مناسب ہے، مطلوب ہے۔ واجب ہے۔

گلزار داغ: براہوں میں تو مجھے رکھیے اپنے پیش نظر بُرے کو چاہیے انساں نگاہ میں رکھے

معافی چاہنا: فصیح ہے۔ معافی مانگنا غیر فصیح۔

چٹکی: انگوٹھے اور انگلی سے ایک دفعہ گوشت کی گرفت۔ (اگر پورے چنگل سے گوشت پکڑا جائے تو اس کو بکٹّا بھرنا کہتے ہیں)۔ مجازاً مٹھی بھر آٹا یا اور کوئی چیز۔ گھوکھرو یعنی گوٹے لچکے کو موڑ کر بنائے ہوئے کنگورے۔ بندوق کے پیالہ کا سر پوش کٹاردار گلبدن و مشروع۔ پاؤں کی انگلیوں کا زیور یعنی وہ چھلے جو چوڑے ہوتے ہیں۔

گلزار داغ: روزِ نخست لیں مری آہوں نے چٹکیاں رنگ اس لیے فلک کا ازل سے کبود ہے

چسکا: مزہ، چاٹ۔ لت، دھت۔ ذوق، شوق۔ (اس کا ماخذ چُوسنا ہے)

گلزار داغ: زاہد مری شراب کے چسکے ہی اور ہیں توبہ! مئے طہور میں ایسا اثر کہاں

چکّر: غشی۔ دوران سر۔ گردش۔ حلقہ۔ پیّا۔ گھر۔ احاطہ بھنور۔ پھیرا۔

گلزار داغ: سمجھ کے کیجیے برباد میرا مشت غبار یہ لے نہ آئے کوئی چکر آسماں کی طرح

گلزار داغ: رہبر نے راہ عشق میں برسوں دیے چکر مجھے ظالم سے جب پوچھا کہا اب آ گئے منزل کے پاس

گلزارداغ: بھولے بھٹکے جو ترے گھر میں چلے آتے ہیں اپنی تقدیر کے چکر میں چلے آتے ہیں

چال: رفتار، پانوؤں کا کام۔حرکت،اندازرفتار۔طرزرفتار۔تدبیر،مکروفریب۔

مہتاب داغ: سنبھل کر ذرا پانو رکھیے زمیں پر اگر چال بگڑی تو بگڑا چلن بھی

چال: دھوکہ۔فریب۔

یادگارداغ: چال،چکمہ،فقرہ،دم،جھانسہ،فریب سیکھ جائے کوئی اس دم باز سے

چالیا: چالباز۔فریب کار۔دھوکہ دینے والا۔

یادگارداغ: تم نے دیکھا ہے کیا زمانے کا داغ ہے چالیاز مانے کا

چلن: رسم ورواج،طورطریقہ،طرزمعاشرت،کفایت شعاری،معتدل زندگی۔(اگر چلنا سے حقیقی معنی مراد ہوں یا ابتدائے سفر یا حرکت تو حاصل مصدر''چلن''نہیں ہوگا)

آفتاب داغ: زمانے کے چلن سیکھے ہیں تونے کسی کا دوست ہے دشمن کسی کا

چلن ہار: عازم سفر، پابرکاب۔

مہتاب داغ: جان کیا رکنے کی شئے ہے جسے روک سکیں نہ گئی آج اگر کل یہ چلن ہار گئی

چلو: پانچوں انگلیاں ملا کر جس قدر سیال چیز ہاتھ میں آجائے۔

گلزارداغ: بھلا ہو پیر مغاں کا ادھر نگاہ ملے فقیر ہیں کوئی چلو خدا کی راہ ملے

چمک: روشنی،تابش،فروغ،جوڑوں کا درد جو حرکت سے ایک دم شدت کے ساتھ محسوس ہوتا ہے۔

گلزارداغ: جہاں لگی آنکھ کچھ یونہیں سی وہیں چبھی پھانس سی جگر میں کہ دردِ دل کی چمک نے کیا کیا دکھائے صدمے جگا جگا کر

چوک: بھول۔خطا۔لغزش۔ناگہاں سہو۔

یادگارداغ: نامہ بر! ہے بنی بنائی بات چوک تجھ سے اگر نہ ہو جائے

چھاؤنی: پوشش کرنے کا سامان مثلاً پھونس ٹھٹر کھپریل کڑیاں تختے وغیرہ۔لشکرگاہ۔کیمپ۔کینٹ۔

یادگارداغ: عشق کا حکم ہے دل ہی میں رہے فوجِ الم چھاؤنی چھائے نہ اس طرح کا لشکر باہر

چھب: وجاہت۔وضع۔

ضمیمۂ یادگارِداغ: اللہ رے ترا بانکپن اف رے تری سج دھج قربان تری گات کے صدقے تری چھب کے

چھنّی رچھلنی: چھاننے کا آلہ۔غربال۔

یادگارداغ: وقتِ نظارہ ہوئے ہیں پارسب تیر نگاہ دیکھ چھلنی ہو گیا آئینہ فولاد کا

چھلاوہ: لغوی معنی چھل دینے والا۔مجازاً غول بیابانی۔(وہ فاسفورس یعنی پرانی ہڈیوں کا روشن مادہ جو اکثر برسات میں پانی کے قریب یا پرانے قبرستانوں میں رات کے وقت چمکتا ہوا دکھائی دیتا ہے جس کو لوگ بھوت پریت خیال کرتے ہیں) مراد شوخ چنچل۔چلبلا۔چالاک۔ابھی یہاں ابھی وہاں۔

یادگارداغ: خدا جانے چھلاوا تھا کہ بجلی ابھی نکلا ہے کوئی روبرو سے

بوچھاڑ: وہ مینہ کی باڑ جو ہوا کے جھونکے کے ساتھ ترچھی پڑتی ہے۔(مرکب باؤ+ چھال۔یا باؤ+ چھاڑ) مجازاً کسی چیز کی کثرت۔

یادگارداغ: ادھر ملامت احباب کی ہے اک بوچھاڑ اُدھر وہ چلتے ہوئے سیدھیاں سنا کے مجھے

چھوٹ: رہائی۔آزادی۔فرصت۔مہلت۔تخفیف۔کٹوتی۔اجازت۔بے تکلفی۔فری اسٹائل مقابلہ۔

یادگار داغ:　وہ کوئی گھڑی دید کے قابل تھی لڑائی　جب چھوٹ لڑی ان کی نظر میری نظر سے

چھیڑ: بس۔ ہنسی۔ ٹھٹھا۔ دل لگی۔ تعلق۔ لگاؤ۔ دل چسپی۔ چڑاونی بات۔ تحریک۔

گلزار داغ:　ہم ایک کہہ کے سُنتے ہیں دو چار گالیاں　اک چھیڑ ہوگئی ہے ترے پاسباں کے ساتھ

چھیڑ چھاڑ: ہنسی مذاق، نوکا چوکی۔ طعن وتعرض، بات چیت، تحریک۔ خط وکتابت۔ لڑائی بھڑائی۔

گلزار داغ:　اے آرزوئے تازہ نہ کر مجھ سے چھیڑ چھاڑ　میں پائے شوق ودست تمنا بریدہ ہوں

چیستاں: پہیلی۔ معمہ۔

یادگار داغ:　چیستاں سمجھے وہ دہن کا وصف　کہتے ہیں کچھا تا پتا تو کہو

دشمن (آپ کے): تعریضاً طنز سے دشمن پر ڈھال کر کہنا یعنی آپ کا ہی کو آنے لگے آپ کے دشمن آئے۔

اے داغ گلہ غیر سے کیا بزم میں تم کو　جب دوست کہے آپ کے دشمن کدھر آئے

دشمن (تمہارے): خیر خواہی کے جذبے میں کہتے ہیں کہ تم ایسا کیوں کرو بلکہ تمھارے دشمن بھی نہ کریں۔

یہ کیسے بال بکھرے ہیں یہ کیوں صورت بنی غم کی　تمھارے دشمنوں کو کیا پڑی ہے میرے ماتم کی

دُلائی: رضائی۔ روئی کی فرد۔

یادگار داغ:　دلائی نہ کیوں کر ہو بار نزاکت　کہ اس نازنیں کا اکہرا بدن ہے

دھڑکا: خوف، اندیشہ، خطرہ۔

مہتاب داغ:　مہربانی سے تری وصل میں یہ دھڑکا ہے　نہ نکل جائے مرے دل کو تمنا دے کر

دھمک: سخت آواز سے دماغ کے اندر جو چوٹ سی لگتی ہے۔ قدموں کی آواز، آہٹ۔

مہتاب داغ:　اس نزاکت پہ سنے کیا وہ ہماری فریاد　غنچہ چٹکے تو کہے سر میں دھمک ہوتی ہے

دھول: دھپ۔ ہاتھ سے ضرب پہنچانا۔ ہاتھ سے مارنا۔

یادگار داغ:　بادِ صبا کے جھونکے نے بے آبرو کیا　غنچے کی ایک دھول میں پگڑی اتر گئی

ذرا: کچھ بھی۔ تھوڑا سا بھی۔

آفتاب داغ:　تم کہ بیداد کرو اور نہ شرماؤ ذرا　ہم کہ نا کردہ گنہ اور پشیمان بہت

ذکر: بات چھیڑنا۔

گلزار داغ:　کوئی آئے اس بزم سے کیا نکل کر　کہ رہ رہ گیا ہے مراذکر چل کر

رنگ: حالت۔ کیفیت۔

گلزار داغ:　سرور عیش ونشاط کیسے جل گئے رنگ ہی جہاں کے　سنا نہ تھا کان سے جو ہم نے وہ آنکھ سے انقلاب دیکھا

رُنکھی: رونی صورت۔

یادگار داغ:　پھول ہنستے ہیں ہماری قبر پر　کیوں رُنکھی شمع تربت ہوگئی

سلام: ترک کرنا۔ بے تعلق ہونا۔ کسی کو چھوڑ نا دینا۔ اظہار بیزاری ونفرت۔

گلزار داغ:　جنت اسی کا نام اگر ہے تو بس سلام　محفل میں تری جو کوئی آیا خجل گیا

سلونا: نمکین۔

مہتاب داغ:　دیکھ کر سانولی صورت تری یوسف بھی کہے　چٹ پٹا حسن نمکدار سلونا کیا ہے

سمائی: گنجائش، عالی ظرفی، بردباری، کھپت۔

یادگارداغ: کثرت رنج والم سن کے یہ الزام ملا اتنے سے دل میں ہے اتنوں کی سمائی کیونکر

سناٹا: ایسی خاموشی اورسکوت کا عالم جس میں ہوا کی سرسراہٹ یا پانی کے بہاؤ کے علاوہ کوئی آواز نہ ہو۔ تیر کا کان کے پاس سے گزرنا بھی اسی کے مانند ہے۔ ہُو کا عالم، دہشت ناک منظر۔ جیسے تمام شہر میں سناٹا چھایا ہوا ہے۔ حیرت، سکتہ، جیسے وہ بیٹے کا مرنا سُن کر سنّاٹے میں رہ گئی۔ ٹھنڈا یا گرم سانس یا غم کی لہر۔

داغ: نہیں معلوم کہاں ہے دل نالاں اپنا آج کچھ کوچۂ محبوب میں سناٹا ہے

داغ: دل کے سناٹوں سے جنگل میں لرزتی ہے صبا یاد آتے ہیں جو غربت میں مجھے گھر کے مزے

گلزارداغ: خوگر رنج وبلا ہوں مجھ کو کچھ پروا نہیں تم کو سناٹا گزر جائے گا محشر دیکھ کر

سنبھالا: وہ عارضی افاقہ جو بیمار کو موت سے پہلے ہوتا ہے۔

داغ: کہیں بیمار محبت بھی ہوئے ہیں اچھے دھوکا دیتا ہے طبیبوں کو سنبھالا میرا

داغ: تمھارا اُٹھ کے آنا اور مریضِ غم کا مر جانا مری جاں فرق ہوتا ہے سنبھلنے میں سنبھالے میں

سوغاتیں: تحفے۔

آفتاب داغ: بھیجے دیتا ہے انھیں عشق متاع دل وجاں ایک سرکار لٹی جاتی ہے سوغاتوں میں

سہارا: مدد، آسرا۔ بھروسا، وسیلہ۔ امید، توقع۔ تقویت۔ آڑ۔ ٹیکن۔ اَڑواڑ۔ قوت۔ (ڈوبتے کو تنکے کا سہارا)

داغ: بتو دین ودنیا میں کافی ہے مجھ کو بھروسا خدا کا سہارا تمھارا

سہاگن: جس کا شوہر زندہ ہو۔

مہتاب داغ: حور کو بھی یہ تمنا ہے کہ مالن بنتی اس میں یہ شرط ہے گوندھے گی سہاگن سہرا

سہی: مانا۔ ایسا ہی ہو!

گلزارداغ: مانا کہ عداوت ہی سہی غیر سے لیکن اتنے بھی نہیں آپ کہ بیداد کریں گے

سیدھی: کھری۔ صاف۔ بے دھڑک۔ دشنام دہی۔

گلزارداغ: باغ میں جاتے ہیں وہ تو گل کھلانے کے لیے سیدھیاں سرو وصنوبر کو سنانے کے لیے

شامت: کمبختی۔ بدنصیبی۔

گلزارداغ: شامت مری جو میں نے مسیحا انھیں جانا آئی تھی اجل درد کا درماں نہ ہوا تھا

شرمیلا: حیادار، لحاظ دار۔ غیرت مند۔ مؤنث شرمیلی۔

یادگارداغ: یہ پوچھو دل سے شرمیلی نگاہ یار کیسی ہے کرے جو میاں ہی میں کام وہ تلوار کیسی ہے

قلاش: مفلس۔ بے مایہ۔

فریادداغ: یوں ہو مشہور قیس سا قلاش یوں ہو مشہور ایک سنگ تراش

کاوا: ایک حلقہ بنا کر اس میں گھوڑا دوڑانا اور چکر دینا۔

یادگارداغ: سمند عمر رواں جب چلا تو تیز چلا نہ کاوا ہے نہ اٹیرن نہ ہے پھرت اس کی

کرارا: زبردست، شہ زور، طاقت ور، دلیر۔ مجازاً پژمردہ کا نقیض۔ خوب سِکا ہوا بسکٹ یا روٹی وغیرہ۔ مؤنث کراری۔ (شاید اس کی اصل ''کر ہارا'' ہے یعنی ہاتھ والا۔ صاحب الید)

مہتاب داغ: امتحاں گاہ محبت میں نہ ٹھہرے اغیار یوں نہ گھبراتے اگر دل کے کرارے ہوتے

گُریز: پر گر جانے کی حالت کو کہتے ہیں۔

یادگارِ داغ: جمنے نہ پائے پر جو نکل کر گریز سے صیاد باغ باغ ہے بلبل کو دیکھ کر

کڑا: نرم کا نقیض۔سخت، درشت، شدید، سخت گیر جیسے کڑا حاکم۔طاقتور، تگڑا۔تند مزاج۔تند و تیز جیسے کڑی شراب۔چست کمر مرد۔جفاکش، بردبار کٹھن۔دشوار۔بہادر۔دلیر۔(مؤنث کڑی)

مہتاب داغ: وہی اک بات ہے لیکن تری بات عدو سے نرم ہے مجھ سے کڑی ہے

کسک: ہلکا سا درد۔کھٹک۔چمک۔درد کا بقیہ۔(ٹیس اور تپک میں شدت اور ترقی ہے اور کسک میں خفت اور تنزل ہے۔کسک کا تعلق اعصاب اور مفاصل سے ہے)

داغ: کسک دل میں پھر چارہ گر ہو گئی جو تسکیں پہر دو پہر ہو گئی

داغ: اے چارہ گر جگر کی کسک کس طرح مٹے گو درد کم ہوا بھی تو کم ہو کے رہ گیا

داغ: پہلے تھی دل میں کھٹک اب تو ہے رگ رگ میں کسک چین اے درد تجھے بھی شب ہجراں میں نہیں

مہتاب داغ: دل میں رہنے دے کسک اے چارہ گر درد اپنا کم سے کم بس ہو چکا

کہاں: (۱) کب۔

آفتاب داغ: باغ فردوس میں حوروں نے بھی دل لوٹ لیا جو ہے تقدیر کا نقصان کہاں جاتا ہے

(۲) کیوں۔

آفتاب داغ: غیر جاتا تھا وہاں میں نے یہ کہہ کر روکا تجھ سے کچھ جان نہ پہچان کہاں جاتا ہے

(۳) کس جگہ۔

آفتاب داغ: داغ تم نے تو بڑی دھوم سے کی تیاری آج یہ عید کا سامان کہاں جاتا ہے

(۴) کبھی نہیں۔

آفتاب داغ: پاؤں سے میرے بیابان کہاں چھٹتا ہے ہاتھ سے میرے گریبان کہاں جاتا ہے

کھٹکا: کسی چیز کے ٹکرانے یا گرنے کی آواز۔ہلکی سی آواز جو کسی چیز کے ہلنے سے ہو۔پیروں کی آواز۔دروازے کی کنڈی یا زنجیر کا کھڑکا۔خلش، چبھن، کھٹک۔چٹخنی، ہک، کانٹا، قفل کا کُتا۔آواز کی گٹکری یعنی جھٹکا۔خطرہ، اندیشہ۔

داغ: موت کا مجھ کو نہ کھٹکا شب ہجراں ہوتا میرے دروازے پہ گر آپ کا درباں ہوتا

کھٹک: خلش، چُبھن۔

مہتاب داغ: اس بہانے سے بہائے سرِ محفل آنسو کہہ دیا ان سے کہ آنکھوں میں کھٹک ہوتی ہے

کھلّی: مزاح، ٹھٹھا، تمسخر، چُہل، ہنسی، مذاق۔

فریادِ داغ: کوئی کھلّی نہیں نظر بازی نام اس کھیل کا ہے سر بازی

کھیل: بازیچہ، لہو و لعب کھیلنے کی قسم اور کھیلنے کی چیز جیسے شطرنج، ہاکی۔کرکٹ۔وغیرہ۔تماشا، کرتب۔دل بہلاوا۔سیر و تفریح۔شغل۔شُغلِ بے شُغلی۔سہل، آسان، معمولی بات۔صنعت، کاریگری، کارفرمائی جیسے قدرت کے کھیل۔

داغ: عشق کچھ کھیل نہیں اے دل آرام طلب سیکھنا تھا تجھے وہ کام جو آساں ہوتا

کیسا!: (۱) کس طرح کا! کس قسم کا!

آفتاب داغ: ایک ہی رنگ ہے سب سے یہ تماشا کیسا کوئی کیسا ہے کوئی چاہنے والا کیسا

(۲) کس قدر!

آفتاب داغ: روئے ہم یاس میں اس رنگ کا رونا کیسا پانی ہو ہو کے بہا خون تمنا کیسا

(۳) کیوں! کیونکر!

آفتاب داغ: بخش دے اس بتِ سفاک کو اے داورِ حشر　　خون ہی مجھ میں نہ تھا خون کا دعویٰ کیسا

(۴) کس کس طرح سے۔ کتنا۔

آفتاب داغ: خوبیاں لاکھ کسی میں ہوں تو ظاہر نہ کریں　　لوگ کرتے ہیں بری بات کا چرچا کیسا

گات: وضع۔ انداز۔ معشوقانہ روش۔

آفتاب داغ: ہوں گے حورانِ بہشتی کے نرالے انداز　　آپ کی بات نئی گھات نئی گات نئی

گدگدی: وہ چُل جو ہنسنے کا سبب بنے۔ میٹھی میٹھی کھجلی۔ لہر، شوق، جوش ولولہ۔

آفتاب داغ: وہاں چٹکی میں جب وہ تیر لیں گے　　یہاں اک گدگدی سی دل میں ہوگی

گذارا: ضروریات زندگی۔

گلزار داغ: گذر جائے گی ہر صورت کروں کیا داغ اندیشہ　　مرے مولا کو ہر دم فکر ہے میرے گذارے کا

گزری: وہ بازار جو شام کو رہ گزر پر لگتا ہے۔

گلزار داغ: کیا جہانِ گزران میں بھی لگی ہے گزری　　مول لے جاتے ہیں غم یاں سے گزرنے والے

گھٹتی: کمی، نقص، تخفیف۔ زوال، انحطاط۔

گھاٹ: دریا۔ تالاب وغیرہ کا وہ کنارہ جہاں سے پانی لیتے ہیں یا نہاتے دھوتے ہیں یا جانوروں کو پانی پلاتے ہیں۔ دریا کا پایاب حصہ۔ دھوبیوں کے کپڑے دھونے کی جگہ۔ تلوار کی دھار سے اوپر کا حصہ۔ طرف، جانب۔ گریبان کی گولائی جو کاٹ کر نکالی جاتی ہے۔ تراش۔ رول۔ ڈھنگ۔ راستہ۔

گلزار داغ: تری شمشیر پرخم نے ہزاروں سر اُتارے ہیں　　یہی تو گھاٹ ہے بحرِ محبت کے اُتارے کا

گھڑی: ۲۴ منٹ کی مقدار۔ ڈھائی گھڑی کا ایک گھنٹہ اور رات دن کی ساٹھ گھڑیاں (اہل تقویم تو ۲۴ گھنٹے کی ساٹھ گھڑیاں کہتے ہیں اور شعرا چونسٹھ گھڑی کہتے ہیں۔ معلوم نہیں کیوں؟

مہتاب داغ: مجھے انجام الفت کی پڑی ہے　　یہ غم آٹھوں پہر چونسٹھ گھڑی ہے

مجازاً تھوڑا سا وقت جیسے گھڑی میں کچھ گھڑی میں کچھ۔ گھڑی بھر کو وہاں جانا ہوا تھا۔ مطلقاً وقت جیسے خدا بُری گھڑی نہ لائے۔ ایک مشین جو وقت بتاتی ہے۔ گھڑی گھنٹہ ٹائم پیس وغیرہ۔

گھڑیال: پیتل یا بھرت کا روٹی کی شکل کا سپاٹ گھنٹہ جو عبادت گاہوں اور درسگاہوں میں لٹکا رہتا ہے اور وقت کا اعلان کرنے کے لیے بجایا جاتا ہے۔ فارسی میں جرس کہتے ہیں۔ اور مگر مچھ کو بھی گھڑیال کہتے ہیں۔

گلزار داغ: مجھ کو دم بھر کی بھی فرصت نہ ملی نالوں سے　　ورنہ گھڑیال ٹھہرتا ہے گھڑی سے بھرپور!

گھڑیال: کانسی یا پیتل کا تواجس پر لکڑی کی موگری مار کر گھنٹہ بجاتے ہیں۔

یادگار داغ: دل کی تھی فریاد ضرب عشق سے　　کیا گھڑیال گھڑیالی نہیں

گھڑیالی: گھنٹہ گھڑیال بجانے والا۔

یادگار داغ: دل کی تھی فریاد ضرب عشق سے　　کیا گھڑیال گھڑیالی نہیں

لپکا: عادت۔ لت۔ چاٹ۔ چسکا۔

گلزار داغ: ہم ایک کہہ کے سنتے ہیں منہ سے ترے ہزار　　لپکا پڑا ہوا ہے یہ گفت وشنید کا

لٹک: آویزش، لٹکاؤ۔ آن بان، چٹک مٹک، آسیب، مالیخولیا وغیرہ۔

مہتاب داغ: جھومنا اور وہ ہنسنا ترے دیوانوں کا عجب انداز کی کچھ ان میں لٹک ہوتی ہے

مہتاب داغ: سودائیان زلف میں کچھ تو لٹک بھی ہو جنّت میں جایئے تو پریشان جایئے

لٹک: نشہ کی سی حالت ۔ وجد کی سی کیفیت ۔

یادگار داغ: عجب ترنگ میں تھا ہائے رے لٹک اس کی ملے تھے راہ میں کل داغ بادہ خوار سے ہم

لٹکا: عمل حُب ۔ عمل تسخیر ۔ جادو منتر ۔ ٹونا ٹوٹکا ۔ شعبدہ، کرتب ۔ چٹکلا ۔ گن، ہنر ۔ گُر ۔ داؤ پیچ ۔ جتن ۔ تدبیر ۔ مشغلہ ۔ دل بہلاوا ۔ مکر و فریب، جھانسہ ۔ سریع التاثیر دوا ۔ اکسیر ۔

گلزار داغ: دیکھتے رہ جاؤ گے گر کوئی لٹکا چل گیا جو تمھاری آنکھ میں ہے یاں وہ افسوں دل میں ہے

لحظہ: لمحہ ۔ سیکنڈ ۔

یادگار داغ: مہینہ سال ہفتہ عشرہ روز و شب گھڑی لحظہ کوئی کیا وقت آنے کا مقرر ہو نہیں سکتا

لڑی: موتیوں کی مالا یا پھولوں کے ہار کی ایک قطار ۔ مجازاً سلسلہ، تسلسل جیسے آنسوؤں کی لڑی ۔

مہتاب داغ: گرد افلاس کو بھی ابر کرم دھوتا ہے تار بارش میں ہے موتی کی لڑی کا عالم

لڑکھڑاہٹ: لغزش، ڈگمگاہٹ ۔

داغ: آتی ہے کوئے یار سے مستانہ کس قدر کیا لڑکھڑائے جاتے ہیں باد سحر کے پاؤ
الٰہی قاصد کی خیر گزرے کہ آج کوچہ سے فتنہ گر کے صبا نکلتی ہے لڑکھڑا کر نسیم چلتی ہے تھرتھرا کر

لگّا: تعلق، محبت، رابطہ، ساز باز، ہمسری، مطابقت، ڈھنگ، شروع، آغاز، رسائی، دخل ۔

یادگار داغ: جام پر جام بھر کے اے ساقی آج لگّا لگائے گا کہ نہیں

لگا تار: پیہم ۔ سلسلہ جاری ہو جانا ۔

یادگار داغ: کسی میں کچھ بہانہ ہے کسی میں کوئی حیلہ ہے لگا تار آج میرے نام تار آئے تو کیا آئے

لاگ: تعلق، ربط ۔ قرب و اتصال ۔ اُنس ۔ چاٹ، چسکا ۔ شوق و رغبت ۔ حریفانہ تعلق ۔ عداوت، دشمنی ۔ کرتب، شعبدہ ۔ نفرت وحشت ۔ سہارا، ٹیک وغیرہ ۔

داغ: عداوت لاگ ہو یا لگاؤ ہو کچھ بھی نہ ہو تو کچھ نہیں بن کے فرشتہ آدمی بزم جہاں میں آئے کیوں

آفتاب داغ: مخالفت وحسد ہے لاگ کا مزہ دل بے مدعا کے ساتھ تم کیا کرو کسی کو اگر آرزو نہ ہو

آفتاب داغ: غیرت آتش رشک عدو خاک کرے گی ہم کو لاگ کی آگ بری ہوتی ہے جلنے کے لئے

لگاؤ: تعلق، نسبت ۔ رسائی، گزر، باریابی ۔ راہ و رسم ۔ ربط و ضبط ۔ مطابقت ۔ جوڑ، ہمسری ۔ آمیزش ۔ شرکت ۔ رغبت و میلان ۔

داغ: محبت لاگ ہو ہا لگاؤ ہو کچھ بھی نہ ہو تو کچھ نہیں بن کے فرشتہ آدمی بزم جہاں میں آئے کیوں

(واضح ہو کہ اس قسم کا حاصل مصدر جو "آؤ" بڑھا کر بنایا جاتا ہے اس کا اصل وزن وہی ہے جس وزن پر تمام اساتذہ نے باندھا ہے ۔ مجروحؔ اور ظفرؔ نے واؤ سے پہلے ایک ہمزہ بڑھا کر واؤ کو ساکن کر دیا ہے ۔ یہ غیر فصیح ہے)

لگاوٹ: ایسے اشارے کنایے، حرکات و سکنات، چھیڑ چھاڑ جن سے اتحاد و اتفاق، محبت و ارتباط کو بڑھانا یا قائم رکھنا یا شروع کرنا مقصود ہو ۔

لگی: لگی ہوئی کا مخفف ۔ عشق و محبت کی یا کمال شوق کی یا بھوک پیاس کی آگ ۔ مبہم یا الجھاؤ والی بات ۔ لگی لپٹی بات ۔ وابستہ، برقرار، باقی ۔

گلزار داغ: دل لگی دل لگی نہیں ناصح تیرے دل کو ابھی لگی ہی نہیں

لوٹ: فریفتہ، دلدادہ، بے قرار تمنا۔

گلزار داغ: جس پہ عاشق ہے صبا اس خاک کا ذرہ ہوں میں برق جس پر لوٹ ہے اس کھیت کا میں دانہ ہوں

لہر: موج آب۔ وہ نشیب و فراز جو تحریک ہوا سے سطح آب پر نمودار ہوتا ہے۔ امنگ، ولولہ۔ حال، وجد، جذبہ۔ وہم، خیال، دیوانگی، کسی مرض یا اثر زہر کا دورہ۔ سانپ کا زہر چڑھنے سے جسم میں پھریری آنا۔ کشیدہ کاری کی بیل۔

گلزار داغ: یاد آجاتی ہے وہ چین جبیں دیکھ کے موج لہر سی دل میں ہمارے لب جو آتی ہے

مٹی: خاک، خواہ خشک ہو یا گیلی۔ مجازاً زمین، سرشت، فطرت و جبلت۔ پرانی اُردو اور ہندی میں یہ لفظ ماٹی استعمال ہوا ہے۔ اب موجودہ فصیح اُردو میں مٹّی بفتح اول وتشدید ''ٹ'' ہے۔ الف کوٹ سے بدل کر ادغام کر دیا ہے۔ بعض لوگ بکسر میم بھی بولتے ہیں مگر سنسکرت اور برج بھاشا میں بکسر میم نہیں پایا جاتا۔

داغ: کعبہ کی ہے ہوس کبھی کوئے بتاں کی ہے مجھ کو خبر نہیں مری مٹی کہاں کی ہے

آفتاب داغ: باغ فردوس میں بھی بوئے وطن یاد رہے عطر مٹی کا دم مرگ سنگھا دو مجھ کو

مجرا: سلام۔

مہتاب داغ: ان کو مجرا تھے جو زیر آسماں بیٹھے ہوئے بھوکے پیاسے بے وطن بے خانماں بیٹھے ہوئے

مہار: اونٹ کی نکیل۔

گلزار داغ: وادریغا دست عابد میں تو ہو اُن کی مہار اور اونٹوں پر چلیں کچھ سارباں بیٹھے ہوئے

نشان: پرچم۔ جھنڈا۔ عزت اور ملک گیری کی علامت ہے۔

گلزار داغ: نصیب دار ہوئی ہے نشان کے بدلے ملا نہ گور گڑھا بھی مکان کے بدلے

نکما: بیکار، ناکارہ، از کار رفتہ، بے مشغلہ، معطل۔ حقیر۔ خراب۔ مؤنث نِکمّی۔

گلزار داغ: ہم نکمے ہوئے زمانے کے کام ایسا سکھا دیا تو نے

وگرنہ: ورنہ۔ نہیں تو۔

یادگار داغ: ہمیں پاس محبت سے طرح دے جاتے ہیں اکثر وگرنہ کیا تمھارے ہتھکنڈوں سے کوئی غافل ہے

ہتّا: دستہ۔ موٹھ۔ جیسے چکی کا ہتّا۔ قابو۔ داؤ۔ جیسے ہتے چڑھ گیا تو بتاؤں گا۔ وار۔ باری۔ جیسے ہمارے ہتے پر نہ بولو۔ (صحیح لفظ ہتھا ہے۔ مؤنث برائے تصغیر ہتّھی یا ہتّی)

آفتاب داغ: چل رہا ہے خنجر فولاد کیا اس کے ہتّے چڑھ گئی بیداد کیا

ہچکی: حلق میں ایک خاص قسم کا جھٹکا جس کو فارسی میں ہچکہ۔ ہُکہ۔ اور ہُکہک۔ عربی میں فواق کہتے ہیں۔ عام حالات میں تیز مرچ کھانے یا پے درپے نوالے نگلنے سے ہچکیاں آنے لگتی ہیں، پانی پینے سے سکون ہو جاتا ہے۔ روح نکلتے وقت جو جھٹکا لگتا ہے اس کو بھی ہچکی کہتے ہیں۔ ہندوستان میں عام اعتقاد ہے کہ جب ہچکیاں اتفاقاً بلا کسی ظاہری سبب کے آتی ہیں تو کہتے ہیں کہ اپنے کسی عزیز یا رشتہ دار نے یاد کیا۔ اور خیال دوڑاتے ہی ہچکیاں تھم جاتی ہیں۔ یہ محض نفسیاتی علاج معلوم ہوتا ہے۔

یادگار داغ: خدا بھی یاد کرتا ہے وہ بت بھی یاد کرتا ہے گواہی دے رہی ہیں دو طرح کی ہچکیاں میری

داغ: جنت میں جو حوروں کو مری یاد نہ آتی ہچکی بھی تہ خنجر بیداد نہ آتی

یادگار داغ: عرض مطلب پہ لگ گئی ہچکی قصہ ہی مختصر نہ ہو جائے

ہلچل: افراتفری۔ بھگدڑ۔ کھلبلی۔ ہنگامہ۔ فتنہ۔ دنگا فساد۔ نفسانفسی۔ عام اجتماع میں افراد کی ایسی بھاگ دوڑ جو بدحواسی لیے

ہوئے ہو۔سبب اس کا خوشی کی تقریب ہو یا فتنہ فساد ہو یا کوئی حادثہ ہو۔خوف ودہشت یا کاروبار کی مشغولیت ہو۔

داغ: نہ آئے داغ تو اچھا ہے ورنہ بڑی ہلچل تری محفل میں ہوگی

داغ: بجلی گری کہ آہ پڑی بادہ خوار کی ہلچل پڑی ہوئی ہے عجب خانقاہ میں

داغ: اک زمانے میں پڑ گئی ہلچل کر دیا تم نے بے قرار کسے

ہنسی: خندہ۔مجازاً خوش طبعی۔مذاق۔دل لگی۔تمسخر۔

گلزارداغ: ہماری میت پہ تم جو آنا تو چار آنسو گرا کے جانا ذرا رہے پاس آبرو بھی کہیں ہماری ہنسی نہ کرنا

ہنس مکھ: ہنستے ہوئے چہرے والا۔شگفتہ رو۔خوش مزاج۔

یوں: اس طرح۔

یوں چلئے راہ شوق میں جیسے ہوا چلے ہم بیٹھ بیٹھ کر جو چلے بھی تو کیا چلے

مفرد مرادِ بیانی ضمیری:

آپ: (ا) اسم اشارہ۔ضمیر واحد حاضر۔احترامی۔کلمہ خطاب (۲) خود بخود۔اپنے آپ۔

گلزارداغ: آپ کیوں خاک میں ملاتے ہیں ہم مصیبت طلب ملیں گے آپ

وو: وہ۔

گلزارداغ: اٹھائے غیر نے جو ناز بے جا اس کو وہ جانے مجھے بھی تم نے وو سمجھا مجھے بھی تم نے وہ جانا

(ب) (آفریدگار: پیدا کرنے والا، مراد خدا) (آمین گو: مراد خوشامدی) (شاہوار: معنی وہ چیز جو بادشاہ کے لائق ہو، مراد موتی) (مرزا منش: مراد صاحب ذوق)

(ج) (تردامن: مراد گنہ گار) (سرفروشی: مراد جان نثاری) (سرگراں: مراد خفا، ناراض)

۲۔مرکب مرادِ بیانی: اس میں بھی مرکبات کے لحاظ سے نام رکھے جا سکتے ہیں۔مرکب صفتی مرادِ بیانی، مرکب عددی مرادِ بیانی، مرکب جوڑ مرادِ بیانی (جوڑ سے مراد لفظوں کے جوڑے)، مرکب سابقی مرادِ بیانی، مرکب لاحقی مرادِ بیانی، مرکب تشبیہی مرادِ بیانی وغیرہ

(الف)

(اُٹھاؤ چولھا: مراد وہ آدمی جو ایک جگہ جم کر نہ ٹھیرے) (اَن گِنا مہینہ: مراد آٹھ مہینے کا حمل) (بنارسی ٹھگ: مراد بڑا دھوکا باز) (بے نمک بات: مراد بے مزہ بات) (پرلے درجے/پرلے سرے: مراد بہت زیادہ) (پیٹھ پیچھے: مراد غیر حاضری میں) (ٹیڑھی کھیر: مراد مشکل کام جو نہ ہو سکے، پیچیدہ مسئلہ) (جھپاک جھپاک: مراد جلدی جلدی) (جھنجی کوڑی: جھنجی زبر سے۔ٹوٹی ہوئی کوڑی۔جس کے آر پار سوراخ ہو۔اس کے پاس جھنجی کوڑی بھی نہیں، مراد اس کے پاس کچھ بھی نہیں) (چھپا رستم: مراد پوشیدہ طور پر باکمال ہونا، چھپا شریر) (چک چک لونڈوں: مراد گھی میں تر بتر نوالے) (چور محل: مراد داشتہ۔رکھیل) (خراب حال: مراد برے حال میں) (دھو یا دیدہ: مراد بے خوف، بے شرم) (سرد بازاری: مراد بازار میں خرید و فروخت کا کم ہوجانا) (طرفہ تماشا: مراد عجیب تماشا) (کالے کوس: مراد بہت دور ہونا) (کالے کوسوں: مراد بہت دُور) (کچّے دن: مراد ایّامِ حمل) (کھلے بندوں: مراد کھلم کھلا) (کوراپنڈا: اچھوتا بدن مراد بن بیاہی لڑکی) (گرم بازاری: مراد چہل پہل، رونق) (گندم نما جو فروش: مراد مکار، ریاکار) (لاگ لگاؤ: مراد

دشمنی اور دوستی)(موٹا شکار: مراد اچھی چیز) (میٹھی چھری: مراد دوست نما دشمن)(میٹھی نیند: مراد بے فکری کی نیند)(نصیبوں جلا: مراد بدنصیب)(ننگی بُچّی: مراد لباس اور زیور سے خالی)(یکتائے روزگار: مراد بہت قابل ہستی)(یکتائے زمانہ: مراد دنیا میں واحد)(یک جان دو قالب: مراد نہایت گہرے دوست)

آتش بیان: بہت موثر اور جوشیلی تقریر کرنا۔ ولولہ۔

گلزارداغ: تری آتش بیانی داغؔ روشن ہے زمانے پر پگھل جاتا ہے مثلِ شمع دل ہر اک سخن داں کا

آتش قدم: بے قرار۔ کہیں پاؤں نہ ٹکنا۔

گلزارداغ: میں وہ ہوں آتش قدم جس سے پگھلتے ہیں پہاڑ موم ہو جاتا ہے جو آتا ہے پتھر زیرِ پا

اچھی طرح: پورے طور سے۔ خوب طریقہ سے۔

ضمیمۂ یادگارِ داغ: اُن کو پہنچا ہے پیام اچھی طرح اب نکل آئے گا کام اچھی طرح

آڑے زخم:

یادگارداغ: آڑے زخموں کی جو قاتل نے پنہائی بدھی آج مقتل میں شہید آئے ہیں دولہا بن کر

اِسی آن: ابھی۔ اسی وقت۔ اسی لحہ میں۔

مہتاب داغ: ہمیں یہ فکر کہ دل سوچ کر سمجھ کر دیں انھیں یہ ضد کہ اِسی آن لے کے جائیں گے

اُکھڑی اُکھڑی لگاوٹ: کبھی کبھی کی محبت۔ غیر مستقل اتحاد۔

یادگارداغ: اُکھڑی اُکھڑی یہ لگاوٹ ہی ستم کرتی ہے یاس کیوں ہو کسی کم بخت کو ارماں کیوں ہو

اگلا دور: پچھلا زمانہ۔

گلزارداغ: کیفیتِ زمانہ جمشید دیکھ لی ساقی پلا شرابِ کہن اگلے دور کی

آلے زخم: ہرا گھاؤ۔

مہتاب داغ: زخم آلے بھی تو خشک ہوا کرتے ہیں داغ مٹتا ہی نہیں اس کا نشاں رہتا ہے

الٹی سمجھ: نافہمی۔ مفہوم کے خلاف سمجھنا۔ جرم عاید ہونا۔

یادگارداغ: میں کہوں کچھ تم اور کچھ سمجھو ایسی الٹی سمجھ کا کیا کہنا

آوارہ مزاج: قائم نہ رہنے طبیعت۔ متلون۔

ضمیمۂ یادگارِ داغ: ہمارے ایک مشفق مٹ گئے ہیں دخترِ رز پر مزاج اس کا ہے آوارہ طبیعت لا اُبالی ہے

بال بھر: ذرا سا۔

یادگارداغ: مثال تارِ گیسو ہے کمر بھی نہیں ہے فرق اس میں بال بھر بھی

باسی منہ: صبح اٹھ کر منہ نہ دھویا جائے تو باسی منہ کہلاتا ہے۔

یادگارداغ: کون منہ دھوئے اٹھ کے صبح فراق غم بھی کھاتے ہیں ہم تو باسی منہ

باسی ہار: رات گذری ہوئی پھول مالا۔

یادگارداغ: صبح کو وہ زلفِ مشکیں کی بہار اور وہ بو باس باسی ہار کی

بال باندھا نشانہ: باریک نشانہ۔ سچا نشانہ۔

یادگارداغ: نہ چھوڑا تیر مژگاں نے مرا دل اُڑایا بال باندھا یہ نشانہ

بڑی بات: اہم کام۔ مشکل۔ دشوار۔

گلزار داغ: کیا بڑی بات تھی باتوں میں اسے بھلانا نہ گلہ آئے زبان پر نہ دعائیں آئیں

بڑا دن: عیسائیوں کا تیوہار ۲۵ دسمبر کو ہوتا ہے حضرت عیسیٰ کی پیدائش کا دن ہے۔

یادگار داغ: ہمارا بھی وہ روز وصل ہو کاش نصارا میں جو ہوتا ہے بڑا دن

بڑھتی دولت: ترقی پزیر دولت۔ بڑھنے والا سرمایہ۔

یادگار داغ: کیا کیا ہے ترقیِ مضامین کہتے ہیں اسی کو بڑھتی دولت

بگڑے دل: جلد بگڑ اٹھنے والا۔ دیوانہ سا۔

یادگار داغ: داغ کی دیوانگی وہ دیکھ کر کہنے لگے ایسے بگڑے دل سے ڈر ہے دیکھئے کیونکر بنے

بوڑھے منہ مہاسے: شباب میں گرمیِ جذبات سے منہ پر مہاسے نکل آتے ہیں۔ بڑھاپے میں مہاسے نکل پڑنا۔ بے موقع جذبات کا بھڑ کنا ہے۔ پیری میں جوانوں کے سے کام کرنا۔

یادگار داغ: ہوئے ہیں دخت رز پر شیخ عاشق مثل سچ ہے کہ بوڑھے منہ مہاسے

بھینی بھینی خوشبو: ہلکی ہلکی سہانی مہک ہونا۔

مہتاب داغ: بھینی بھینی ہے وہ خوشبو کہ معطر ہو دماغ ٹھنڈی ٹھنڈی وہ ہوائیں ہیں کہ دل ہو خرم

بھاری پتھر: بوجھل پتھر۔ وزنی۔

یادگار داغ: کوہکن ہم تو نہیں جو سر اپنا پھوڑیں چوم کر چھوڑ دیا کرتے ہیں بھاری پتھر

بھدّا اور بھونڈا: بے ڈول۔ بدقطع۔ بدوضع۔

یادگار داغ: ناتوانی قیس کی لیلیٰ کو تھی دل سے پسند کیوں نہ بھدّا تی وہ بھدّا اور بھونڈا دیکھ کر

بھرا پُرا خزانہ: لبالب۔ خوب معمور۔

ضمیمۂ یادگارِ داغ: درہم داغ دل میں ہیں موجود یہ خزانہ بھرا پُرا نکلا

بھیڑیا چال: جس طرح ایک بھیڑ کے پیچھے اندھا دھند سب بھیڑیں ہو لیتی ہیں اسی طرح اوروں کی دیکھا دیکھی کام کرنے لگنا۔ مراد اندھی تقلید۔ پابندیٔ رسم و رواج۔

کچھ پس و پیش سوجھتا ہی نہیں بھیڑیا چال ہے زمانے کی

پاٹ دار آواز: بڑی۔ بلند آواز۔

یادگار داغ: اے ہم صفیر میری فغاں کا ہے اور رنگ آواز پاٹ دار کہاں عندلیب کی

پرانا گھاگ: بہت تجربہ کار۔ ہوشیار سرد و گرم چشیدہ۔

یادگار داغ: ناصح پیر ہے پرانا گھاگ اگلے وقتوں کی باتیں کرتا ہے

پرائی چیز: غیر کی ملکیت۔ دوسرے کی چیز۔

یادگار داغ: دل لے کے کسے دینے لگے مجھ سے تو پوچھو خیرات کوئی چیز پرائی نہیں دیتا

پکّا پان: بوڑھا۔ قریب مرگ۔

یادگار داغ: دختر رز سے نبھے گی کس طرح یہ جواں ہے شیخ پکّا پان ہے

پنج شاخہ: پانچ شاخوں والی، مراد شمع دان۔

یادگار داغ: جب اپنا ہاتھ رکھا سینۂ پر داغ پر میں نے بنی ہیں پنج شاخہ جل کے پانچوں انگلیاں میری

پن کٹی: پان کوٹنے والی چیز، مراد ہاون دستہ۔

یادگارداغ: بوڑھے جناب شیخ ہیں کیونکر چبائیں پان　　　　پن کٹی ان کے واسطے لوہے کی چاہیے

پن کپڑا: پانی میں بھگویا ہو کپڑا، مراد گیلا۔

یادگارداغ: سوز دل بعد جراحت بھی رہا　　　　زخم پر باندھا نہ پن کپڑا کبھی

پھٹے سے منہ: کنایہ ہے لعنت و ملامت سے۔

یادگارداغ: اس سے رستہ میں جو مطلب کی کہی　　　　پھٹے سے منہ مجھ کو کہہ کر چل دیئے

پھر وہی: دوبارہ اسی طرح۔

یادگارداغ: پھر وہی ذکر غیر ہوتا ہے　　　　پھر وہی آپ نے کلام کیا

تر نوالے: اچھی غذا۔ مرغن کھانے۔

یادگارداغ: یہ تنہا ہجر میں خونِ جگر کھاتا ہی رہتا ہے　　　　میسر عاشقِ مہجور کو بھی تر نوالے ہیں

ترش گفتگو: ناخوشگوار بات چیت۔

یادگارداغ: مزا ہے ان سے ہوگی گفتگو ترش　　　　زباں کے لیں گے چٹخارے زباں سے

تلوؤں تلے: پاؤں کے نیچے:

گلزارداغ: وہ دل ہے جو ترے تلوؤں تلے ہوا پامال　　　　وہ سر ہے جو ترے نیزے پہ سربلند ہوا

تیز پر: بڑی اڑان والا۔

یادگارداغ: کیوں نہ لے جاتا وہ خط شوق وہ دم بھر میں وہاں　　　　تیز پر اپنا کبوتر کوئی بھنگا تو نہ تھا

ٹھنڈی مٹی: بے حس۔ متحمل۔ مشتعل نہ ہونے والا۔

گلزارداغ: کہیں دیکھی نہ سنی ایسی تو ٹھنڈی مٹی　　　　بجھ گیا اور بھی ناصح مرے بھڑکانے سے

ثابت قدم: پختہ ارادے والا۔ مستقل مزاج۔

گلزارداغ: نہ مر کر بھی اٹھے ایسے ترے کوچہ میں ہم بیٹھے　　　　محبت میں اگر نکلے تو ہم ثابت قدم نکلے

جگ ہنسائی: لوگوں کا ہنسی اڑانا۔ دنیا کا ہنسنا۔ مذاق اُڑانا۔

مہتاب داغ: ہنسی آتی ہے اپنے رونے پر　　　　اور رونا ہے جگ ہنسائی کا

جگت آشنا: سب سے ملنے والا جس سے سب واقف ہوں۔ کثیر الاحباب۔

یادگارداغ: جگت آشنا داغؔ ملتا تھا سب سے　　　　مگر اب تو وہ آپ کا ہو رہا ہے

جھٹپٹے وقت: غروب آفتاب کے وقت جب کہ سیاہی شب کی کم ہو۔

مہتاب داغ: جھٹپٹے وقت گھر چلے جانا　　　　دن بھی ہے گرم آفتاب بھی ہے

جھوٹی شراب: کچھ پی کر چھوڑی ہوئی۔

یادگارداغ: مے خوار مفلسی میں مٹاتے ہیں خواہشیں　　　　ٹوٹے ہوئے پیالے سے جھوٹی شراب سے

چاند ماری: نشانہ لگانے کی جگہ۔

مہتاب داغ: چاند ماری نہ سمجھ جائیں اسے اہلِ تفنگ　　　　چرخ ڈرتا ہے جو پڑتا ہے کبھی ہالۂ ماہ

چار دن آگے: پہلے سے۔

گلزارداغ: نامہ بر کہتا ہے اب لاتا ہوں دلبر کا جواب　　　　سن چکا میں چار دن آگے مقدر کا جواب

چار دن: تھوڑی مدت۔

یادگارداغ: کس کی بنتی ہے ہمیشہ رسم وراہ جیتے جی کم بخت مرجاتا ہے دل

چلن ہار: جانے والی چیز۔

مہتاب داغ: جان کیا رکنے کی شے ہے کہ جسے روک سکیں نہ گئی آج اگر کل یہ چلن ہار گئی

حرام موت: خودکشی۔

یادگارداغ: پروانہ ہو کہ شمع برا ہے مآل کار اس کی حرام موت ہے وہ صورت حرام ہے

خانہ خراب: تباہ۔ برباد۔

گلزارداغ: یہ دل تو اے عشق گھر ہے تیرا کہ جس کو تو نے بگاڑ ڈالا مکاں سے تالا مکاں جو دیکھا تجھی کو خانہ خراب دیکھا

دادخواہی: انصاف چاہنا۔

گلزارداغ: جفا کے بعد وہ اچھے ڈرے قہر الٰہی سے مجھے کہتے ہیں جلدی تو بہ کیجے دادخواہی سے

دل لگی: مذاق۔

یادگارداغ: دل کالگاؤ غیر سے کچھ دل لگی نہیں دم لو، تمھیں بھی اس کے مزے آتے جاتے ہیں

دل لگی: خوش طبعی۔مشغلہ۔ہنسی کھیل۔

یادگارداغ: یہ دل لگی بھی قیامت کی دل لگی ہوگی خدا کے سامنے جب میری آپ کی ہوگی

دل جلا: ستایا ہوا۔

فریادداغ: آتشِ غم سے داغ بہتا تھا کون اس دل جلے کی سنتا تھا

دم بھر: ذرا سی دیر۔ایک لمحہ۔

گلزارداغ: زندگی میں پاس سے دم بھر نہ ہوتے تھے جدا قبر میں تنہا مجھے یاروں نے کیوں کر رکھ دیا

دودن: تھوڑی مدت۔

مہتاب داغ: آج کل میں داغ ہوگے کامیاب کیوں مرے جاتے ہو دودن کے لیے

دور بلا (عقلمندوں کی یا کسی کی): بلا کا دور رہنا۔

فریادداغ: پھر یہ سمجھے کہ اپنا گھر ہے بھلا عقل مندوں کی داغ دور بلا

ڈانواں ڈول: کسی مرکز پر نہ ہونا۔متلون۔کسی خیال پہ قائم نہ رہنا۔

مہتاب داغ: اگر حضرتِ دل ہے وہ ہرجائی تو کیا غم ہے بھٹکتی تم بھی ڈانواں ڈول نیت اپنی رہنے دو

رام کہانی: طویل سرگذشت۔

مہتاب داغ: وہ سنتے ہیں کب دل سے میری رام کہانی فرماتے ہیں کچھ اور بھی ہے اس کے سوا یاد

رس بھری باتیں: میٹھی میٹھی باتیں۔

فریادداغ: سینکڑوں بات بات میں گھاتیں میٹھی چھریاں وہ رس بھری باتیں

روک تھام: آمدورفت بند۔ممانعت۔

مہتاب داغ: پڑی تھی گھیرے ہوئے فوج شام چار طرف حسین بیچ میں تھے روک تھام چار طرف

سادہ دل: بھولا۔سیدھا سادا۔ہر ایک پر اعتبار کرنے والا۔

گلزارداغ: سادہ دل ہے وہ بت آئینہ سیما کیسا

سَوائی قیمت: زیادہ دام یعنی ایک کے بجائے سوا۔سوا گنے۔

مہتاب داغ: قیمت سوائی پہنچی ہے پہلے کشید سے جو مے فروش ہے وہ مرا قرض دار ہے

سیدھا سادا چلن: طور طریق میں بناوٹ نہ ہونا۔

یادگار داغ: تھا سیدھا سادا ان کا چلن کل کی بات ہے اب اینٹھتے وہ پھرتے ہیں کس بانکپن کے ساتھ

عذر خواہی: معذرت کرنا۔ عذر کرنا۔

گلزار داغ: منا لیتے ہیں ہر مظلوم کو وہ عذر خواہی سے گنہگاروں کو نفرت ہوگئی ہے بے گناہی سے

کاجل بھری آنکھیں: سرمہ لگی ہوئی آنکھیں۔

مہتاب داغ: ہیں لال پری نشہ مے سے پری آنکھیں پھر اس پہ دھواں دھار وہ کاجل بھری آنکھیں

کسی آن!: کسی وقت۔

مہتاب داغ: خوش کسی حال میں انسان رہا ہے نہ رہے ہو کے بے فکر کسی آن رہا ہے نہ رہے

کسی پہلو کسی طرح: ہر صورت سے۔ کسی کروٹ۔ ہر طریقہ سے۔

گلزار داغ: رشہر آشوب کسی طرح کسی پہلو سے کل نہیں آتی پکارتے ہیں اجل کو اجل نہیں آتی

کون سی: دوسری کیا۔ اس کے علاوہ اور کیا۔

گلزار داغ: جس سے جانبر ہوں وہ تدبیر جفا کونسی ہے موت کی کوئی بتائے تو دوا کونسی ہے

کوئی دم: تھوڑی دیر۔

آفتاب داغ: آئینہ اپنی نظر سے نہ جدا ہونے دو کوئی دم اور بھی آپس میں ذرا ہونے دو

کوئی گھڑی: تھوڑی دیر۔

آفتاب داغ: رات بھر ہجر میں جاگا ہوں میں اے داور حشر حال دل کوئی گھڑی آنکھ لگا لوں تو کہوں

گرم فقرے: چست اور چبھتی ہوئی باتیں۔ پھبتیاں۔

فریاد داغ: نرم باتیں کبھی نزاکت سے گرم فقرے کبھی شرارت سے

گل تکیہ: چھوٹے چھوٹے ملائم گول تکیہ جو سوتے وقت رخساروں کے نیچے رکھتے ہیں۔

یادگار داغ: خواب گاہِ شاہ میں گل تکیہ ہیں زربفت کے دو ہیں گویا زیب بستر آفتاب و ماہتاب

لال پری: شراب۔

آفتاب داغ: یہ بھی اے محتسب اس لال پری کا ہے اثر اُڑ کے پہنچی ہے جو تجھ تک خبر جام شراب

لٹ پٹی دستار: ڈھیلی سی لپٹی ہوئی پگڑی جس کے پیچ مربوط نہ ہوں۔

مہتاب داغ: کوئی دیکھے تو بانکی وضع رندلا اوبالی کی کہ اس کے سر سے ہے وہ لٹ پٹی دستار کیا لپٹی

لن ترانی: لغوی معنی اگر دیکھتا تو مجھے۔ اصطلاحی معنی بحث اور لمبی چوڑی گفتگو۔

مہتاب داغ: سن چکے بس لن ترانی ہو چکا مجھ سے حجاب آیئے اب آیئے اے بندہ پرور سامنے

لہر بہر: چہل پہل۔ رونق۔

آفتاب داغ: یہ حسین یہ مہ جبیں یہ شہر ایسی لہر بہر داغ کلکتہ سے لاکھوں داغ دل پر لے چلا

لہری بندے: موجی آدمی۔ آزاد۔

مہتاب داغ: ہم ہیں لہری بندے آئے پی پلا کر چل دیئے جس کو لالچ ہو وہ ساقی جم کے بیٹھے جم کے پاس

مجذوب کی بڑ: دیوانے کی بکواس۔ بے سروپا گفتگو۔

یادگارداغ: کہتا ہے یہ کیا اپنی سمجھ میں نہیں آتا ناصح کی بھی جو بات ہے مجذوب کی بڑ ہے

مٹ بھیڑ: مقابل آ جانا۔ روبرو ہو جانا۔

یادگارداغ: رستہ میں بھی تھمتا نہیں زاہد کا وظیفہ مٹ بھیڑ الٰہی کسی مے خوار سے ہو جائے

منہ زبانی: روبرو کہنا۔ زبان سے کہنا۔

آفتاب داغ: نامہ بر نے طے کئے سارے پیام منہ زبانی کا مزا جاتا رہا

میٹھی چھری: ظاہر میں خوشنما اور اصل میں مضرت رساں۔

فریاد داغ: سینکڑوں بات بات میں گھاتیں میٹھی چھریاں وہ رس بھری باتیں

نئی پود: نئی نسل۔ نئے پودے۔

یادگارداغ: باغ عالم کی وہ بہار گئی اب نئی پود ہے زمانے کی

نیا روپ: نئی شکل۔ نیا بھیس۔

گلزارداغ: روز جاتا ہوں نئے روپ سے اس کے در پر روز رکھتا ہوں نیا نام بدل کر اپنا

وائے ویلا/ واویلا: فریاد۔

یادگارداغ: وائے ویلا چل بسا دنیا سے وہ جو مرا ہم فن تھا میرا ہم صفیر

(ب) مرکب عددی مرادِ بیانی:

(اِک خدائی: مراد بہت سے لوگ، دنیا بھر) (دو چار ہاتھ: مراد تھوڑی دور) (دورنگی: مراد فریب، دورُخی) (سولہ سنگار: مراد آرائش، زیب و زینت)

ایسے اسّی ہزار: مراد کثرت سے ہے۔

گلزارداغ: داغ کا ذکر سن کے وہ بولے ایسے اسی (۸۰) ہزار پھرتے ہیں

ایک نہ دو: ایک دو پر بس نہیں بلکہ بہت زیادہ۔

آفتاب داغ: چرخ سا اور سخی کون ہے دینے والا مجھ کو دس بیس دیئے داغ الم ایک نہ دو

ایک آن: ایک لمحہ۔

یادگارداغ: ذرا سی دیر کرو امتحان کی تکلیف اٹھاؤ میرے لیے ایک آن کی تکلیف

ایک سر ہزار سودا: ایک جان سو جنجال۔ ایک آدمی کے لئے بہت سے کام ہونا۔

یادگارداغ: دنیا کے کام پورے انسان سے ہوں کیونکر یہ تو وہی مثل ہے ایک سر ہزار سودا

دوسرے تیسرے: دوسرے دن۔ تیسرے دن۔

گلزارداغ: یہ بھی احسان ہے جو وعدے ہوں دوسرے تیسرے قیامت کے

(ج) مرکب لاحقی مرادِ بیانی:

(اندر والا: مراد دل) (اوپر والا: مراد نیا چاند) (اوپر والا: مراد خدا) (اوپر والیاں: مراد چیلیں) (پگڑی والا: مراد حکیم) (دیوانہ وار: مراد بے تحاشا، بے سوچے سمجھے) (دیوار والی: مراد چھپکلی) (فقرے بازی: مراد چوٹ کی باتیں

،مذاق)(گھر والی: مراد بیوی)

اونچی دکان والے: بڑے سوداگر۔ گراں مایہ تاجر۔ بڑے دوکاندار۔

یادگار داغ: بیٹھے ہیں بام پر وہ ہر ایک مشتری ہے لیتے ہیں نفع کیا کیا اونچی دکان والے

بوند بھر: بہت تھوڑی سی۔ ایک قطرہ۔

مہتاب داغ: تضمین مے بوند بھر پلا کر کیا ہنس رہا ہے ساقی بھر بھر کے پیتے آخر پیمانے آدمی ہیں

پاس والے: ندیم۔ نزدیک رہنے والے۔ بے تکلف دوست۔

فریاد داغ: وہم بھی بے قیاس تھا ان کو پاس والوں کا پاس تھا ان کو

خدائی خوار: مارا مارا پھرنے والا۔

یادگار داغ: عشق کے ہاتھوں ہوئی ہیں داغ کی بربادیاں کیا حقیقت پوچھتے ہو اس خدائی خوار کی

گانٹھ کترا: گانٹھ کاٹ کر مال چرانے والا۔

یادگار داغ: دل نہ رکھ زلف میں اچکا ہے گانٹھ کترا اٹھائی گیرا ہے

(د) مرکب سابقی مرادِ بیانی:

بلانوش: بے حد پینے والا۔

مہتاب داغ: تلچھٹ ہی آج حضرتِ زاہد نے صاف کی مے نوش کیا ہوئے کہ بلانوش ہو گئے

بے طرح: بہت۔ بری طرح۔

گلزار داغ: بے طرح ہے نگاہ سے دل کی کٹی چھنی بے ڈھب ہے گرم معرکۂ کارزار آج

بے ڈھب: بری طرح۔ بے طریقہ۔

گلزار داغ: بے طرح ہے نگاہ سے دل کی کٹی چھنی بے ڈھب ہے گرم معرکۂ کارزار آج

بے اختیار: بے ارادہ۔

گلزار داغ: ناصح نے مرا حال جو مجھ سے بیاں کیا آنسو نکل پڑے مرے بے اختیار آج

بے ٹھور بے ٹھکانے: بے جگہ۔ غیر محل۔ بے خانماں۔

یادگار داغ: پہنچے کہاں یہ نالہ کیا کوئی اس کو جانے جاتا ہے یہ مسافر بے ٹھور بے ٹھکانے

بے دھڑک: بے خوف۔ بغیر روک ٹوک۔ بیساختہ۔

یادگار داغ: بے دھڑک غیر چلے آتے ہیں مر گئے آپ کے دربان بھی کیا

بے جوڑ باتیں: بے ربطی کی۔ بے میل باتیں۔

یادگار داغ: بے جوڑ تری باتیں ہیں ساری پیامبر تو چپیاں لگانے لگا بات بات میں

بے ساختہ پن: قدرتی انداز۔

یادگار داغ: زیور کی نہیں حاجت ہرگز بھی حسینوں کو معشوق وہ ہے جس میں بے ساختہ پن ہو

بے ہنگم: بے شعور۔ بے وضع۔

یادگار داغ: بھونڈی بے ہنگم عجب بے ڈول زاہد کی ہے قطع رند اس کو دیکھ کر کیا سخت بھوچکے ہوئے

سخت جان: مشکل سے مرنے والا۔

گلزارداغ: نہیں ہے کچھ قتل ان کا آساں یہ سخت جاں ہیں بری بلا کے قضا کو پہلے شریک کرنا یہ کام اپنی خوشی نہ کرنا

سبزاختر: مبارک۔

مہتاب داغ: آسماں سبز قدم ہو کے بنا سبز اختر عکس افگن جو ہوا سبزۂ کہسار و دمن

لاوبالی: بے پروا۔خیال نہ رکھنے والا۔

مہتاب داغ: کوئی دیکھے تو بانکی وضع رندلاوبالی کی کہ اس کے سر سے ہے وہ لٹ پٹی دستار کیا لپٹی

مرکب جوڑ مرادِ بیانی کے نام سے لفظوں کے جوڑے شامل کیے جاسکتے ہیں، اس کی بھی کئی قسمیں ہیں:

(الف) تابع موزوں رموضوع:

دونوں لفظ بامعنی۔لغات میں تابع موضوع ہے، لیکن شمس الرحمٰن فاروقی نے اسے تابع موزوں لکھا ہے۔

(آشنا دوست: مراد دوست) (آشنا، دوست: مراد دوست) (آل اولاد: مراد اولاد) (آنکھ ناک: مراد شکل وصورت) (اجنبی مسافر: مراد مسافر) (اینٹ پتھر: مراد پتھر) (بپتا بیتی: مراد آپ بیتی) (باگ ڈور: مراد لگام) (بھلا چنگا: مراد اچھا) (بناؤ سنگار: مراد سجاوٹ۔بننا) (بھول چوک: مراد سہو۔غلطی) (بھولا بسرا: مراد بھولا ہوا) (بوڑھا آڑھا: مراد بوڑھا) (بوڑھا بڑا: مراد بوڑھا) (بھلا چنگا: مراد صحت مند) (بیٹھے بٹھائے: مراد اچانک) (تال سُر رسر تال: مراد گانے بجانے کا وزن) (تنبو قنات: مراد پڑاؤ) (توبہ استغفار: مراد توبہ) (جان بوجھ: مراد عمداً) (جوش خروش: مراد للکارنا) (جوں توں: مراد مشکل سے) (جھاڑ پھونک: مراد دم) (جیتا جاگتا: مراد صحت مند) (چاق چوبند: مراد صحت مند) (چر چگ: مراد کھانا) (چور زخمی: مراد زخمی) (چُوری چُھپے: مراد چھپ کر) (چوما چاٹی: مراد بوسہ) (حصّہ بخرا: مراد حصّہ۔تقسیم) (حصے بخرے: مراد ٹکڑے) (حیران پریشان: مراد تکلیف میں (حیران پریشان: مراد تکلیف) (خاطر مدارت: مراد خاطر تواضع۔تواضع جو چیز اپنی طرف سے مہمان کے سامنے پیش کی جائے اور خاطر مہمان کی فرمائش پر مہیا کی جائے) (خاک دُھول: مراد مٹی۔گرد) (خرید فروخت: مراد تجارت) (خط خطوط: مراد مراسلت) (خَلا مَلا: مراد میل جول) (خَلط مَلط: مراد گڈ مڈ۔درہم برہم) (خُو بُو: مراد عادت) (خیر خبر: مراد خیریت) (داغ دھبّہ: مراد داغ۔نشان) (دان دہیز: مراد جہیز) (دانا بینا: مراد حال جاننے والا) (دانہ دُنکا: مراد ایک آدھ۔دانہ) (دکھ درد: مراد تکلیف) (دَم خم: مراد حوصلہ۔ہمّت) (دم دِلاسا: مراد تسلّی) (دم دِلاسا: چکنی چپڑی باتیں) (دوادارو: مراد علاج معالجہ) (دوا درمن: مراد علاج معالجہ) (دوڑ دھوپ: مراد کوشش) (دَھن دولت: مراد مال دولت) (دھان پان: مراد نازک۔پتلا۔دُبلا) (دھکا پیل: مراد دھکّم دھکّا) (دھونس دھڑکا: مراد دھمکی) (دھول چھکڑ: مراد پٹائی) (دھول دھپا: مراد مار پیٹ، چھیڑ چھاڑ) (دیکھ بھال: مراد دیکھنا۔نگرانی) (دیکھے بھالیو: مراد حفاظت کرنا) (دیکھے بھالے: مراد جائزہ لینا) (ڈھونڈ ڈھانڈ: مراد تلاش کرکے) (ڈھونڈھ ڈھانڈھ: مراد ڈھونڈنا) (ڈیل ڈول: مراد قد و قامت) (راہ باٹ: مراد رستہ) (راہی، مسافر: مراد مسافر) (رسم رسومات: مراد رسوم) (رعیت، پرجا: مراد رعایا) (روپیٹ: مراد آہ و زاری) (روکھے پھیکے: مراد ناراضی) (رونے پیٹنے: مراد آہ و رازی) (ریت رسم: مراد رسم) (رُوتے بسورتے: مراد عاجزی سے) (رُوتے بسورتے: مراد التجا کرنا) (روک ٹوک: مراد رکاوٹ۔روکنا) (رونا دھونا: مراد گریہ) (زرق برق: مراد قیمتی) (زور ظلم: مراد زبردستی) (ساتھ سنگت: مراد ساتھ) (ساٹھا پاٹھا: مراد وہ شخص جس کے قویٰ ساٹھ برس کی عمر میں بھی درست رہیں) (ساز باز: مراد سازش۔میل۔ملاپ) (سجیلی کٹیلی: مراد خوبصورت) (سدھ بُدھ: مراد حواس) (سکھاپڑھا: مراد تاکید

کرنا)(سوچ بچار: مرادسوچنا۔سمجھنا۔غور کرنا)(سَودا سُلف: مرادوہ چیز جو بازار سے خریدی جائے)(سودا سلف: مرادسامان)(سیر تماشے: مرادسیاحت)(سینا پرونا: مرادسلائی کا کام)(شان شوکت: مراد شکوہ)(شرماشرمی: مرادشرم کے مارے)(صاحب سلامت: مراددعا سلام)(صاحب سلامت: مرادجان پہچان، میل جول) (صحیح سلامت : مراد خیریت) (صحیح سلامت : مراد سلامتی)(طعنہ مہنا: مراد طعنے)(عشرعشیر: مرادتھوڑا سا حصہ)(عرض معروض: مراد درخواست)(عَلَیک سَلَیک : مرادسلام) (غریب غربا: مرادغریب)(غل شور: مراد بلند آواز)(غُل غپاڑہ: مرادشور۔غُل)(قرض وام: مرادادُھار)(قول قرار: مراد وعدہ)(کاٹ چھانٹ: مرادقطع و برید۔کتربیونت)(کاٹھ کباڑ: مرادگھر کا اسباب و اشیا)(کالا بھجنگا: مرادنہایت کالا)(کالا کلوٹا: مرادکالے رنگ کا)(کام کاج: مرادکام دھندا)(کپڑ التّا: مرادکپڑا وغیرہ)(کڑوا کسیلا: مراد بد ذائقہ)(کلمہ کلام : مراد بات چیت)(کُوڑا کرکٹ: مرادگندگی) (کھانے پینے : مرادنشاط کی محفل)(کھلا پلا: مراد طعام) (کھینچا تانی: مرادکش مکش)(کھیل کُود: مرادکھیلنا۔کودنا)(کونا کُھدرا: مرادکونا کونا)(کیڑے مکوڑے: مراد حشرات الارض) (گاڑ داب: مراد دفن کرنا)(گالی گلوچ: مرادگالی)(گُم سُم: مرادچُپ چاپ)(گورا چِٹّا: مرادسفید رنگ کا)(گہنا پاتا: مرادزیور وغیرہ)(گھاٹ باٹ : مرادرستہ)(گھربار: مراد جائداد)(گھربار: مرادوطن)(گھربار: مرادگھر اور اس کے متعلق سامان) (گھربار: مرادسب اسباب)(لاڈ پیار : مراد لاڈ)(لَت پَت: مرادلتھڑا ہوا۔آلودہ)(لڑ بھڑ: مرادلڑائی)(لڑکا بالا: مراداولاد)(لڑکے بالے: مرادلڑکے)(لیپ پوت: مرادپلستر)(لُوٹ گھسُوٹ: مرادلوٹنا چھیننا)(لین دین: مرادکاروبار)(مار پیٹ : مراد پٹائی)(مال اسباب: مرادضروریاتِ زندگی)(مال اسباب: مراد تحائف) (مال اسباب: مراد سامان (مال اسباب: مراد نقدی) (محنت مشقت : مراد کوشش) (مردِ آدمی: مراد جوان)(مکر چکر: مراد جھوٹ)(موٹے جھوٹے : مراد پرانے) (مول تول: مرادتجارت)(میلا چکٹ: مرادمیلا کچیلا)(میلہ ٹھیلہ: مرادمیلہ وغیرہ)(نازنخرے : مرادفخر سے)(ناؤ نواڑے : مرادکشتی)(نسبت ناتا : مرادنکاح) (نشان باقی: مرادہستی)(نکھ سکھ: مرادشکل وصورت)(نوک جھونک: مرادطنز کی بات)(نوک جھوک: مرادتکرار)(نوکر چاکر: مرادخدمت گار)(نئ نویلی: مرادنئ)(نیست نابود: مرادتباہ)(واہی تباہی: مرادفضول)(واہی تباہی: مرادفضول گفتگو)(وِرد وظیفہ: مرادتسبیح)(وَضع قطعٔ : مرادشکل۔صورت)(ہنسی خوشی: مرادخوش وخرم)(ہنسی خوشی: مرادلطف اٹھانا)(ہوتے ساتے: مرادہوتے ہوئے)(ہوش آرام: مرادسکون)(ہیر پھیر: مرادگردش۔چکّر)

آپا دھاپی: اپنا فائدہ پیش نظر رہنا۔خودکامی صرف اپنی ہی غرض پوری کرنے کی کوشش۔(دھاپ: وہ فاصلہ جوانسان ایک سانس دوڑ کر طے کرسکیں)

مہتاب داغ: دل کا بدلہ دل ہے مجھ سے لوتو اپنا دو مجھے　　آپا دھاپی اس قدر اے مہرباں اچھی نہیں

آن بان: سج دھج۔ہٹ۔ضد۔اکڑ۔وضعداری۔اطوار۔

یادگار داغ:　　اس خوبروکو بزمِ حسیناں میں دیکھئے　　کرتا ہے آن بان بڑی آن تان سے

آن تان: غرور۔دماغ۔غیرت۔

یادگار داغ:　　اس خوبروکو بزمِ حسیناں میں دیکھئے　　کرتا ہے آن بان بڑی آن تان سے

اَدلا بَدلا: (ادلا: جانور کی ران کا بے ریشہ گوشت۔بدلہ: معاوضہ)، مرادتبادلہ ہونا۔

یادگار داغ:　　کون روکش ہو محمدؐ کے تنِ پرنور سے　　ادلا بدلا جس کے سایہ کا ہو برقِ طور سے

الٹ پیچ: الٹی سیدھی۔چکر کی۔صاف بات نہ ہونا۔

گلزار داغ: سیدھی سادی ہم تو باتیں ان کو لکھ بھیجیں گے داغ واں الٹ پنچوں کی گر تقریر الٹی ہو تو ہو

الگ تھلگ: کنارہ کش۔ گوشہ نشین۔ تنہائی پسند۔ محفوظ۔ اچھوتا۔ (تھل کے معنی کنارہ تھل لگ) دونوں بامعنی لفظ ہیں۔

یادگار داغ: کچھ اس کو وہم کچھ اس کو غرور رہتا ہے الگ تھلگ وہ بہت دور دور رہتا ہے

اندھا دھند: بے دیکھے بھالے۔

مہتاب داغ: دل اندھا دھند ہی آتا ہے ہمیشہ اے داغ چھان بین اس میں نہ کچھ چھان پھٹک ہوتی ہے

اندھا دھند: اندھیر۔ بے انصافی۔ بے خبری۔

یادگار داغ: عشق کی سرکار میں ہے کیا اندھا دھند ان دنوں دل لٹے جاتے ہیں ان کا کوئی بھی پرساں نہیں

اَناپ شناپ: بے حد۔ بے مقدار۔ بے اندازہ۔

یادگار داغ: کھائے جاتا ہے غم اناپ شناپ بڑھ گئی دل کی اشتہا کیسی

ایسا تیسا: کمینہ۔ نالائق۔ کلمۂ حقارت۔ (تیسا: اسی طرح کا، جیسے کے مقابل)

یادگار داغ: رنج فرقت میں تری ہم نے اٹھایا کیسا تجھ سے آئندہ ملے گا کوئی ایسا تیسا

اِلیلے گیلے: اترا کر چلنا۔ ناز کرتے ہوئے پھرنا۔

یادگار داغ: منہ لگایا تم نے غیروں کو بہت کیوں نہ الیلے گیلے اتراتے پیرہن

اینچ پینچ: چکر کی بات۔ جو صاف نہ ہو۔

یادگار داغ: نہیں ہے پینچ سے خالی کوئی تمھاری بات یہ اینچ پینچ کی باتیں سمجھ میں کیا آئیں

ایرے غیرے: اجنبی معمولی آدمی۔ کم حیثیت۔

ضمیمۂ یادگارِ داغ: ایسے ویسوں سے کیا ملے کوئی ایرے غیرے ہیں تیری محفل میں

بھول بھلیاں: ایسا مکان جس میں بیسیوں یکساں درجہ اور در ہوتے ہیں ان میں سے آدمی کو راستہ باہر نکل آنے کا نہیں ملتا، اندر ہی گم کردہ راہ چکر کھاتے رہتے ہیں۔

یادگار داغ: ہیں پینچ رہ عشق میں ایسے کہ نہ پوچھو یہ بھول بھلیاں تو سمجھ میں نہیں آتیں

بھولی بسری: بھول کر چھوڑی ہوئی چیز۔

یادگار داغ: تم خفا ہو کر چلے ہو لے چلے ساماں بھی بھولی بسری کوئی شے دیکھو نہ رہ جائے کہیں

بھک منگا: بھیک مانگنے والا۔

یادگار داغ: بوسہ لے کر اور کچھ خواہش جو کی کہنے لگے بھک منگا تجھ سا زمانے میں کہیں دیکھا نہیں

بھیگتے بھاگتے: بارش سے ٹپتے ہوئے۔ دوڑے ہوئے آنا۔

یادگار داغ: للہ ابر گھر بار چلے آتے ہیں بھیگتے بھاگتے مے خوار چلے آتے ہیں

بھاؤ تاؤ: مول تول۔

یادگار داغ: دل مفت نظر کرتے ہیں قیمت نہ پوچھئے اس کا نہ بھاؤ تاؤ نہ کچھ مول تول ہے

بیٹھے بٹھائے: ناگہانی۔

گلزار داغ: اے داغ کیا بتائیں محبت میں کیا ہوا بیٹھے بٹھائے جان کو آزار ہو گیا

بھول چوک: سہو و خطا۔

یادگارداغ: ہو ہی جاتی ہے بشر سے بھول چوک ہم نے بھولے سے تمھاری یاد کی

بھاؤ تاؤ: نرخ۔ قیمت۔

یادگارداغ: دل مفت نظر کرتے ہیں قیمت نہ پوچھئے اس کا نہ بھاؤ تاؤ نہ کچھ مول تول ہے

پاس پڑوس: ہمسائیگی۔

یادگارداغ: اچھا نہیں ہے پاس پڑوس اس کی فکر ہے ہمسائے میں عدو کو بسایا ہے آپ نے

پرانا دھرانا: پھٹا۔ پرانا۔ خستہ۔

یادگارداغ: پرانا دھرانا ہوا رخت ہستی چلے گا جناب خضر یہ کہاں تک

پھکیتی بکیتی: پٹہ بنوٹ۔

مہتاب داغ: پھکیتی بکیتی کی تھی مشق کیا کیا ہر اک فن سے تھے کامیاب اوّل اوّل

تاک جھانک: چوری چھپے دیکھنا۔

مہتاب داغ: کرتا ہے داغ کوچۂ قاتل میں تاک جھانک پردے پڑے ہیں آنکھوں پر غفلت تو دیکھئے

تراش خراش: درستی۔ سنوارنا۔ طرز۔ روش۔ قطع وضع۔

یادگارداغ: عجیب صانع قدرت نے کی تراش خراش یہ کانٹ چھانٹ تجھے باغباں نہیں آتی

تڑاق پڑاق: بے تکلف۔ بلا تامل۔

یادگارداغ: ادھر اظہار درد و رنج فراق اور ادھر گفتگو تڑاق پڑاق

تیر تکا: کم و بیش۔ اچھا برا۔ بڑی دقت سے گذر ہونا۔

یادگارداغ: اس کی مژگاں پر ہوا قربان دل تیر تکّوں پر قناعت ہو گئی

تھکا ماندہ: راستہ کا ہارا ہوا۔ تھک کے چور ہو کر منزلیں طے کئے ہوئے۔ تھکا ہارا۔ مؤنث تھکی ماندی۔

یادگارداغ: آتا ہے اب تو ضعف میں آنسو بھی اس طرح جیسے مسافر آئے تھکا ماندہ راہ کا

یادگارداغ: پڑا ہو گا تھکا ماندہ سرِ راہ بنیں گے نامہ بر ہم نامہ بر کے

ٹھور ٹھکانا: جگہ۔ منزل مقصود۔

یادگارداغ: پہنچے کہاں یہ نالہ کیا کوئی اس کو جانے جاتا ہے یہ مسافر بے ٹھور بے ٹھکانے

جوں توں: جیسے تیسے۔ جس طرح بھی ممکن ہو۔

ضمیمۂ یادگارِ داغ: اشک پی کر رنج کھا کر ہجر میں ہو گیا جوں توں گذارا ہو گیا

جھٹ پٹ: فوراً۔

گلزار داغ: کھائی ہے وعدۂ فردا پہ قسم کیا جھٹ پٹ آج اس حرف تسلی نے لٹا رکھا ہے

جھوٹ موٹ: جھوٹ۔ ظاہری۔ دکھاوے کے۔

مہتاب داغ: وہ ہاتھ رکھ کے سر پہ مرے کھاتے ہیں قسم ہوتے ہیں جھوٹ موٹ کے احساں کبھی کبھی

چال ڈھال: اٹھنا بیٹھنا۔ رفتار گفتار۔ وضع۔

یادگارداغ: جچتا ہی اپنی آنکھ میں وہ خوش جمال بھی تیری سی بول چال بھی ہو چال ڈھال بھی

چال چلن: طور طریقہ۔ طرز زندگی۔

ضمیمۂ یادگارِ داغ: دیکھے کچھ ان کی چال ڈھال اور رنگ ڈھنگ دینا دل ان حسینوں کو مدت میں چاہیے

چپ چاپ: خاموش۔

یادگار داغ: حیاوشرم سے چپ چاپ کب وہ آ کے چلے ‌ ‌ ‌ اگر چلے تو مجھے سیدھیاں سنا کے چلے

چٹ پٹا: بہت مزیدار۔نمک مرچ جس میں تیز ہو۔

مہتاب داغ: دیکھ کر سانولی صورت تری یوسف بھی کہے ‌ ‌ ‌ چٹ پٹا حسن نمکدار سلونا کیا ہے

الللے تللے: فضول خرچی۔

یادگار داغ: وہ فیاض حاتم زمانے کے ہیں ‌ ‌ ‌ الللے تللے خزانے کے ہیں

چلتے پھرتے: اِدھر اُدھر آتے جاتے۔اپنا کام کرتے ہوئے۔

ف ‌ اے مہ ومہر وگردشِ ایام ‌ ‌ ‌ تمہی پہنچا دو چلتے پھرتے پیام

چوری چھپے: کسی دوسرے کو خبر نہ ہو۔پوشیدہ طور پر۔

آفتاب داغ: بھیس بدلے حضرت زاہد پئیں چوری چھپے ‌ ‌ ‌ شہر میں پوشیدہ اک پیمانہ ایسا چاہیے

دن دہاڑے: روز روشن میں۔

یادگار داغ: روزِ محشر جو گھٹا درد جگر میں سمجھا ‌ ‌ ‌ دن دہاڑے مرے آ گے شب فرقت آئی

دھوم دھامی: بڑے پیمانہ پر۔بڑے اہتمام واحتشام سے۔بہت چہل پہل کے ساتھ۔

مہتاب داغ: مرے قتل کے روز میلا لگے گا ‌ ‌ ‌ یہ جلسہ وہ اک دھوم دھامی کریں گے

دھواں دھار: مسلسل۔پرزور۔لگا تار۔

مہتاب داغ: ہیں لال پری نشہ مے سے پری آنکھیں ‌ ‌ ‌ پھر اس پہ دھواں دھار وہ کاجل بھری آنکھیں

رنگ روپ: شکل وصورت۔رنگ روغن۔حالت وکیفیت۔

گلزار داغ: توبہ جو میں نے کی نکل آیا ذرا سا منہ ‌ ‌ ‌ وہ رنگ روپ ہی نہیں صبح بہار کا

رہا سہا: باقی ماندہ۔بچا کھچا۔

گلزار داغ: جنوں کے ہاتھ سے تار نفس بچائے خدا ‌ ‌ ‌ رہا سہا یہی لے دے کے تار باقی ہے

سج دھج: وضع قطع۔رنگ ڈھنگ۔

آفتاب داغ: دیکھے جو تیرے قد کو قیامت تو یہ کہے ‌ ‌ ‌ سج دھج ہی اور ہے یہ سراپا ہی اور ہے

کانٹ چھانٹ: سنوارنا۔درست کرنا۔تراش خراش۔

یادگار داغ: عجیب صانع قدرت نے کی تراش خراش ‌ ‌ ‌ یہ کانٹ چھانٹ تجھے باغباں نہیں آتی

کٹ کھنا: کاٹ کھانے والا۔کٹے کٹے حروف جو بچوں کی مشق کے لیے تختی پر لکھ دیتے ہیں۔عادت،کوتک،ڈھنگ۔اپنی ڈالی ہوئی بنیاد۔

یادگار داغ: نقشہ بگڑا رہتے رہتے غصہ ناک ‌ ‌ ‌ کٹ کھنی قاتل کی صورت ہو گئی

کٹا چھنی: (کٹا چھنی)(مؤنث) قتل وغارت۔مارکاٹ۔سخت عداوت۔

گلزار داغ: بے طرح ہے نگاہ سے دل کی کٹا چھنی ‌ ‌ ‌ بیڈھب ہے گرم معرکۂ کارزار آج

لیپنا پوتنا: مٹی کی دیواروں اور فرش کو گوبر سے لیپتے ہیں۔اس پر کھریا کے پانی سے سفیدی کر دیتے ہیں۔

یادگار داغ: کیوں منگائی ہے یہ پنڈول تم نے ‌ ‌ ‌ لیپنا پوتنا بھی آتا ہے

مول تول: قیمت اور وزن۔

یادگارداغ: دل مفت نذر کرتے ہیں قیمت نہ پوچھئے — اس کا نہ بھاؤ تاؤ نہ کچھ مول تول ہے

نوک پلک: خوبصورتی۔ناک نقشہ۔سج دھج۔

مہتاب داغ: دل میں عاشق کے تصور سے کھٹک ہوتی ہے — ان حسینوں کی غضب نوک پلک ہوتی ہے

نوک جھوک: خاص پہلو۔

گلزارداغ: ہے کلام لطف میں بھی اک طرح کی نوک جھوک — میٹھی چھریاں چلتی ہیں شیرینیِ تقریر سے

ہتھکنڈا: ہاتھ کا کرتب۔ہاتھ کی چالاکی۔شعبدہ۔چال۔فریب۔عیاری۔داؤ پیچ۔

یادگارداغ: اثر نہ کیوں ہووہ ہے اپنے بائیں ہاتھ کا داؤ — کہ ہو گئے ہیں رواں ہتھکنڈے دعا کے مجھے

ہتھکنڈے: چالیں۔ترکیب۔

یادگارداغ: ہمیں پاس محبت سے طرح دے جاتے ہیں اکثر — وگرنہ کیا تمھارے ہتھکنڈوں سے کوئی غافل ہے

مترادف:

تن بدن: ساراجسم۔

یادگارداغ: دیکھتا ہے نبض کیا مردے کی تو اے چارہ گر — دم کہاں ہے مجھ میں اولہ ہو گیا ہے تن بدن

(ب) تابع مہمل:

پہلا لفظ بامعنی اور دوسرا بے معنی۔

(اکّا دُکّا: مراد اکیلا)(اکیلا دکیلا: مراد اکیلا۔تنہا)(بات چیت: مراد بولی)(بات چیت: مراد گفتگو)(بانٹ چونٹ: مراد بٹوارہ)(بچا کُھچا: مراد بچا ہوا)(بھون بھان: مراد بھوننا)(بھیڑ بھاڑ: مراد جلوس)(بھیڑ بھڑکّا: مراد بھیڑ بھاڑ)(بیچ باچ: مراد بیچنا)(پکڑ دھکڑ: مراد پکڑنا۔گرفتاری)(پوچھ پانچھ: مراد پونچھنا)(پوچھے گچھے: مراد دریافت کرنا)(پوچھ گچھ: مراد پوچھنا۔دریافت کرنا)(پھینک پھانک: مراد پھینکنا)(پیس پاس: مراد پیسنا)(ٹال مٹول: مراد حیلہ۔بہانہ)(ٹھیک ٹھاک: مراد درست)(جھاڑو بُہارو: مراد جھاڑو)(جھوٹھ موٹھ: مراد بناوٹ)(جھوٹھ موٹھ: مراد جھوٹ)(جیدھر تدھر: مراد ادھر ادھر)(چاو چوز: مراد لاڈ)(چھان بین: مراد تحقیق)(چوڑا چکلا: مراد فراغ۔کُھلا)(چوری چکاری: مراد چوری وغیرہ)(چھوڑ چھاڑ: مراد چھوڑنا)(حیص بیص: مراد شش و پنج)(خالی خُولی: مراد خالی۔صرف)(خوشامد برآمد: مراد خوشامد)(دھو دھا: مراد دھونا)(دھوم دھام: مراد آرائش)(سچ مچ: مراد سچ)(سچ مُچ: مراد ٹھیک)(سمجھا بجھا: مراد سمجھانا)(عَین مَین: مراد ہو بہو)(غَلَط سَلَط: مراد غلَط)(کپڑے وپڑے: مراد لباس)(کھو کھا: مراد کھونا)(گرتا پڑتا: مراد بہ مشکل)(گن گنا: مراد گننا)(لوٹ پوٹ: مراد سونا)(لوٹ لاٹ: مراد قلابازی کھانا)(مار مور: مراد مارنا)(مل جل: مراد ملاقات)(منا دنا: مراد منانا)(منا منو: مراد منانا)(مَیل کچیل: مراد میل)(میلا کچیلا: مراد میلا)(نام وام: مراد نام)(نخرے تلّے: مراد نخرہ کرنا)(ننگا منگا: مراد بے لباس)(ننگے منگے: مراد خراب خستہ)(ہرج مرج: مراد تکلیف)(ہزاری بزاری: مراد خاص وعام)

بات چیت: گفتگو۔

یادگارداغ: ہم بھی کچھ کہتے وہ بھی کچھ کہتے — بات چیت ان سے اب نہیں ہوتی

بچھا کھچا: باقی ماندہ۔جو رہ جائے۔باقی بچ رہے۔

ضمیمۂ یادگارِ داغ: کچھ خونِ دل ہے دیدۂ خوں بار کے لیے — کچھ ہے بچا کھچا غم و آزار کے لیے

چھان بین: (مؤنث) چھاننا۔ چُننا۔ مراد تحقیق و تفتیش۔ جستجو۔
مہتاب داغ: دل اندھا دھندہی آتا ہے ہمیشہ اے داغ   چھان بین اس میں نہ کچھ چھان پھٹک ہوتی ہے

(ج) سابق مہمل:
پہلا لفظ بے معنی اور دوسرا بامعنی۔ شمس الرحمٰن فاروقی نے اس اصطلاح کا نام سابق موزوں رکھا ہے۔
(آس پاس: مراد نزدیک) (آمنے سامنے: مراد بالمقابل) (اتا پتا: مراد پتہ۔ نشان) (اڑوس پڑوس: مراد اردگرد) (اٹھوائی کھٹوائی: مراد چارپائی) (اونے پونے: مراد کم و بیش، گھاٹے پر) (جنتر منتر: مراد جادو) (جھاڑ پُھونک: مراد منتر وغیرہ) (دانتا کِل کِل: مراد جھگڑا، تکرار) (دھکم دھکا: مراد دھکیلنا) (سان گمان: مراد خیال) (سان گُمان: مراد وہم و گمان)

(د) تثنیہ مہمل:
دونوں لفظ بے معنی۔ یہ اصطلاح راقم کی تجویز کردہ ہے۔
(تتر بتر: مراد بکھرنا) (ٹائیں ٹائیں فش: مراد لمبی گفتگو کے بعد نتیجہ کچھ بھی نہیں) (ٹیپ ٹاپ: مراد ظاہری۔ بناوٹ) (ٹیپ ٹاپ: مراد اہتمام) (جز بز: مراد حیران) (ہٹا کٹا: مراد صحت مند) (ہڑ بڑا: مراد چونکنا) (ہل بلا: مراد چونکنا)

(ہ) ضدّین موزوں:
متضاد بامعنی جوڑے۔ یہ اصطلاح راقم کی تجویز کردہ ہے۔
(آتا جاتا: مراد حاضری دینا) (اپنے بیگانے: مراد سب) (ادنا اعلا: مراد ایرا غیرا) (امرا بادشاہ: مراد تمام) (اونچ نیچ: مراد نقصان) (آگا پیچھا: مراد تعاقب) (آنے جانے: مراد معمول) (بھلے برے: مراد ناسازگار) (جھوٹھ سچ: مراد حقیقت) (چرند پرند: مراد جانور) (چھوٹے بڑے: مراد سب) (دانا پانی: مراد روزگار) (دن رات: مراد ہر وقت) (راجا پرجا: مراد پورا ملک) (سوال جواب: مراد تکرار) (عورت مرد: مراد تمام) (غریب غنی: مراد تمام) (کہنے سننے: مراد بات کرنا) (گھاس پات: مراد معمولی غذا) (لڑکے بوڑھے: مراد تمام) (مرنے جینے: مراد زندگی) (موت حیات: مراد جینا مرنا) (نیچے اوپر: مراد سلیقے سے)
اپنے پرائے: یگانہ و بیگانہ۔ اعزا و اغیار۔ مراد سب۔
مہتاب داغ: دل میں نے لگایا ہے مگر دیکھئے کیا ہو   سب جھینکتے ہیں اپنے پرائے مرے آگے
اندھیرے اُجالے: وقت بے وقت۔ موقع بے موقع۔ رات میں یا دن میں۔ کسی نہ کسی وقت۔
یادگار داغ: ہمیں بھی رات دن اس تاک میں گذرتی ہے   کبھی اندھیرے اجالے وہ مل ہی جائیں گے
اونچ نیچ: بھلائی برائی۔ نشیب و فراز۔
یادگار داغ: ناصح نے اونچ نیچ تو سمجھائی ہے بہت   میں اس کو کیا کروں کہ یہ دل مانتا نہیں

(و) مترادف موضوع: یعنی دونوں بامعنی اور مترادف۔
بوباس: خوشبو۔
یادگار داغ: صبح کو وہ زلفِ مشکیں کی بہار   اور وہ بوباس باسی ہار کی
۳۔ ترکیبی مرادِ بیانی: ویسے تو تراکیب اور مرکبات کے بھی اردو کے لحاظ سے اصطلاحی ناموں کی ضرورت ہے۔

(الف)

(آب زیرِ کاہ: مراد ریا کاری، مکرو فریب)(آتشِ سیّال: بہنے والی آگ، مرادشراب)(پایانِ عمر: عمر کا نچلا حصہ، مراد بڑھاپا)(ذاتِ شریف : مرادچالاک، استاد)(سگِ دنیا: دنیا کا کتا، مرادلالچی)(شترِ بے مہار: مراد آوارہ، آزاد)(شہرِ خموشاں: مرادقبرستان، ویرانہ)(طفلِ مکتب: مرادنا سمجھ، نا تجربہ کار)(غلامِ بے دام: مراد وفادار غلام)(فرعونِ بے ساماں: مرادوہ شخص جوخواہ مخواہ اِترائے اور سرکشی کرے)(قسامِ ازل: مرادخدا)(قیل وقال: مراد بحث مباحثہ)(کفِ دست میدان: مراد ویران، صحرا، بیابان)(گربۂ مسکین :مراد مسکین بلی، مکار شخص)(مارِ آستین: مرادمطلبی دوست، دوست نما دشمن)(مانندِ اعادۂ شباب: جوانی لوٹ آنے کے مثل، مرادناممکن)(یوسفِ ثانی: مراد بے حد حسین)

بارخدا: خدائے بزرگ۔

گلزارداغ: قصیدہ حیران ہوں کہ بارخدا ماجرا ہے کیا دیتا ہے کس کو یہ فلک کینہ بارعیش

حرف دل شکن: دل توڑ دینے والی بات ۔ ناامید کر دینے والی گفتگو۔

یادگارداغ: تم حرف دل شکن نہ نکالو زبان سے امید ٹوٹ جائے گی امیدوار کی

حرف مطلب:

گلزارداغ: وہ سنایا ہی کئے ایک کی سو سو مجھ کو حرف مطلب نہ مرے لب پہ مکرر آیا

سدسکندری: ایک فولادی مضبوط دیوار جو سکندر اعظم نے بنوائی تھی۔

یادگارداغ: جوشِ گریہ وہ ہے طوفاں گر نہ روکیں اس کو ہم پار ہو سد سکندر کو یہ پانی توڑ کر

صبح دم: فجر کے وقت ۔صبح کے وقت۔

گلزارداغ: برنگ بوئے گل ہے ہر نفس یادالٰہی میں قیامت تک بھرے گی دم نسیم صبح دم میرا

صبرایوب: ہر مصیبت وکلفت میں خواہ وہ کتنی ہو شدید خوش رہنا اور اف تک نہ کرنا۔

گلزارداغ: صبرایوب کی اے داغ نہ کرتا خواہش کہ محبت میں تو یہ کام ہے بیکاروں کا

نام خدا: اللہ اللہ کر کے۔

آفتاب داغ: کچھ وہ سرگرم سخن نام خدا ہونے لگے اب خدا چاہے تو مطلب بھی ادا ہونے لگے

وردزبان: زبان پہ چڑھنا۔زبان پہ جاری ہونا۔

یادگارداغ: کیوں عرضِ تمنا پہ مرے ہونٹ سیئے تھے اب نام ترا وردزباں ہو نہیں سکتا

(ب)

(آمد و رفت: مرادسفر)(امیر و دبیر: مرادمصاحب)(بازار و کوچے: مراد بازار)(پس وپیش: مرادحاضر)(تاج وتخت: مراد حکومت)(تخت وچھتر: مرادحکومت)(تگ و دو: مرادکوشش)(تمام وکمال: مرادمکمل)(جا گیر و منصب مراد انعام)(جان ودل: مرادمکمل طور پر)(جان و مال: مرادزندگی)(جان ومال: مراددولت)(جان ومال: مرادزندگی)(چین و آرام: مرادسکون)(حسن وجمال: مرادخوبصورتی)(حفظ و امان: مرادحفاظت)(حیران و پریشان: مرادفکر مند) (حیرانی وسرگردانی: مراد پریشانی)(خشک وتر: مراد ہر قسم کا)(خفا و برہم: مراد ناراض)(خواب وخیال: مرادافسانہ، بھولی ہوئی واردات)(خوف و رجا: مرادکش مکش)(داد و دہش: مرادخاطر مدارت)(دیدہ و دانستہ: مراد جان بوجھ کر)(راز و نیاز: مراد پوشیدہ بات)(راہ و رسم: مراد رواج)(رعیت و سپاہ: مرادرعایا)(رنج ومحنت: مراد تکلیف)(زمین وآسمان: مرادکائنات)(زیروزبر: مرادگرفتار کرنا)(زیروزبر: مرادفتح کرنا)(سوغات وتحفہ: مراد

تحفہ)(شان وشوکت: مرادکروفر)(عزت وحرمت: مراداحترام)(عقل وشعور: مرادسمجھ)(عقل وہوش: مرادحواس)(عیش وطرب: مرادنشاط)(عیش وعشرت مرادنشاط)(غل وشور: مراداونچی آواز)(کسب وفن: مرادہنر)(گفت و شنید: مرادبات چیت)(لباس و پوشاک: مرادکپڑے)(لیل ونہار: مرادزمانہ)(مال واموال: مرادہرچیز)(مال و خزانے: مراددولت)(منت وزاری: مرادعاجزی)(ناز ونعمت: مرادلاڈ پیار)(نالہ وزاری: مرادرونا)(نام ونشان :مرادپتہ)(ننگ وناموس: مرادعزت)

(ج)

(انگشت بدنداں: مرادحیران ہونا)(برانداز: مرادبربادکرنے والا)(بہ خوشی وخاطرجمعی: مرادخوشی سے)(بہ خیروعافیت: مراد سکون سے)(بہ خیروعافیت: مرادخیریت سے)(سربگریباں: مرادفکرمند، نادم)(سردرگریباں: مرادفکرمند، نادم)

(د)

(دارالمحن: رنج کا گھر، مراددنیا)

(ھ)مرکب تشبیہی مراد بیانی:

اپنا سا: مقابل۔خودجیسا۔

آفتاب داغ: تم کو چاہا تو خطا کیا ہے بتا دو مجھ کو — دوسرا کوئی تو اپنا سا دکھا دو مجھ کو

پٹاخوں کی طرح: جس طرح پٹاخہ چھوڑتے ہیں۔

یادگارداغ: غنچے چٹک رہے ہیں پٹاخوں کی طرح سے — شادی ہے کیا چمن میں عروس بہار کی

رسوائی سی رسوائی: حد سے زیادہ بدنامی۔

آفتاب داغ: ہائے دنیا تو کہاں وہ عیب پوشی اب کہاں — عرصۂ محشر میں رسوائی سی رسوائی ہوئی

۴۔ناتمام یانیم جملہ مرادِ بیانی: اس میں بھی حروف کی قسموں کے لحاظ سے الگ الگ نام رکھے جاسکتے ہیں۔

(الف) کا۔کے۔کی

(آتش کا پرکالہ: مرادآگ کا ٹکرا، شریر، چالاک)(آٹے کی آپا: مرادبھولی بھالی عورت)(آستین کا سانپ: مرادمطلبی دوست ،دوست نما پوشیدہ دشمن)(آفت کا پر کالہ: مراد خطرناک، چالاک)(آفت کی پُڑیا: مراد شریر بچہ، چالاک عورت)(آگ کا پرکالہ: مرادہوشیار)(آنکھوں کا تارا: مراد پیارا، جان سے عزیز، لاڈلا بیٹا)(اب کے پھر: مراداس دفعہ)(اتارے کا جھونپڑا: مرادمسافرخانہ)(الٹی کھوپڑی کا: مرادکج فہم، بے وقوف)(اللہ میاں کی بھینس: سیاہ رنگ کا ایک کیڑا جو بہت سخت جان ہوتا ہے مرادسیاہ فام موٹا آدمی)(اُلّو کی دم فاختہ: مرادبے وقوف)(اندرکا اکھاڑا: مراد محفلِ نشاط، مجلسِ عیش)(انڈے کا شہزادہ: مرادوہ جوگھر سے باہرنہ نکلے)(باتوں کا دھنی: مرادبہت باتیں کرنے والا)(بچوں کا کھیل: مرادآسان کام)(بزرگوں کا ٹھیکرا: مرادموروثی مکان)(بس کی گانٹھ: مرادفسادی آدمی)(بندر کی آشنائی: مرادبے مروّت کا یارانہ)(بھاڑے کا ٹٹو: مرادکرائے کا گھوڑا)(پانی کا بلبلہ: مرادجلدختم ہوجانے والا، بے حقیقت)(پانی کے مول: مرادمفت، بہت سستا)(پتھر کی لکیر: مرادپختہ بات)(پیٹ کا ہلکا: مرادجوراز پوشیدہ نہ رکھ سکے، کم ظرف)(پیٹ کا کُتّا: مرادبندۂ شکم، نہایت لالچی)(پیٹ کی آگ: مرادماں کی مامتا)(تھالی کا بینگن: مرادزمانہ ساز، غیرمستقل مزاج)(تقدیر کا بدا: مرادقسمت کا لکھا)(تلوار کا کھیت: مرادمیدانِ جنگ)(جان کا جنجال: مراد مصیبت)(جلے پاؤں کی بلی: مرادگھرگھر پھرنے والی عورت)(چڑیا کا دودھ: مرادناممکن بات۔ایسی بات جس کا کوئی

وجود نہ ہو)(چوتھی کی دلہن: نئی دلہن ۔مراد وہ عورت جو بہت بنی ٹھنی رہے)(چودھویں کا چاند: مراد بہت خوبصورت)(چولی دامن کا ساتھ: مراد ہر وقت کا تعلق)(خاک کا پتلا: مراد انسان)(خاک کے مول: مراد بہت کم قیمت پر، مفت)(خالہ جی کا گھر: مراد کام کو آسان سمجھنا)(خدا واسطے کا بیر: مراد خواہ مخواہ کی دشمنی)(خدائی کا جھوٹا: مراد بہت جھوٹا)(خواب کی باتیں: مراد ناممکن باتیں)(خون کا پیاسا: مراد جانی دشمن)(دل کا غبار: مراد رنج و غم، غصہ)(دور کی سوجھی: مراد کوئی باریک بات ذہن میں آئی)(دُھن کا پورا: مراد ادارے کا پکا)(دیوانے کا خواب: مراد بے حقیقت بات)(رات کی رات: مراد صرف ایک رات)(ریشم کی گانٹھ: مراد مضبوط گرہ)(سناٹے کا عالم: مراد خاموشی، سکوت)(سوڈے کا جوش رسوڈے کا اُبال: مراد عارضی یا وقتی جوش وخروش)(شمشیر کا کھیت: مرادمیدانِ جنگ، جہاں لاشیں ہی لاشیں ہوں)(شہد کی چھری: مراد دوست نما دشمن)(شیطان کی آنت: مراد بہت لمبا)(عیش کا بندہ: مراد عیاش ،آرام طلب)(قاعدے کی بات: مراد اچھی بات، دستور کی بات)(قسمت کا دھنی: مراد خوش قسمت)(کاٹھ کا اُلو: مراد بے عقل، بے وقوف)(کان کا کچا: مراد سنی سنائی بات پر یقین کر لینے والا)(کتاب کا کیڑا: مراد ہر وقت پڑھنے والا آدمی)(کولھو کا بیل: مراد بہت محنتی)(کوئی دن کا مہمان: مراد چند دن جینے والا)(کہنے کی باتیں: مراد ایسی باتیں جن پر عمل کرنا ممکن نہ ہو)(گفتگو کا چراغ: مراد گفتگو کا ماہر، بیان کی قدرت رکھنے والا)(گلے پڑے کا سودا: مراد زبردستی کا سودا)(گنبد کی صدا: مراد واپس سنائی دینے والی آواز، جیسا کہنا ویسا ہی سننا)(گونگے کا خواب رسپنا: مراد کچھ سمجھ میں نہ آنے والی بات)(لے دے کے: مراد صرف)(مٹی کے مادھو: مراد بے عقل، بدھو)(مٹی کے مول :مراد بہت کم قیمت پر، مفت)(مجذوب کی بڑ: مراد بے حقیقت بات، بکواس)(مطلب کا یار: مراد خود غرض دوست)(معرکے کا آدمی: مراد دلیر اور بہادر آدمی۔)(منہ دیکھے کی محبت: مراد ظاہری، سامنے کی)(ہتھیلی کا پھپھولا: مراد تکلیف دینے والا)(ہر پھر کے: مراد بالآخر)

اب کا: اس زمانے کا۔ موجودہ۔ اس وقت کا۔ حال کا۔

مہتاب داغ: جرم تھا پیشتر تغافل بھی حال جب کا کہوں کہ میں اب کا

اب کے: حال کے۔ ابھی کے۔

ضمیمۂ یادگارِ داغ: گالوں پہ تھے کچھ نیل کے دھبے مری شامت پوچھا یہ نشاں کب کے ہیں کہنے لگے اب کے

اپنے مطلب کی: خود غرض۔ سب سے الگ رہنا۔

گلزارِ داغ: بیگانہ یہاں ہر ایک یگانہ دیکھا اپنے مطلب کا سب زمانہ دیکھا

آتش کا پرکالہ: آگ کا ٹکڑا۔ سر بسر آگ۔

یادگارِ داغ: بچائے جان کیوں کر تجھ سے تیرا چاہنے والا نگہ آفت کا پرکالہ تو رُخ آتش کا پرکالہ

اُجاڑ کا: ویرانے کا۔

یادگارِ داغ: قیس تھا اک اُجاڑ کا وحشی کوہ کن آدمی پہاڑی تھا

آخور کی بھرتی: کوڑا کرکٹ۔ معمولی چیز۔

یادگارِ داغ: لطف جب شعر کا ہے لطف سے خالی نہ رہے اس میں بھرتی ہو تو آخور کی بھرتی نہ رہے

آستین کا سانپ: ظاہر اور دوست باطن میں دشمن۔

دوستی دشمن جتاتا ہے مجھے آستیں کے سانپ سے ڈرتا ہوں میں

آفت کے مارے: مصیبت زدہ۔

گلزارداغ: کرے انصاف دُنیا میں اگر آفت کے ماروں کا ‏ بنے خود آسماں پھاہا تمھارے دل فگاروں کا

آفت کی: انتہا درجہ کی۔ بہت زیادہ۔

یادگارداغ: لگاوٹ میں بھی اُکھڑی اُن سے اک آفت کی لیتا ہے ‏ اُپچ لیتا ہے جب یہ دل نئی صورت کی لیتا ہے

آفت کا پرکالہ: آفت کا ٹکڑا۔ سر بسر آفت۔

یادگارداغ: بچائے جان کیوں کر تجھ سے تیرا چاہنے والا ‏ نگہ آفت کا پرکالہ تو رُخ آتش کا پرکالہ

اگلے وقتوں کی: پرانے زمانے کی۔

یادگارداغ: ناصح پیر ہے پُرانا گھاگ ‏ اگلے وقتوں کی بات کرتا ہے

آنکھوں کا اندھا: نابینا۔

ضمیمۂ یادگارِداغ: آپ کے چاہِ ذقن سے دل نہ نکلے گا کبھی ‏ یہ کنویں میں گر پڑا آنکھوں کا اندھا دیکھئے

اوندھی پیشانی کا آدمی: الٹی سمجھ کا۔ بے وقوف۔

یادگارداغ: ہم نے دیکھا ہی نہیں ناصح سا کوئی بے وقوف ‏ اوندھی پیشانی کا اوندھی کھوپری کا آدمی

اوندھی کھوپری کا: الٹی سمجھ کا۔ بے وقوف۔

یادگارداغ: ہم نے دیکھا ہی نہیں ناصح سا کوئی بے وقوف ‏ اوندھی پیشانی کا اوندھی کھوپری کا آدمی

آئینہ کی شکل: آئینہ کی طرح حیران ہونا۔ حیرت میں آنا۔

گلزارداغ: آنکھ کے ملتے ہی باہم چھا گئیں حیرانیاں ‏ آئینے کی شکل یاں عالم وہاں تصویر کا

آئے دن کا: روز روز کا۔

یادگارداغ: روز آنے لگی شب فرقت ‏ یہ بُرا آئے دن کا جھگڑا ہے

آئے گئے کا سودا: قریب مرگ ہونا۔

مہتاب داغ: دیکھ کہتے ہیں اسے آئے گئے کا سودا ‏ ہم ترے آتے ہی سو جان سے قربان گئے

آئی گئی کا سودا: سانس آیا آیا نہ آیا۔

ضمیمۂ یادگارِداغ: تیرے بیمار میں رہا کیا ہے ‏ اب تو آئی گئی کا سودا ہے

ایک جہاں کی تکلیف: تمام دنیا کی مصیبت۔

یادگارداغ: بیان کس سے کریں اپنی جان کی تکلیف ‏ ہماری جان یہ ہے اک جہان کی تکلیف

بات کا چھینٹا: فریب دنیا۔ چاپلوسی کرنا۔ ذرا سی بات۔ تھوڑا سا ذکر۔

گلزارداغ: سنا کلام جو رندوں کا شیخ چکرایا ‏ وہاں تو بات کا چھینٹا بھی بے شراب نہ تھا

بات کی بات میں: آناً فاناً۔ بیکار۔

یادگارداغ: جب شب وصل ان سے بات چلی ‏ بات کی بات ہی میں رات چلی

بانکے کا بانا: لباس ہتھیار۔ وردی۔ ایک چیز جو بانکے اپنے پاؤں میں پہنچتے ہیں۔

یادگارداغ: جگر پر داغ سینہ پر نشان ہے ان کے چھلّے کا ‏ یہ ہی عاشق کا تمغہ ہے یہی بانکے کا بانا ہے

برچھی کی بھال: برچھی کی انی۔ نیزے کا پھل۔

گلزارداغ: ظالم کھنچ آئے گا مرا دل بھی سناں کے ساتھ ‏ سینے سے دیکھ بھال کے برچھی کی بھال کھینچ

برابر کا شریک: آدھا آدھا حصہ لینے والا۔

مہتاب داغ: میں بُرائی میں بھی ہو جاتا برابر کا شریک میری قسمت سے سوا بگڑی ہوئی ہے خوئے دوست

برچھی کی انی: برچھی کی نوک۔

مہتاب داغ: کیا ہے میں نے ضبطِ آہ جس دم انی برچھی کی سینہ میں گڑی ہے

بِس کا گانٹھ: زہر کی پوٹلی۔

یادگار داغ: مار رکھتی دل کو اس کی گانٹھ ہے زلف کی بھی گانٹھ بِس کی گانٹھ ہے

بسم اللہ کا گنبد: محفوظ جگہ۔ امن و امان کی جگہ۔

یادگار داغ: پھونک دیں گے ایک دم میں یہ شرارے آہ کے آسماں رہتا ہے کیا گنبد میں بسم اللہ کے

بوندوں کی پھوہار: ہلکی ہلکی ننھی ننھی بوندیں پڑنا۔

مہتاب داغ: کہیں بادل کی گرج ہے کہیں بجلی کی کڑک کہیں بوندوں کی پھواریں ہیں برستی جھم جھم

بہلی کی سواری: پردہ کی دو پہیہ کی گاڑی۔ جس میں بیلوں کی جوڑی جوتی ہو۔

یادگار داغ: ڈال کر پردہ گئے سیر کو تم پردے میں خوب بہلی کی سواری میں طبیعت بہلی

پانی کی پوٹ: بالکل پانی ہی پانی۔

یادگار داغ: ہوئی ہے مردمک مانند ماہی پپوٹے آنکھ کے پانی کی ہیں پوٹ

پازیب کی جھنکار: ایک قسم کا زیور ہوتا ہے، پاؤں میں پہننے کا۔ اس کی آواز۔

یادگار داغ: فتنہ برپا کر رہی ہے آپ کی رفتار بھی پھر قیامت خیز ہے پازیب کی جھنکار بھی

پردے کی بات: راز۔ پوشیدہ بات۔

یادگار داغ: شرماؤ گے وہ سن کے جو گذری ہیں رات کو کہہ دوں گا میں پکار کے پردے کی بات کو

پوتڑوں کے امیر: پیدائشی امیر ہونا۔ پشتینی امیر ہونا۔

یادگار داغ: نہ ملا غدر میں کفن بھی انھیں وہ جو کہ تھے پوتڑوں کے امیر

تینچے کی پیچک: جس تینچہ کی نال پیچدار ہو اس کو پیچک کہتے ہیں یعنی پیچدار تینچہ۔

یادگار داغ: وہ اس ٹھاٹ سے آتے ہیں رہگذر میں تینچے کی پیچک ہے نازک کمر میں

تقدیر کا چکر: مقدر کا پھیر: قسمت کی گردش۔

گلزار داغ: بھولے بھٹکے جو ترے گھر میں چلے آتے ہیں اپنی تقدیر کے چکر میں چلے آتے ہیں

تلوار کا پانی: تلوار کی تیزی۔ برش۔ دھار۔

ضمیمۂ یادگارِ داغ: سخت جاں پر شرم سے منہ پھر گیا تلوار کا یہ پسینہ ہے کہ پانی ہے تری تلوار کا

تلوار کا گھاؤ: تلوار کا زخم۔

ضمیمۂ یادگارِ داغ: داورِ محشر کو اے قاتل دکھانا ہے مجھے زخم ہے یہ تیر کا یہ گھاؤ ہے تلوار کا

تلوار کا گھاٹ: کارخانہ۔

یادگار داغ: گھاٹ دونوں کے خوش اسلوب ہیں دونوں یکتا جوہر و آب کو یہ مشکل کہ بحر امواج

تنکے کا سہارا: تھوڑی سی مدد۔

گلزار داغ: یقین اے دل نہ کر تو اس کے مژگاں کے اشارے کا بھروسہ کیا ارے نادان تنکے کے سہارے کا

تھکا ماندہ راہ کا: راستہ کا ہارا ہوا۔ تھک کے چور ہو کر منزلیں طے کئے ہوئے۔

یادگارداغ: آتا ہے اب تو ضعف میں آنسو بھی اس طرح جیسے مسافر آئے تھکا ماندہ راہ کا

ٹھوکر کا: بہت حقیر۔

گلزارداغ: دھوم ہے حشر کی سب کہتے ہیں یوں ہے یوں ہے فتنہ ہے اک تری ٹھوکر کا مگر کچھ بھی نہیں

ٹھکانے کا: قرینے کا۔ اچھے ڈھب کا۔

آفتاب داغ: سمائیں اپنی نگاہوں میں ایسے ویسے کیا رقیب ہی سہی ہو آدمی ٹھکانے کا

جان کا جنجال: زندگی کے لئے مصیبت۔

ضمیمۂ یادگارِداغ: پہنچا ہوں مجازی سے حقیقت کو بھی لیکن کب عشق مری جان کا جنجال نہ نکلا

جان کے: ارادہ سے۔ دانستہ۔

گلزارداغ: آنسو نہ پئے جائیں گے اے ناصح ناداں ہیرے کی کنی جان کے کھائی نہیں جاتی

جب کے: پچھلے زمانے کا۔ گذرا ہوا۔

مہتاب داغ: جرم تھا پیشتر تغافل بھی حال جب کا کہوں کہ میں اب کا

جب کا: اس وقت کے۔

ضمیمۂ یادگارِداغ: کیا سخت گھڑی تھی کہ مری آنکھ لڑی تھی یہ درد یہ آزار یہ آلام ہیں جب کے

جہاں کا چکر: دنیا بھر میں پھرتے پھرنا۔

آفتاب داغ: نہیں ہے موت سے کم اک جہان کا چکر جناب خضر یونہی انتقال کرتے ہیں

حسرت کے مارے: مایوس۔ حسرت زدہ۔

گلزارداغ: سنو افسانۂ فرہاد دیکھو قصۂ مجنوں غرض کیا تم کو پوچھو حال ہم حسرت کے ماروں کا

حسرتوں کی پوٹ: مایوسیوں کی گٹھری۔

مہتاب داغ: جہاں سو حسرتوں کی پوٹ ہے اب یہیں اک شخص کی تربت کبھی تھی

خدائی کا مارا: آوارہ۔ ہر جگہ سے راندہ ہوا۔

گلزارداغ: مدت ہوئی کہ داغ کو سنتے تھے سوئے دیر کیا جانے وہ خدائی کا مارا کہاں ہے اب

دستار کے پیچ: پگڑی کی بندش۔

اللہ اللہ وہ جوانی اور پھر وہ بانکپن خوشنما ہیں پیچ کیا اس لٹ پٹی دستار کے

دل کا عالم: دل کی حالت۔

گلزارداغ: بن گئی فرقت میں جو کچھ اپنے جی پر بن گئی ہو گیا جو کچھ ہمارے دل کا عالم ہو گیا

دل کی لاگ یا لگن: محبت۔ دل کی لگی۔

گلزارداغ: لاگ نے دل کی کھو دیا سب سے اسی کم بخت کا خیال رہا

دل کی لگی: محبت۔ عشق۔

ضمیمۂ یادگارِداغ: دل کی لگی ہوئی بھی کوئی دل لگی ہوئی بجھتی نہیں بجھائے سے ایسی لگی ہوئی

دل کا لگاؤ: محبت۔ دلچسپی۔

یادگارداغ: دل کا لگاؤ غیر سے کچھ دل لگی نہیں دم لو، تمھیں بھی اس کے مزے آتے جاتے ہیں

دل کی (لگن) جلن: دل کی آگ۔

مہتاب داغ: پر پروانہ جھلے پھولوں کا پنکھا ایسا — کہ مٹے شمع کی بھی دل کی لگن دل کی جلن

رنگ کا: طرح کا۔ ڈھب کا۔

آفتاب داغ: روئے ہم یاس میں اس رنگ کا رونا کیسا — پانی ہو ہو کے بہا خون تمنا کیسا

روز کی جھک جھک: ہر دم کی دانتا کل کل۔ روز کی خفگی لڑائی۔ بک بک۔

مہتاب داغ: سنتا ہوں کہ ناصح کی زباں بند ہوئی ہے — ہر روز کی جھک جھک سے مرا ناک میں دم تھا

روز کے سلامی: روزانہ سلام کو آنے والے۔

مہتاب داغ: جب غیر کوئی آئے بے شبہ اس کوٹو کے — ہم روز کے سلامی کیوں کھائے ہم پہ دھو کے

رہ رہ کے: ذرا ذرا دیر میں۔

مہتاب داغ: رہ رہ کے یاد آتے ہیں اپنے ستم انھیں — ہوتے ہیں دل ہی دل میں پشیماں کبھی کبھی

زمانے کے: اپنے وقت کے۔ دنیا بھر کا۔

یادگار داغ: وہ فیاض حاتم زمانے کے ہیں — اللے تللے خزانے کے ہیں

سانپ کی پھنکار: سانپ کی آواز۔

یادگار داغ: زلف پیچاں میں مرے دل کی صدا — کم نہیں ہے سانپ کی پھنکار سے

سہاگ کا وقت: محبت جو زن وشوہر میں ہو۔ ناز و نیاز جو خاوند بی بی میں ہوتا ہے۔

یادگار داغ: کرتے ہو شکوے تم سہاگ کے وقت — بھیرویں گاتے ہو بھاگ کے وقت

شام کا نکلا: سر شام سے گیا ہوا۔

مہتاب داغ: یہ سنا ہے کہ اب وہ ہرجائی — صبح آتا ہے شام کا نکلا

طور طور کی: ڈھنگ ڈھنگ کی۔

گلزار داغ: آزردگی جو دل سے نہ ہو تو گلہ نہیں — رنجش بھی اک ادا مگر طور طور کی

غضب کا: آفت بھرا۔ مصیبتیں سر لینے والا۔

گلزار داغ: بہر نظارہ چلا ہے کوچۂ قاتل میں داغ — کس بلا کا ہے کلیجہ کس غضب کا دیدہ ہے

غلام کی صورت: مکروہ صورت۔ بری شکل۔

یادگار داغ: ہو گرچہ بادشاہ رقیب سیاہ رو — خالق مگر بنائے نہ صورت غلام کی

قیامت کی: بے انتہا۔ بے حد۔

گلزار داغ: وعدے پہ میری ان کی قیامت کی ہے تکرار — اور بات ہے اتنی کہ ادھر کل ہے ادھر آج

کالوں کا کھیت: وہ زمین جہاں کالے سانپ بکثرت ہوتے ہیں۔

آفتاب داغ: ہر ایک مار سیہ زلف و گیسو کا کل — تمھارے بال ہیں یا کھیت ہے یہ کالوں کا

کب کے: کس وقت کے۔

ضمیمۂ یادگارِ داغ: سن سن کے مرا حال وہ بولے تو یہ بولے — یہ جھگڑے ہیں کس وقت کے یہ قصے ہیں کب کے

کتنوں کا: کتنے کی جمع ہے۔ بہتوں کا۔

ضمیمۂ یادگارِ داغ: خون کتنوں کا پیا ہے تیغ مے آشام نے — وزن سیروں بڑھ گیا قاتل تری تلوار کا

کسی کے حق کا: حصہ کا۔

گلزار داغ: رکھنا الگ بچا کے رقیبوں سے اے فلک آزار میرے حق کا جفا میرے نام کی

کسی کے نام کی: حصہ کی۔ کسی کے لئے مخصوص۔

گلزار داغ: رکھنا الگ بچا کے رقیبوں سے اے فلک آزار میرے حق کا جفا میرے نام کی

کس عذاب کا؟: کس مصیبت کا۔ کس تکلیف کا۔

مہتاب داغ: روزہ رکھیں نماز پڑھیں حج ادا کریں اللہ یہ ثواب بھی ہے کس عذاب کا

کس قیامت کے؟: کس بلا کے؟ کس غضب کے؟

مہتاب داغ: خط میں لکھے ہوئے رنجش کے کلام آتے ہیں کس قیامت کے یہ نامے مرے نام آتے ہیں

کسی کی آئی: کسی دوسرے کی موت۔

مہتاب داغ: اجل روزِ جدائی کیوں نہ آئی کسی کی مجھ کو آئی کیوں نہ آئی

کوئی دم کی دم میں: تھوڑی ہی دیر میں۔

یادگار داغ: داغ گھبراؤ نہیں اب کوئی دم کی دم میں لو مبارک ہو ترقی کی بھی ساعت آئی

کوئی (دم) دن کے: تھوڑی مدت کے۔

مہتاب داغ: ہیں نغمہ مرغان خوش الحان کوئی دم کے ہیں رنگ بہار شمنستاں کوئی دن کے

گناہوں کی پوٹ: بہت زیادہ گناہ۔ کثرت معصیت۔

یادگار داغ: عدم کو لے کے یہ بار گراں چلا ہوں میں کہ میرے سر پہ گناہوں کی پوٹ بھاری ہے

گھاٹ اتارے کا: دریا سے کنارے پر آنے کی جگہ۔

گلزار داغ: تری شمشیر پرخم نے ہزاروں سر اتارے ہیں یہ ہی تو گھاٹ ہے بحر محبت کے اتارے کا

گھاس کا پولا: گھاس کی گٹھی۔

یادگار داغ: گھاس کے پولے کی صورت خشک ہیں سب ہڈیاں ناتوانوں کا تمھارے عشق میں یہ حال ہے

گھر کے دھندے: کام کاج۔ گھر کے انتظام کے بکھیڑے۔

آفتاب داغ: جنوں کی خانہ خرابی سے اب کہاں فرصت پھنسا ہوا ہے یہ دن رات گھر کے دھندوں میں

لاکھوں من کے: بہت بھاری بھرکم۔ باوقار۔

آفتاب داغ: سبک ہو جائیں گے گر جائیں گے وہ بزمِ دشمن میں کہ جب تک گھر میں بیٹھے ہیں تو لاکھوں من کے بیٹھے ہیں

لے دے کے: کر دھر کے۔ سب کچھ کرنے کے بعد۔

گلزار داغ: جنوں کے ہاتھ سے تار نفس بچائے خدا رہا سہا یہ ہی لے دے کے تار باقی ہے

کیا جان کسی کی: کیا طاقت کسی کی۔ کیا مجال کسی کی۔

مہتاب داغ: کیا جان کسی کی ہے نظر بھر کے جو دیکھے انداز پھر اس دلبر طناز کا انداز

منہ دیکھے کی!: ظاہر داری کی۔

آفتاب داغ: آئینہ ہی اب رہنے لگا آپ کے آگے کہہ سکتے ہیں منہ دیکھے کی الفت نہیں جاتی

مینہ کی بوچھار: ہوا کے زور سے بارش کے تیزی سے گرنے والے چھینٹے۔

یادگار داغ: ٹھیرو، دم لو، چاہیے اس وقت میں کچھ آڑ بھی تیز چلتی ہے ہوا بھی مینہ کی ہے بوچھاڑ بھی

ناحق کا: بلا وجہ۔

یادگارداغ: روٹھے کو مناتے ہیں وہ پیار سے یہ کہہ کر تیری تو یہ عادت ہے ناحق کا گلا کرنا

نظر گذر کے لئے: اُتار دینا۔صدقہ اُتارنا کہ بری نظر کا اثر نہ ہو جائے۔

فریادداغ: تجھ سے رونق نہیں ہے گھر کے لیے رکھ لیا ہے نظر گذر کے لیے

نگاہوں کی بانک:

یادگارداغ: لڑتی ہے کیا چھری کٹاری سے بانک دیکھو تو ان نگاہوں کی

نیند کے ماتے: آنکھوں میں نیند بھری ہونا۔

مہتاب داغ: سر اٹھاؤ تو سہی آنکھ ملاؤ تو سہی نشۂ مے بھی نہیں نیند کے ماتے بھی نہیں

ہاتھ کا سچا: ایماندار۔دیانت دار۔

گلزارداغ: ترے دستِ حنائی میں بھی ہے چور کسی کو ہاتھ کا سچا نہ پایا

ہار کے: آخرکار۔جب کچھ بن نہ آئی۔

مہتاب داغ: بچتی تھی دختِ رز کی نہ حرمت کسی طرح یہ نیک بخت ہار کے قاضی کے سر ہوئی

(ب) پر

(ارد پر سفیدی: مراد بہت کم) (پتھر پر لکیر: مراد نہ مٹنے والی چیز) (سر آنکھوں پر: مراد دل و جان سے) (سونے پر سہاگہ: مراد اچھائی پر اچھائی) (کس برتے پر؟ کس گھمنڈ پر) (ہماری بات ہم پر: مراد جو بات کوئی کرے اسی پر وہ بات لوٹا دینا)

ایک پر ایک: اوپر تلے۔لگاتار۔متواتر۔سلسلہ بہ سلسلہ۔

گلزارداغ: ساقیا ابر ہے دے جام شراب ایک پر ایک آج محفل میں گرے مست شراب ایک پر ایک

ایک رنگ پر: یکساں۔ایک ہی حالت میں محفل کا گرم ہونا۔

گلزارداغ: قصیدہ پریوں کا جمگھٹ اور حسینوں کا مجمع ہے کیا ایک رنگ پر ہے یہ جشن شہانہ آج

برتے پر: بھروسہ پر۔

یادگارداغ: یہ نزاکت کیوں اسی برتے پہ دعویٰ قتل کا کھول دو خنجر کمر سے پھینک دو شمشیر بھی

پر اتنا: بس یہ۔لیکن اس قدر۔

گلزارداغ: کچھ نہ ہو تیری محبت میں پر اتنا ہو جائے کہ تری بدمزگی مجھ کو گوارا ہو جائے

پرائے برتے پر: دوسرے کے سہارے پر۔

یادگارداغ: وہ ہو گئے ہیں طرف دار کیوں نہ اترائیں غرور کرتے ہیں دشمن پرائے برتے پر

سر آنکھوں پر: قبول و منظور۔بسر و چشم۔دل و جاں سے۔

گلزارداغ: بزم اغیار کا ظاہر ہے اثر آنکھوں پر مہربان آپ کی خفت مرے سر آنکھوں پر

(ج) میں

(ایسے میں: مراد ان حالات میں) (بتیس دانتوں میں زبان: مراد دشمنوں میں گھرا ہوا) (چٹکی بجاتے میں: مراد بہت جلد) (چشم زدن میں: مراد فوراً، پل بھر میں) (رنگ میں بھنگ: مراد مزے میں خرابی) (لینے میں نہ دینے میں: مراد بے تعلق ہونا) (ہنسی ہنسی میں: مراد دل لگی میں)

اپنے حق میں: اپنے واسطے۔اپنے لئے۔

فریادداغ: اپنے حق میں یہ زہر گھول لیا　　طعنے دے دے کے رنج مول لیا

اڑے تھُڑے میں: مصیبت کے وقت۔مشکل پیش آنے پر۔

یادگارداغ: کریں نہ قدر جو دل کی تو اور کس کی کریں　　اڑے تھُڑے میں ہمارے یہ کام آتا ہے

آن کی آن میں: آناً فاناً۔ایک لمحہ میں۔ذرا سی دیر میں۔

مہتاب داغ: رخنہ گروہ ہو تو محشر کا تماشا کیسا　　آن کی آن میں سب کھیل بکھر جائے گا

آنکھوں میں خاک: چشم بددور۔خدا نظر بد سے بچائے۔

مہتاب داغ: آدمی کو بُری نظر سے نہ دیکھ　　اے فلک خاک تیری آنکھوں میں

آنکھوں آنکھوں میں: صرف نگاہ سے کام لے کر۔نظروں نظروں میں آنکھ کے اشارے سے۔

مہتاب داغ: آنکھوں آنکھوں میں کیا اس نے مرا کام تمام　　شکر ہے کشتۂ اندازِ تغافل نہ ہوا

ادل میں: ضمانت۔یرغمال۔کسی چیز کی عوض چیز کو امانت رکھ دینا۔

یادگارداغ: آنے کا وعدہ کرتے ہو کیا اس کا اعتبار　　بلوا دو اپنی ادل میں میرے رقیب کو

بات بات میں: ہر ایک بات میں۔

ضمیمۂ یادگارِداغ: یہ بات بات میں کیا نازکی نکلتی ہے　　دبی دبی ترے لب سے ہنسی نکلتی ہے

بیچوں بیچ میں: بالکل درمیان میں۔

یادگارداغ: پار ہو کشتی ہماری کس طرح　　جب بھنور پڑتا ہے بیچ و بیچ میں

پل بھر میں: ایک لمحہ میں۔

یادگارداغ: دلی کے غدر میں بھی کیا انقلاب دیکھا　　آنکھوں کے دیکھتے ہی پل بھر میں کچھ کا کچھ تھا

پلک جھپکنے میں: اتنے تھوڑے وقفہ میں کہ پلک جھپک جائے۔ذرا سے لمحہ میں۔

یادگارداغ: اس نے جب آنکھ سے ملائی آنکھ　　لے گیا دل پلک جھپکنے میں

پل مارتے میں: پلک مارنے میں۔ذرا سی دیر میں۔فوراً طرفۃ العین میں۔

یادگارداغ: تیغِ نگاہ یار نے میدان کر دیا　　پل مارنے میں مار لیا ہے ہزار کو

پوٹلی میں: بقچہ میں۔گٹھری میں۔

یادگارداغ: ہم کو پتہ ملا ہے کرائے محتسب تلاش　　زاہد کی پوٹلی میں ہے بوتل شراب کی

جنگل میں منگل: ویرانے میں چہل پہل ہونا۔

یادگارداغ: شیروں کا بن تھا جنگل جنگل میں اب ہے منگل　　بھر دی شکار کر کے کیا صیدگاہ دیکھو

حق میں: واسطے۔لئے۔

یادگارداغ: تمہی نکالو گے چن چن کے تم سے ہے امید　　ہمارے حق میں جو کانٹے رقیب بوتا ہے

دھندلکے میں: کچھ رات اور کچھ دن۔کسی قدر اندھیرا باقی رہے اس وقت۔

یادگارداغ: دم رخصت تم آنچل میں مرا دل باندھ لے جانا　　ابھی تو رات باقی ہے چلے جانا دھندلکے میں

کسی کے حق میں: کسی کے واسطے۔

گلزارداغ: عدوئے نیش زن کی آپ سنتے ہیں وہ کہتا ہے　　کہ جب آنا اسے کانٹے ہمارے حق میں بو جانا

کئی باتوں میں: چند واقعات میں۔

آفتاب داغ: یہ بھی تم جانتے ہو چند ملاقاتوں میں آزمایا ہے تمھیں ہم نے کئی باتوں میں

گھڑی میں: کسی وقت کچھ کسی وقت کچھ۔ایک بات پہ قائم نہ رہنا۔

گلزار داغ: تلون اس قدر اے داغ پھر یہ صبر کے دعوے گھڑی میں توبہ کرتے ہو گھڑی میں دم نکلتا ہے

(د) سے

(آنے سے رہے: مراد آتے نہیں) (پہاڑسی راتیں: مراد بہت لمبی راتیں) (حلوے مانڈے سے کام: مراد مطلب پرستی شکم کی خاطر) (میری پیزار سے: مراد مجھے پروا نہیں) (میری جوتی سے: مراد مجھے پروا نہیں)

آپ سے دور، آپ کی جان سے دور: آپ کو نقصان نہ پہنچے۔آپ کو خدا بچائے۔

گلزار داغ: داغ کہتے ہیں جنھیں دیکھئے وہ بیٹھے ہیں آپ کی جان سے دور آپ پہ مرنے والے

اب سے دور: دوراز حال۔خدانکردہ کے محل پر یہ محاورہ بولا جاتا ہے یعنی جو واقعہ بیان کیا جاتا ہے وقوع میں نہ آئے۔

یادگار داغ: سوال وصل پر یوں اس نے ٹالا مجھ کو ہنس ہنس کر یہاں ہے پاک محبت اب سے دور ایسا نہیں ہوتا

اٹکل سے: انداز سے۔

مہتاب داغ: پیمانے کی حاجت نہیں مجھ تشنۂ مے کو اے پیرِ مغاں تو مجھے اٹکل سے پلا دے

اُوپری دل سے: ظاہراطور پر۔دکھانے کو۔

مہتاب داغ: وہ جب اوپری دل سے کرتے ہیں وعدہ تو کھاتی ہے پلٹے زباں کیسے کیسے

اوپری دل سے: ظاہراطور پر۔ناگواری سے۔دکھاوے کو۔

مہتاب داغ: اوپری دل ہی سے اس دل کے خریدار بنو جس کو تم لوگے اسی چیز کو دنیا لے گی

ایک صورت سے: ایک ہی رنگ میں۔یکساں۔

فریاد داغ: گذرے اوقات عیش عشرت سے دو مہینے تک ایک صورت سے

بُری آنکھ سے: نفرت کی نظر سے۔

مہتاب داغ: میری تصویر بھی وہ دیکھتے ہیں کس بُری آنکھ کس بُرے دل سے

بڑے دل سے: ناگواری سے۔

مہتاب داغ: میری تصویر بھی وہ دیکھتے ہیں کس بُری آنکھ کس بُرے دل سے

بڑے دماغ سے: بہت تکبر سے۔بڑی شان سے۔

آفتاب داغ: بتوں نے ہوش سنبھالا جہاں شعور آیا بڑے دماغ بڑے ناز سے غرور آیا

بلا سے: پروا نہ ہونا۔نقصان نہ ہونا۔اچھا ہونا۔مناسب ہونا۔

گلزار داغ: بلا سے دعویٰ الفت نہ پیش کرتے ہم ملے ہوئے ہیں جو دشمن سے وہ گواہ ملے

پہلوؤں سے: بھانوں سے۔

آفتاب داغ: دن پہلوؤں سے ٹال دیا کچھ نہ کہہ سکے ہر چند ان کو وصل کا اقرار ہی رہا

خیر سے: بھلے کو۔بڑی اچھی بات ہے تھا نا یہ بھلائی کا جملہ کہا جاتا ہے۔

گلزار داغ: میرے ہی جوش طبیعت نے اٹھائے ہیں فساد خیر سے آپ کی طینت میں تو شر کچھ بھی نہیں

دم سے: ذات سے۔ بدولت۔

گلزار داغ: سارا ہے جلوہ کلب علی خاں کے دم سے آج عہد سرور آج ہے جشنِ شہانہ آج

رنگ رنگ سے: طرح طرح سے۔ وضع وضع سے۔

گلزار داغ: اس روئے بے نقاب کا جلوہ ہوا نقاب نکلے ہے رنگ رنگ سے صورت حجاب کی

زمانے سے نرالا: سب سے الگ۔ عجیب۔

یادگار داغ: ادا تیری ادا کیا کر سکے گا خوب رو کوئی ستم بھی تو زمانے سے نرالا ہو نہیں سکتا

سو جان سے: نثار ہو جانے کا انتہائی شوق۔ گویا ایک کی جگہ سو جانیں ہوں تو قربان کر دیں۔

مہتاب داغ: دیکھ کہتے ہیں اسے آئے گئے کا سودا ہم ترے آتے ہی سو جان سے قربان گئے

کس منہ سے!: کس حوصلہ سے۔

مہتاب داغ: خط میں لکھا تھا کہ آتا ہے کلیجہ منہ کو اب دکھائیں انھیں کس منہ سے جگر کی صورت

لاکھ لاکھ جان سے: شدت اور کثرت مراد ہے گویا ایک جان نثار کرنا گویا اپنی طرف سے لاکھ جانیں نثار کیں۔

گلزار داغ: ہے لاکھ لاکھ جان سے صدقے تری خوشی ہے لاکھ لاکھ جان سے تجھ پر نثار عیش

مَرے دل سے: ناگواری سے۔ بجھے پن سے۔ مایوسی سے۔

مہتاب داغ: ہو گئی یاس عہد باطل سے ہم کو جینا پڑا مرے دل سے

(ہ) کر

(ٹھونک بجا کر: مراد اچھی طرح دیکھ بھال کر) (خدا خدا کر کے: مراد مشکل سے) (دل کھول کر: مراد فراغ دلی سے) (مانگ تانگ کر: مراد اِدھر اُدھر سے لے کر)

جان توڑ کر: نہایت محنت سے۔

مہتاب داغ: افسوس ہے کہ ٹوٹ پڑے گا وہیں فلک ہم جان توڑ کر جو کہیں گھر بنائیں گے

جی کھول کر: دل بھر کر۔ پوری طرح۔ جس قدر ممکن ہو۔

آفتاب داغ: کسی کے خوف سے جی کھول کر رویا نہیں جاتا کہ جو آنسو ٹپکتا ہے چھپا لیتا ہوں دامن میں

جی بھر کر: سیر ہو کر۔ اچھی طرح۔

گلزار داغ: گر بس چلے تو ہاتھ سے مینا سے مے نہ رکھ جی بھر کے خوب پی کہ جو ہو خوشگوار عیش

چن چن کر: دیکھ کر۔ ایک ایک کر کے۔

یادگار داغ: تمھی نکالو گے چن چن کے تم سے ہے امید ہمارے حق میں جو کانٹے رقیب بوتا ہے

دیکھ کر: جان بوجھ کر۔ سوچ سمجھ کر۔

آفتاب داغ: جینے دیتا کس کو داغ روسیاہ پر خدا نے دیکھ کر پیدا کیا

ہر پھر کر: لوٹ پھیر کر۔ آخر کار۔

یادگار داغ: تمھیں دل دینے والا کون ہر پھر کر وہی اک میں یہ شامت اور کس کی آئی ہے اے مہرباں میری

(و) حرف تاکید: ہی

(چھوٹتے ہی: مراد جھٹ۔فوراً)

آپی آپ: خود بخود۔آپ ہی آپ۔

آفتاب داغ: دیکھ کر آئینہ آپی آپ وہ کہنے لگے شکل یہ پریوں کی یہ حوروں کی صورت ہو چکی

آپ ہی آپ: خود بخود۔

مہتاب داغ: روٹھنے کا بھی سبب کوئی ہوا کرتا ہے آپ ہو جاتے ہیں باتوں میں خفا آپ ہی آپ

الگ الگ ہی: اپنے طور پر۔بغیر دوسرے کو شریک کیئے ہوئے۔

مہتاب داغ: ہوا نہ اس سے کوئی اور کانوں کان خبر الگ الگ ہی کیا سب معاملہ دل کا

الگ ہی الگ: دور سے ہی۔

گلزار داغ: ٹھہرو ذرا الگ ہی الگ وار کر چلے دامن بچائے جاتے ہو بسمل کے ہاتھ سے

ایسے ہی ویسے: معمولی۔کم درجہ کے لوگ۔

آفتاب داغ: جو ہوتی خوبصورت تو نہ چھپتی قیس سے لیلیٰ مگر ایسے ہی ویسے پردۂ محمل میں رہتے ہیں

ایک ہی ہوئی: لاجواب۔لاثانی ہوئی۔

مہتاب داغ: دل لے کے پوچھتے ہو تری چیز کیا ہوئی اچھی کہی یہ ایک ہی اے دلربا ہوئی

دو ہی: ایک دو ہی۔تھوڑا۔ذرا سے ہی۔

گلزار داغ: دل بیتاب مرا وہ نہ پھنسانے پائے دو ہی جھٹکے جو ذرا زلف دوتا کے پائے

دیکھتے ہی دیکھتے: آنکھوں کے سامنے حالات جلد جلد بدل جانا۔

یادگار داغ: دیکھتے ہی دیکھتے گذرا طلسمات جہاں دیکھیئے ہیں اور کیا پیش آنے والی صورتیں

وہ آپی: وہ آپ ہی۔وہ خود ہی۔

یادگار داغ: نہیں قتل عشاق سے فائدہ کچھ وہ آپی مصیبت کے مارے ہوئے ہیں

یونہیں: یوں ہی۔اسی طرح۔

زاہد مری تقدیر میں دشمن دیں تھا مجبور ہوں اللہ کو منظور یونہیں تھا

(ز) اشارہ

(وہ دن یہ دن: مراد اس دن سے آج تک)

(ح)

اپنے ہاتھوں: اپنے آپ۔بالارادہ اپنے ہی فعلوں سے۔

گلزار داغ: ہم تو برباد ہوئے عشق میں اپنے ہاتھوں کوئی بدخواہ نہیں اپنے سے بڑھ کر اپنا

آپ اپنے منہ: اپنی ہی زبان سے اپنی تعریف۔

آفتاب داغ: فصلِ گل میں کیوں ہے بلبل نغمہ سنج آپ اپنے منہ مبارک باد کیا

(ط) اور

اور (۱): حرف عطف

مہتاب داغ: پڑا ہے تفرقہ کیا دل میں اور دلبر میں ہزاروں کوس ہو گر ہو بہت قریں سے قریں

(۲) پھر

یادگار داغ: مرتا ہوں اور روز ہے مرنے کی آرزو اس عاشقی میں روح بھی عاشق قضا کی ہے

(۳) سوا۔ زیادہ

آفتاب داغ: راہ پر ان کو لگا لائے تو ہیں باتوں میں اور کھل جائیں گے دو چار ملاقاتوں میں

(۴) طرفہ۔ عجیب

مہتاب داغ: دو دن میں وہ کسی سے برابر نہیں ملتا یہ اور قیامت ہے کہ مل کر نہیں ملتا

(۵) کسی خلاف قیاس بات پر تعجب سے کہنا

مہتاب داغ: خطا معاف تم اے داغ اور خواہشِ وصل قصور ہے یہ فقط ان کے منہ لگانے کا

(۶) اس کے سوا

مہتاب داغ: غزل اک اور بھی اے داغ لکھو طبیعت اس زمیں میں کچھ لڑی ہے

(۷) دوسری جگہ

یادگار داغ: میت ہی ہماری نہ رہے کوچے میں ان کے وہ کہتے ہیں رکھوا سے لے جا کے کہیں اور

(۸) آگے۔ پرے

یادگار داغ: مشکل ہے کہ میں منزلِ مقصود کو پہنچوں بڑھ جاتی ہے تاثیر سے قدموں کی زمیں اور

(۹) دوسرا۔ اس کے علاوہ

یادگار داغ: امید شفاعت ہے مجھے روز قیامت ارمان نہیں اس کے سوا اے شہ دیں اور

(۱۰) غیر۔ دوسرا۔

گلزار داغ: اور اور ہیں آپ آپ ہیں کیا آپ سے نسبت ہوں لاکھ زمانے میں اگر رشک قمر اور

اور بھی: (۱) زیادہ

آفتاب داغ: تند خو ہے کب سنے وہ دل کی بات اور بھی برہم کو برہم کیا کریں

(۲) اور کوئی۔ دوسرا۔

یادگار داغ: ہمارے دل میں وہ آئے تو بدگمان ہوئے کہ اور بھی کوئی اس میں ضرور رہتا ہے

اور اِس پر اُس پر: باوجود اس کے۔

گلزار داغ: ایک تو وعدہ اور اس پہ قسم یہ یقیں ہے کہ اب ملیں گے آپ

اور اس پر بھی: باوجود اس کے۔

گلزار داغ: کر لیا وعدہ انھوں نے ہو گئی تدبیر وصل اور اس پر بھی اگر تقدیر الٹی ہو تو ہو

اور پھر اس پر: مستزاد۔ اس کے سوا۔

مہتاب داغ: تیری تمکیں کم نہ تھی کچھ مار رکھنے کے لیے اور پھر اس پر یہ شوخی یہ شرارت الحفیظ

اور جو: اگر۔ جب۔ کلمۂ شرط ہے۔

آفتاب داغ: تم کو ہے وصلِ غیر سے انکار اور جو ہم نے آ کے دیکھ لیا

اور جو کچھ: اس کے علاوہ۔

گلزار داغ: لیجئے دیتا ہوں میں دل کے سوا اور جو کچھ ہے مرے امکان میں

اور زیادہ: نہایت تاکید۔
گلزارداغ: جب کھچے ان سے ہوئے اور زیادہ مضطر — مرض عشق کے پرہیز نے مارا ہم کو
اور کچھ: نئی چیز۔اس کے سوا۔بہت زیادہ۔
مہتاب داغ: ہوا ہے کیا ابھی ہنگامہ اور کچھ ہوگا — فغاں میں حشر کے آثار دیکھتے جاؤ
اور کو: دوسرے کو۔
گلزارداغ: سنا ہے کسی اور کو چاہتا ہے — وہ دشمن ہمارا وہ پیارا ہمارا
اور چندے: چند دنوں تک۔کچھ دنوں۔
گلزارداغ: داغ ہم کو سرائے دنیا میں — اور چندے قیام کرنا تھا
اور لیجئے: اور سنئے۔
یادگارداغ: پڑ گئے لینے کے دینے دل کو واپس مانگ کر — اور لیجے ہم کو الٹی بات دینی آ گئی
اور ہی کچھ: دوسرا۔خلاف۔
فریادداغ: کچھ کدورت سی آ گئی اس کو — اور ہی کچھ سما گئی اس کو

(ی) تکرار
آخر آخر: بعد میں۔
مہتاب داغ: وہ کب لطف کرتے ہیں بے آزمائے — کرم آخر آخر عتاب اوّل اوّل
اوّل اوّل: پہلے پہلے۔ابتدا میں۔
مہتاب داغ: وہ کب لطف کرتے ہیں بے آزمائے — کرم آخر آخر عتاب اوّل اوّل
پہلے پہل: اول اول۔شروع میں۔
مہتاب داغ: وہ پہلے پہل دل لگانا کسی سے — وہ کچھ شوق کا اضطراب اوّل اوّل
توبہ توبہ: ہرگز نہیں۔توبہ کے لفظی معنی ہیں ''پھرنا''۔گناہ سے پھرنا۔یہاں مراد یہ ہے کہ ہرگز نہیں۔
فریادداغ: لوگ چالیس ہزاروں چلتے ہیں — توبہ توبہ یہ بل نکلتے ہیں
جھک جھک: بک بک۔بکواس۔جھگڑا۔
مہتاب داغ: سنتا ہوں کہ ناصح کی زباں بند ہوئی ہے — ہر روز کی جھک جھک سے مرا ناک میں دم تھا
خار خار: کثرت مراد ہے۔
یادگارداغ: خار خار ناامیدی نے دکھایا ہے مجھے — دھجیاں ہو ہو کے اُڑنا دامن فولاد کا
خال خال: کہیں کہیں۔کوئی کوئی۔نہایت کم تعداد۔
گلزارداغ: تارے گن کے کاٹتے رات فراق کی مگر — نکلا ستارہ بھی کہیں کوئی تو خال خال سا
دیکھتے دیکھتے: آنکھوں کے سامنے۔تھوڑے زمانہ میں۔
یادگارداغ: دیکھتے دیکھتے پلٹا ہے زمانہ کیسا — جلد جم جاتا ہے ہر شخص کا نقشہ کیسا
رنگ رنگ: طرح طرح کے۔قسم قسم کے۔
گلزارداغ: ہے رنگ رنگ عیش مگر تیرے عہد میں — ہے رند گر کہیں کہیں پرہیزگار عیش

سوندھے سوندھے: کورے کورے مٹی کے برتن جن میں ہلکی ہلکی خوشبو آتی ہے۔ خوشگوار۔

یادگارداغ: سوندھے سوندھے آب خوروں میں مزا آجائے گا تو جمادے برف اے ساقی مئے انگور کی

کیسے کیسے: (۱) کس کس طرح۔

مہتاب داغ: نشیب وفراز ان کو سمجھائے کیا کیا ملائے زمیں آسماں کیسے کیسے

(۲) ایک سے ایک بڑھ کر۔

مہتاب داغ: سکھانے پڑھانے کو ہیں دوست دشمن یہاں کیسے کیسے وہاں کیسے کیسے

(۳) کتنے اچھے۔

مہتاب داغ: نہیں حیدرآباد پیرس سے کچھ کم یہاں بھی سجے ہیں مکاں کیسے کیسے

(۴) ہر قسم کے۔

مہتاب داغ: شکایت حکایت ہی میں رات گذری رہے تذکرے درمیاں کیسے کیسے

گھر گھر: ہر ایک جگہ۔ جگہ جگہ۔

آفتاب داغ: نالہ چن کر دل کی باتیں دل سے باہر لے چلا یہ بشارت یہ خبر یہ مژدہ گھر گھر لے چلا

(ک) کیفیتی حروف:

اُف: کلمہ ندا۔ حیرت۔ استعجاب اور اندیشہ ظاہر کرتا ہے۔

آفتاب داغ: ہر ادا مستانہ سر سے پاؤں تک چھائی ہوئی اُف تری کافر جوانی جوش پر آئی ہوئی

اللہ رے: کلمہ استعجاب جو کسی چیز کی زیادتی یا خوبی پر دلالت کرے۔ واہ واہ۔

گلزار داغ: اللہ رے اس کا حسن ترقی بلا کی ہے ہر موئے زلف موئے کمر سے نکل گیا

اوہ: ندائیہ ہے اظہار بے پروائی۔

یادگارداغ: کچھ طبیعت ٹھہر ہی جائے گی اوہ یوں بھی گذر ہی جائے گی

اوہ جی: ندا ہے۔ اظہار حقارت۔

یادگارداغ: دل کو لے کر دیکھتے ہو کیا ہمیں اوہ جی کیا اس کی ہے پروا ہمیں

اے لو: ندا ہے۔ مراد یہ لیجئے۔

ض نام ناصح کا لیا تھا میں نے اے لو حضرت وہ چلے آتے ہیں

بل بے: کثرت وشدت پر استعجاب کا کلمہ۔

گلزار داغ: اللہ رے تیری بے خبری بل بے تغافل اب بھی تو نہ آیا کہ دم باز پسیں تھا

کاش: اظہار حسرت وآرزو کے لئے یہ لفظ بولتے ہیں۔

مہتاب داغ: موت سے وہ ہی دم نزع بہانہ کو لوں یاد آجائے مجھے کاش بہانہ دل کا

کیا کہنا!: کلمۂ تعریف۔ کیا تعریف کی جائے۔

گلزار داغ: جذب وحشت ترے قربان ترا کیا کہنا کھنچ کے رگ رگ میں مرے نشتر فصّاد آیا

واہ شاباش: تعریف کا کلمہ ہے۔

یادگارداغ: بے گنہ تو نے قتل عام کیا واہ شاباش خوب کام کیا

کچھ ایسے جملے بھی ہیں جو مکمل معنی دیتے ہیں اور مرادی معنی بھی ۔ یہاں یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ اگر جملہ مکمل ہو اور مرادی معنی بھی دے اسے کیا کہیں گے؟ ان کے لیے بھی نئے نام کی ضرورت ہے۔ان میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جن میں سے بعض کو محاورے میں شامل کیا گیا ہے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ محاورے کی بھی تشکیلِ جدید کی جائے۔ چرنجی لال نے بھی بہت سے ایسے الفاظ اور نا تمام جملوں کو محاورے میں شامل کر دیا ہے جو اصل میں مراد ہیں۔بعض جگہ ضرب الامثال میں بھی کئی ایسے بامعنی مرادی جملے شامل ہیں ۔اردو میں ایسے کئی جملے محض علمی اصطلاحوں کی عدم موجودگی کے سبب بے سروساماں پھر رہے ہیں ۔ضرورت اس امر کی ہے کہ ان کو بھی چھت فراہم کی جائے۔اور اگر روزمرہ کی اصطلاح رکھنی ضروری ہو تو ان کو روزمرہ کا نام دیا جا سکتا ہے کہ ایسے جملے جو مرادی معنی دیں اور جملے میں خیال کا ابلاغ مکمل ہو اسے روزمرہ کہیں گے۔ گو یا روزمرہ وہ مکمل جملہ ہے جو لفظی اور مرادی معنی دونوں دے۔

(دن عید، رات شب رات: مراد دن رات عیش)(صورت تو دیکھو: مراد اظہارِ تنفر، طنز)(کچھ تو ہے: مراد کوئی بات ضرور ہے)(گمان غالب ہے: مراد یقین ہے ،ضرور بالضرور) (منہ کے میٹھے دل کے کڑوے : مراد اُوپر سے کچھ اندر سے کچھ)(میں کی گردن پر چھری: مراد مغرور نقصان اٹھاتا ہے)(وضع کہے دیتی ہے: مراد حُلیے سے ظاہر ہے)

کچھ ایسے نامکمل جملے بھی ہوتے ہیں جن کے لفظی معنی ہوتے ہیں۔ان کے لیے بھی نئے نام کی ضرورت ہے۔

(آشنائی کا جھوٹا: مراد بے وفا۔دوستی کو نباہ نہ سکنے والا)(آشنائی کا سچا: مراد وفادار۔دوستی نبھانے والا)

آٹھوں پہر چونسٹھ گھڑی: دن رات ۔ چوبیس گھنٹہ۔ چودہ سو چالیس منٹ۔

مہتاب داغ: مجھے انجامِ الفت کی پڑی ہے یہ غم آٹھوں پہر چونسٹھ گھڑی ہے

اپنے مطلب کے یار: غرض آشنا ہونا۔

مہتاب داغ: تم اگر اپنی گوں کے ہو معشوق اپنے مطلب کے یار ہم بھی ہیں

اجی بس: اے صاحب رہنے دیجیے۔

گلزار داغ: خواب میں دیکھ لیا خلد کو ہم نے واعظ اجی بس رہنے دو واں لطفِ بشر کچھ بھی نہیں

اُڑی ہوئی سی ہے: ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کسی کی نقل ہو۔مانند تقلید کرنے کے۔

مہتاب داغ: تم دل سے مہربان ہو اس کا یقیں نہیں یہ طرزِ التفات اڑائی ہوئی سی ہے

اس میں دم کیا ہے؟: اِس میں جان کہاں ہے۔اس میں کچھ طاقت باقی نہیں رہی۔

ضمیمۂ یادگارِ داغ: رہوں ستم سے بھی محروم یہ ستم کیا ہے وہ دیکھ کر مجھے کہتے ہیں اس میں دم کیا ہے

ایک دل یہ کہتا ہے: ایک خیال یہ آتا ہے۔دوسرا خیال یہ آتا ہے۔

یادگار داغ: ایک دل کہتا ہے کیجے ان سے رسم وراہ ترک ایک دل کہتا ہے کچھ دن اور دیکھا چاہیے

ایسے کہاں کے ہیں: وہ میرے مقابل کے نہیں۔وہ میرے سامنے کچھ نہیں۔معمولی درجہ کا ہونا۔

گلزار داغ: جلوے مری نگاہ میں کون ومکاں کے ہیں مجھ سے کہاں چھپیں گے وہ ایسے کہاں کے ہیں

ایک کو ایک کھائے جاتا ہے: رشک وحسد کرنا۔ایک دوسرے سے جلنا۔

گلزار داغ: دیکھنا رشک اس کی محفل کا ایک کو ایک کھائے جاتا ہے

آئے تو کیا آئے: آنے سے کیا ہوا۔نہ آنے کے برابر۔

ضمیمۂ یادگارِ داغ: تمھاری بزم میں ہم نے نہ دیکھا داغ سا کوئی جو سو آئے تو کیا آئے ہزار آئے تو کیا آئے

ایمان کی تو یہ ہے: حق بات تو یہ ہے۔سچ تو یوں ہے۔

مہتاب داغ: ایمان کی تو یہ ہے غضب ہیں بتانِ ہند اپنا ہی سا مجھے بھی یہ کافر بنائیں گے

بڑے بات نہ کرنے والے: طعن کے طور پر کسی شخص کے لئے اس لئے یہ کلمہ استعمال کیا جاتا ہے۔ جسے کسی قسم کا دعویٰ ہو۔

گلزار داغ: گالیاں غیر کو دیتا ہوں سنو تم خاموش میں بھی دیکھوں تو بڑی بات نہ کرنے والے

بس بس جی بس: چپ رہو۔ جانے دو۔ قصہ مختصر کرو۔

مہتاب داغ: آزمایا ہے مدام آپ کو بس بس اجی بس دونوں ہاتھوں سے سلام آپ کو بس بس اجی بس

تو ہی جانے گی: تنبیہ کے لئے یا خوف دلانے کے لئے اس طرح کہا جاتا ہے گویا اس کی ذمہ داری تجھ پر ہی ہوا گر کچھ برائی درپیش آئی۔

گلزار داغ: جا شبِ ہجر وہ سحر آئی تو ہی جانے گی پھر اگر آئی

تو سہی: تنبیہ سے مراد یہ کہ جب ٹھیک بات ہے۔

فریاد داغ: تو سہی رات دن رلاؤں تجھے دیکھنے کا مزا دکھاؤں میں

تیر کیا منہ ہے: تیری کیا قدرت ہے۔

گلزار داغ: دخترِ رز ہے بہت تیز مزاج اے زاہد تیرا کیا منہ ہے اسے بھرتے ہیں بھرنے والے

تیرا کلیجا کیسا: طنز اور ناگواری سے اس طرح کہتے ہیں۔

آفتاب داغ: غیر کے غم میں وہ خاموش تھے میں نے پوچھا جی ہے کیسا تو کہا تیرا کلیجا کیسا

چار دن کی چاندنی: عارضی۔ تھوڑے دن کی۔

مہتاب داغ: رقیبوں کی ہے چاندنی چار دن کی ہمیشہ کہیں دور دورے رہے ہیں

چشم بدور: دعا ہے کہ نظر نہ لگ جائے۔ بُری نظر دور رہے۔

مہتاب داغ: سخت جانوں پر ہوا کرتی ہے اکثر مشقِ تیغ چشم بدور آج کل ہیں روپ پر بازوے دوست

خاک نہیں: کچھ نہیں۔ کچھ نہ ہونا۔

گلزار داغ: ہمی تھے وہ جو کبھی تھے خزانۂ عرفاں ہمی ہیں اب کہ جو ڈھونڈو تو ہم میں خاک نہیں

خبر خاک نہیں: کچھ حال نہیں معلوم۔

گلزار داغ: وہ میں کہ مجھے عالم بالا کی خبر تھی اے بے خبری خاک نہیں اپنی خبر آج

خدا خدا کر: توبہ کر۔ اللہ سے ڈر۔

گلزار داغ: کیا ہے دیندار اس صنم کو ہزاروں طوفاں اٹھا اٹھا کر لگائیں وہ تہمتیں کہ بولا خدا خدا کر خدا خدا کر

خدا بھلا کرے: اللہ تعالی فائدہ پہنچائے۔ دعائیہ کلمہ ہے۔

آفتاب داغ: گیا ہے عرشِ معلیٰ پہ شور نالوں کا خدا بھلا کرے آزار دینے والوں کا

خدا خیر کرے: اللہ سے بہتری کی دعا کرنا۔ دعائیہ جملہ ہے۔

گلزار داغ: طور بے طور ہوئے دل کی خدا خیر کرے بے طرح گھات میں ہے اس بتِ عیار کی آنکھ

دخل کیا؟: ناممکن۔

مہتاب داغ: دخل کیا ہم سے محبت میں جو بازی لے جائے غیر کے ہاتھ یہ میدان رہا ہے نہ رہے

دن کب آیا کب گیا/دن آنا/دن جانا: سورج کس وقت نکلا۔ کس وقت چھپا۔

ضمیمۂ یادگارِ داغ: بہت ہی مختصر تھا وصل کا دن خدا جانے کب آیا کب گیا دن

دور ہی سے سلام ہے: اظہار بے زاری۔ مائل نہ ہونا۔ بچنا۔

گلزار داغ: مراد کراں سے جو آ گیا کہ جہاں میں ایک ہے باوفا — تو کہا کہ میں نہیں جانتا مرا دور ہی سے سلام ہے

دونوں ہاتھوں سے سلام: پشیمان ہو کر ترک تعلق کرنا۔

مہتاب داغ: آزمایا ہے مدام آپ کو بس بس اجی بس — دونوں ہاتھوں سے سلام آپ کو بس بس اجی بس

دور ہو!: حقارت کا جملہ ہے کہ یہاں سے نکل جاؤ۔ چلے جاؤ۔

یادگار داغ: میں جو رویا اس کے کوچے میں تو جھنجلا کر کہا — دور بھی ہو پانی مرتا ہے در و دیوار میں

دہن دہن سے دعا: ہر ایک دہن سے دعا نکلتی ہے۔ کثرت مراد ہے۔

مہتاب داغ: دہن دہن سے دعائے بقائے دولت و عمر — سخن سخن میں ہے شکر و سپاس حد سے زیادہ

دینے والوں کا بھی منہ دیکھا ہے؟: تعریض و طنز کا کلمہ ہے مراد آپ خود تو کیا ہیں فیاض آدمیوں کا منہ تک نہیں دیکھا۔

ضمیمۂ یادگارِ داغ: دینے والوں کا بھی منہ آپ نے دیکھا ہے کبھی — ایک بوسہ کی بھی خیرات ہوا کرتی ہے

دین و دنیا سے گذرا ہوا: دونوں جہاں سے فارغ۔ بے واسطہ۔

گلزار داغ: تمھارے گھر میں ہے اس کا ٹھکانا — گیا گذرا جو ہو دنیا و دیں سے

ذرا کوئی کچھ کہے!: تھوڑی سی بات ناگوار کسی کے منہ سے نکلے!

گلزار داغ: اے داغ اس کی بزم میں ہم گل کھلائیں گے — اس کا ہے انتظار ذرا کوئی کچھ کہے

رُپے بھنا چنوں کی طرح: ضائع ہونا۔ چٹ پٹ خرچ ہونا۔

یادگار داغ: لگ گئی آگ ایسی دولت کو — کہ رُپے بھنتے ہیں چنوں کی طرح

صبح کی پوچھی شام کی کہی: بے محل جواب دینا۔ بدحواس ہونا۔

گلزار داغ: کیا جانے خط میں کیا ہے کہ قاصد کا ہے یہ حال — پوچھی جو صبح کی تو کہی اس نے شام کی

عقلمندوں کی دور بلا:

فریاد داغ: پھر یہ سمجھے کہ اپنا گھر ہے بھلا — عقل مندوں کی داغ دور بلا

فاتحہ نہ درود: ثواب پہنچانے کا کچھ سامان نہ ہونا۔

گلزار داغ: کیا قبر ناتواں کی ترے بے نمود ہے — افسوس فاتحہ ہے نہ جس کی درود ہے

فرشتوں نے خواب میں نہ دیکھا ہو: علم و گمان میں نہ ہونا۔

یادگار داغ: تجھے خبر نہیں دل چیز کیا ہے اے ناصح — ترے فرشتوں نے دیکھا نہ ہوگا خواب میں دل

کاہے کو: کسی واسطہ۔ کیوں۔ کب۔

گلزار داغ: جواب کاہے کو تھا لا جواب تھی دلی — مگر خیال سے دیکھا تو خواب تھی دلی

کتنے پانی میں ہیں!: اندازہ کرنا۔ جانچنا۔

فریاد داغ: کتنے پانی میں ہیں ذرا دیکھو — وہ نہ آئیں گے تم بلا دیکھو

کچھ ہوا!: جو ہو وہ ہو۔ جو بھی ہو۔

گلزار داغ: تضمین کیا جانیں ہم زمانے کو حادث ہے یا قدیم — کچھ ہو بلا سے اپنے کہ ہیں فانیوں میں ہم

کس گنتی میں ہوں: کون سے شمار میں ہوں۔ کون سے درجہ میں ہوں۔ بے حقیقت ہونا۔

گلزار داغ: میری شامت ہے دکھاؤں جو تمھیں داغ جگر — میں تو کس گنتی میں ہوں قیس کا قصہ سن کر

کوئی آنے میں آنا ہے: مرادنہ آنے کے برابر۔

ضمیمۂ یادگارِداغ: تسلی ہے نہ تسکیں یہ کوئی آنے میں آنا ہے　　عیادت کو مری وہ چند بار آئے تو کیا آئے

کیا دھرا ہے؟: کیا رکھا ہے؟ کچھ باقی نہیں ہے۔

یادگارداغ: بیمار میں تیرے کیا دھرا ہے　　اوپر کے دم وہ بھر رہا ہے

کیا طاقت!: کیا مجال۔کیا قدرت؟

ضمیمۂ یادگارِداغ: کر سکوں اس پہ محبت کی نظر کیا طاقت　　بزم میں پیار سے دیکھوں جو ادھر کیا طاقت

کیوں جی: طنزیہ استفسار۔

یادگارداغ: دو دن ہی میں مزاج تمھارا بدل گیا　　کیوں جی؟ یہی قرار ہوا تھا نباہ کا

کہنا ہی کیا ہے؟: مدعا حاصل ہے۔تعریف کیا ہو سکتی ہے۔

مہتاب داغ: اگر سن لیں وہ حال زار اے داغؔ　　ترے کہنے کا پھر کہنا ہی کیا ہے

کیا بلا ہوئی: کیا ہو گیا؟ کیا مصیبت آ گئی۔

مہتاب داغ: اے داغ کس کو دیکھ لیا تو نے خیر ہے　　اب تک تو ہوش میں تھا تجھے کیا بلا ہوئی

کیا آئے کیا چلے: نہ آکر کچھ حاصل ہوا نہ جانے سے فائدہ۔آنا جانا بیکار رہوا۔

آفتاب داغ: بیٹھے اداس اٹھے پریشاں خفا چلے　　پوچھے تو کوئی آپ سے کیا آئے کیا چلے

کیا ٹھکانا!: کوئی حد نہیں۔بے انتہا۔

مہتاب داغ: کیا ٹھکانا تری طبیعت کا　　ابتدا میں ہے انتہا کی شوخ

کیا بات ہے؟: تعریف نہیں کی جاسکتی۔اس کی خوبی تعریف کی حد سے بڑھی ہوئی ہے۔

یادگارداغ: سن کے افسانہ مرا یہ داد دی　　واہ باتونی تری کیا بات ہے

کیا چیز!: کیسی اچھی چیز۔

گلزارداغ: کچھ زہر نہ تھی شراب انگور　　کیا چیز حرام ہو گئی ہے

لوآؤ!: تیار ہو جاؤ۔

مہتاب داغ: نفرت ہے حرفِ وصل سے اچھا یونہی سہی　　لوآؤ اور بات سنو وہ نہیں سہی

لو اور سنو: لیجیے یہ نئی بات۔یہ اور عجیب بات سنیے۔

آفتاب داغ: لو اور سنو کہتے ہیں وہ دیکھ کے مجھ کو　　جو حال سنا تھا وہ پریشاں نہیں دیکھا

مٹی کہاں کی ہے؟: معلوم نہیں کہ مر کر کس جگہ دفن ہوں۔

گلزارداغ: کعبے کی ہے ہوس کبھی کوئے بتاں کی ہے　　مجھ کو خبر نہیں مری مٹی کہاں کی ہے

ملنے سے کوئی ملتا ہے: باہم ملاقات سے اتحاد ہو جاتا ہے۔جو کسی سے ملتا ہے وہ دوسرا بھی اس سے ملتا ہے۔

گلزارداغ: مثل مشہور ہے ملتے سے کوئی ملتا ہے　　ملو تو آنکھ ملے دل ملے نگاہ ملے

منہ تو دیکھو: یعنی اس قابل بھی ہے ذرا غور کرو۔

یادگارداغ: بوسہ مانگا تو یہ جواب ملا　　منہ تو دیکھو تم آئینہ لے کر

میرا ہی کلیجا ہے!: میں ہی برداشت کر سکتا ہوں۔

گلزارداغ: سن سن کے ترے عشق میں اغیار کے طعنے　　میرا ہی کلیجا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا

میری شرم اس کے ہاتھ ہے!: وہ بات رکھ لے۔ کامیاب کردے۔ لاج رکھ لے۔

آفتاب داغ: داغ ہے روز قیامت مری شرم اس کے ہاتھ میں گناہوں سے جو محجوب ہوا خوب ہوا

میرا ہاتھ تمھارا گریبان: فریاد کرنا۔ بدلہ لینا۔ مطالبہ کرنا۔

ضمیمۂ یادگارِ داغ: خیر بہتر ہے رہے حشر پہ جھگڑا موقوف ہاتھ میرا تو گریبان تمھارا ہوگا

میرا ہاتھ تمھارا گریبان: انصاف طلبی اور دادخواہی کا ایک طریقہ۔

ضمیمۂ یادگارِ داغ: خیر بہتر ہے رہے حشر پہ جھگڑا موقوف ہاتھ میرا تو گریبان تمھارا ہوگا

نہ دیکھا نہ سنا: فہم وگماں سے باہر۔

مہتاب داغ: دیکھیں یوسف ہی جو حضرت کو کہیں صل علیٰ آپ سا حسن خدادا نہ دیکھا نہ سنا

وہ نہیں ہے: (۱) ایسی نہیں ہے جو۔

آفتاب داغ: نکل جائے یہ حسرت وہ نہیں ہے بدل جائے یہ قسمت وہ نہیں ہے

(۲) اُس جیسی۔

آفتاب داغ: پکارا دیکھ کر میں حور کی شکل خداوندا یہ صورت وہ نہیں ہے

(۳) پہلے جیسی۔

آفتاب داغ: وہ ہی تم ہو طبیعت وہ نہیں ہے وہ ہی صورت ہے سیرت وہ نہیں ہے

ہائے کیا ہو گئے: افسوس کہاں چلے گئے۔ اُن کا کیا ہوا۔

یادگار داغ: اب نئی روشنی ہے دنیا میں ہائے کیا ہو گئے پرانے لوگ

ہزار منہ ہزار باتیں: ہر شخص اپنی سی کہتا ہے۔ ایک ہی بات کو الگ الگ آدمیوں کا مختلف طور پر بیان کرنا۔

آفتاب داغ: مجال کس کی ہے اے ستم گر سنائے جو تجھ کو ہزار باتیں بھلا کیا اعتبار تو نے ہزار منہ ہیں ہزار باتیں

ہمارا ہی کچھ آتا ہے: ہمارا ہی مطالبہ کچھ تم پر واجب رہتا ہے۔

گلزار داغ: فقط وعدے پہ دو بوسوں کے دل لے کر وہ کہتے ہیں ہمارا ہی کچھ آتا ہے تمھارا کیا نکلتا ہے

ہماری بلا جانے: ہم کو کیا غرض۔ ہم کو کیا معلوم۔

مہتاب داغ: جب ان سے حال دل مبتلا کہا تو کہا بچائے تجھ سے خدا کچھ اور اس کے سوا مدعا کہا تو کہا ہماری بلا جانے

ہے تو یہ: بات تو یہ ہے کہ۔ اصلیت تو یہ ہے۔

یادگار داغ: چھیڑ اس برق وش سے کرتا ہے ہے تو یہ، ایک ہی شریر ہے دل

یادش بخیر!: اس کی یاد خوب آئی۔ غائبانہ تذکرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

گلزار داغ: نہیں معلوم اک مدت سے قاصد حال کچھ واں کا مزاج اچھا تو ہے یادش بخیر اس آفتِ جاں کا

یا نصیب!: قسمت کو مخاطب کر کے گلہ کرنا۔

یادگار داغ: وہ نشان میرا مٹائے یا نصیب آج جس کے نام پہ مرتا ہوں میں

یہ آئے!: گویا حد نظر میں ہیں۔ سامنے چلے آرہے ہیں۔

یادگار داغ: وہ آئے اور اب آئے یہ آئے بشارت دی مجھے باد صبا نے

یہ ہی نا!: یہیں نہیں۔

مہتاب داغ: وہ کیا چارۂ تلخ کامی کریں گے یہی نا کہ شیریں کلامی کریں گے

یہی نا!: اتنا ہی تو کہ!

یادگارداغ: کسے دماغ کہ احسان چارہ گر کے اٹھائے　　یہی نا، موت ہے بس انتہائے دردجگر

یہ کیا: (ا) کیوں۔ یہ عیب بات ہے۔

تو ہے مشہور دل آزار یہ کیا　　تجھ پہ آتا ہے مجھے پیار یہ کیا

یہ کیا!: (۲) ایسا کیا کرنا۔

نہ کرناصحا ایسی دیوانی باتیں　　یہ کیا کھینچ مارا جو پتھر کسی کو

کتابیات

کتب ودواوین:

ا۔آفتاب داغ، داغ دہلوی، مطبع انوار محمدی، لکھنؤ، ۱۳۰۲ھ

۲۔حیات داغ: سیماب صدیقی، اسلامیہ سٹیم پریس، لاہور، س۔ن

۳۔داغ کے اہم تلامذہ، اسعد بدایونی، لیتھوکلر پرنٹرس علی گڑھ، ۱۹۸۶ء

۴۔زبان داغ، مرتبہ سید رفیق مارہروی، نسیم بک ڈپو، لکھنؤ، ۱۹۵۶ء

۵۔فریاد داغ، داغ دہلوی، مطبع مطلع العلوم واخبار نیّر اعظم، مرادآباد ۱۸۸۵ء

۶۔فریاد داغ، نواب مرزا خان داغ، مطبع مطلع العلوم مرادآباد، ۱۹۱۳ء

۷۔فریاد داغ، نواب مرزا خان داغ، مطبع منشی امجد علی خان مرادآباد، ۱۸۹۹ء

۸۔گلزار داغ، داغ دہلوی، نیّر پریس پاٹانالہ، لکھنؤ، س۔ن

۹۔مطالعہ داغ، ڈاکٹر سید محمد علی زیدی، کتاب نگر دین دیال روڈ، لکھنؤ ۱۹۷۴ء

۱۰۔مہتاب داغ، داغ دہلوی مرتبہ: سید سبط حسن، مجلس ترقی ادب، لاہور، ۲۰۰۸ء

۱۱۔مہتاب داغ، داغ دہلوی، مطبوعہ عزیز دکن، ۱۳۱۰ھ

۱۲۔یادگار داغ، داغ دہلوی، مرتبہ احسن مارہروی، اسلامیہ سٹیم پریس، لاہور۔

۱۳۔یادگار داغ، نواب مرزا داغ دہلوی مرتبہ: کلب علی خاں فائق مجلس ترقی ادب، لاہور، ۱۹۸۴ء

جامعاتی تحقیقی مقالات:

محقق	عنوان	یونی ورسٹی
ا۔اجمل حمید	فرہنگ کلام فیض	اجمیر
۲۔ام ہانی اشرف	شمالی ہند کے اردو قصائد کی فرہنگ	علی گڑھ
۳۔جاوید یونس	فرہنگ آب حیات	پنجاب
۴۔حسین حارث	نوطرز مرصع میں عربی اور فارسی کی فرہنگ	جواہر
۵۔خورشید انور	دکنی اردو قصائد کی توضیحی فرہنگ	علی گڑھ
۶۔ذکاء الدین	اٹھارھویں صدی کی اردو شاعری کی فرہنگ	علی گڑھ
۷۔سمیرا امتیاز	فرہنگ کلام ذوق (اردو)	پنجاب

۸۔صادق علی،فرہنگ کلیات اقبال راجستھان
۹۔صباحت قمر،فرہنگ کلیات سودا(اول،دوم) پنجاب
۱۰۔صفیر صدف،فرہنگ کلیات راشد پنجاب
۱۱۔ضیاءالدین،شمالی ہند کی اٹھارھویں اورانیسویں صدی کی مثنویوں کی فرہنگ علی گڑھ
۱۲۔عبدالرشید صدیقی،فسانہ آزاد کی تہذیبی فرہنگ، علی گڑھ
۱۳۔مجاہدالاسلام،فرہنگ قصیدہ سودا جواہر
۱۴۔عمر فاروق اعظم،اردو تنقید کی فرہنگ(۱۸۵۷ءتا۱۹۴۷ء) دھلی
۱۵۔فریداحمد برکاتی،فرہنگ کلیات میر مع مقدمہ راجستھان
۱۶۔قدیرانجم،فرہنگ کلیات میراجی جی سی یولاہور
۱۷۔کرن الطاف،فرہنگ کلیات سودا(سوم،چہارم) پنجاب
۱۸۔مجاہدالاسلام،فرہنگ کلیات سودا جواہر
۱۹۔محمد نعیم خان،فرہنگ کلیات میر حسن راجستھان
۲۰۔محمد نعیم فلاحی،فرہنگ کلیات سودا راجستھان
۲۱۔مسعوداحمد،فرہنگ کلیات مومن پنجاب
۲۲۔مسعود حسن،فرہنگ لفظیات مصحفی مگدھ
۲۳۔مظہراقبال،فرہنگ خطوط غالب پنجاب
۲۴۔نثارانجم،فرہنگ قلی قطب شاہ سندھ
۲۵۔نذرارشاد،رانی کیتکی کی کہانی کی فرہنگ جواہر
۲۶۔نسیم بیگ،فرہنگ نظیراکبرآبادی کراچی
۲۷۔نکہت سلطانہ،طلسم ہوشربا کی فرہنگ علی گڑھ

لغات وفرہنگیں:

احمد،کلیم الدین،۱۹۷۸ء،''فرہنگ ادبی اصطلاحات''،دہلی:ترقی اردو بیورو
اردو دائرہ معارف اسلامی،۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء،لاہور:پنجاب یونیورسٹی پریس
اردو لغت،۱۹۷۷ء،''اردو لغت(تاریخی اصول پر)''،کراچی:ترقی اردو بورڈ
اشفاق احمد،اکرم چغتائی،فضل قادر فضلی(مرتبین)،۱۹۷۴ء''ہفت زبانی لغت''،لاہور:مرکزی اردو بورڈ
اصغر،راجیسور راو،ء،راجا،س ن،''ہندی اردو لغت''،اسلام آباد:مقتدرہ قومی زبان
امروہوی،نسیم،۱۹۸۴ء،''فرہنگ اقبال''،لاہور:اظہارسنز
انجم،خلیق،۱۹۶۰ء''اردو ہندی لغت''،دھلی:انجمن ترقی اردو
بدخشانی،مقبول بیگ،۲۰۰۴ء،''فیروز اللغات(فارسی۔اردو)''،کراچی:فیروزسنز
برکاتی،فریداحمد،ڈاکٹر،۱۹۸۸ء،''فرہنگ کلیات میر''،گورکھ پور:آفسٹ پریس
پلیٹس،جان،۱۹۷۴ء''A Dictionary of Urdu Classical Hindi and English''لندن:آکسفورڈ یونی ورسٹی پریس

تفہیمی، ساجد اللہ،۱۹۹۶ء،''فرہنگ اصطلاحات علوم ادبی''، اسلام آباد: مرکز تحقیقات فارسی ایران
جالبی، جمیل، ڈاکٹر، س ن''قومی انگریزی اردو لغت''اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان
جین، گیان چند، ڈاکٹر،۱۹۷۳ء''لسانی مطالعہ''، نئی دہلی: ترقی اردو بیورو
حقی، شان الحق،۲۰۰۳ء،''فرہنگ تلفظ''، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان
خان، رشید حسن،۲۰۰۳ء،'' کلاسیکی ادب کی فرہنگ''، نئی دھلی: انجمن ترقی اردو ہند
رچرڈسن، جان،۱۹۸۴ء''Persion,English and Arabic dictionary''، لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز
سرن کیف، سرسوتی،۲۰۰۴ء،''فرہنگ ادب اردو''، دہلی: ساہتیہ اکادمی
سمیع الدین، عابدہ،۲۰۰۷ء،''Encyclopedia Dictionary of Urdu Literature''، دہلی: گلوبل وژن پبلشنگ
سید احمد دہلوی،۱۹۷۴ء''فرہنگ آصفیہ'' دہلی: ترقی اردو بورڈ
شاہینہ، تبسم،۱۹۹۳ء،''فرہنگ کلام میر''، نئی دھلی: معیار پبلی کیشنز
عبدالحق،۱۹۷۷ء،''لغت کبیر اردو''، کراچی: انجمن ترقی اردو پاکستان
عبیداللہ خان، س ن''پریم چند۔ ان کا عہد اور فن''، لاہور: پنجاب یونی ورسٹی
عتیق اللہ،۱۹۹۵ء''ادبی اصطلاحات کی وضاحتی فرہنگ جلد اول''، دہلی: اردو مجلس
فیروز الدین، مولوی،۱۹۶۷ء''فیروز اللغات''، لاہور: فیروز سنز
قریشی، اکبر حسین، ڈاکٹر،۱۹۹۵ء''فرہنگ طلسم ہوشربا''، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان
قریشی، اکبر حسین، ڈاکٹر،۱۹۹۵ء''فرہنگ فسانہ آزاد''، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان
منہاج الدین، شیخ، پروفیسر،۱۹۶۵ء،'' قاموس الاصطلاحات''، لاہور: مغربی پاکستان اردو اکیڈیمی
نارنگ، پروفیسر گوپی چند (مرتب)،۱۹۸۱ء،''اردو افسانہ روایت اور مسائل''، دہلی: ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس
نارنگ، پروفیسر گوپی چند (مرتب)،۱۹۸۵ء،''لغت نویسی کے مسائل''، دہلی: لبرٹی آرٹ پریس
نقوی حسین، نائب،۱۹۷۵ء،''فرہنگ انیس''، دہلی: پ۔ن
نیر، مولوی نور الحسن،۱۹۸۵ء''نور اللغات۔ جلد اول تا چہارم''اسلام آباد: نیشنل بک فاؤنڈیشن